تاریخ الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جس مین ابتداے خلقت اور انبیا اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلعم و خلفاے راشدین و بنی امیہ

بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ تک کا

ایسی شرح و بسط سے لکہا گیا ہے کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد سوم

جس مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعد کے بزرگانِ دین اور بقیہ بادشاہان فارس اور اقوام

عرب کے عراق مین آباد ہونے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت

کا اور نیز ولادت باسعادت رسول اللہ صلعم کا حال مندرج ہے

اوجس کا

مولوی محمد عبد

علوم و فنون سرکار نظام

جلد

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد سوم

تمت

حضرت مسیح کے ارتفاع سے ہماری نبی محمد صلعم تک روم کے پادشاہ

١۔ روم کے پادشاہون کے نام اور مدت حکومت ہمارے نبی محمد صلعم کے زمانہ تک۔

کہتے ہین کہ طیباریوس[1] کے بعد شام کا تمام ملک اوس کے بیٹے جاریوس[2] کے قبضہ مین آگیا اور اوس نے چالیس[40] برس بادشاہی کی۔ پہر اوس کے بعد طیباریوس کا دوسرا بیٹا[3] قلودیوس چودہ[14] برس پادشاہ رہا۔ پہر اوس کے بعد نیرون[4] پادشاہ ہوا جس نے پطرس اور پولوس حواریون کو قتل کیا۔ اور اونہین اوندہا صلیب پر چڑہا دیا۔ اس نے بہی چودہ[14] برس پادشاہی کی۔ پہر اوس کے بعد بوطلایس[5] چار مہینے پادشاہ رہا۔ پہر اوسکے بعد اسفیانوس[6] پادشاہ ہوا اس نے اپنے بیٹے طیطوس کو بیت المقدس کی طرف بہیجا۔ اور اوس نے آکر بیت المقدس کو مسمار کر دیا۔ اور حضرت مسیح کی وجہ سے بنی اسرائیل کو خوب قتل کیا۔ پہر اوسکے بعد اوسکا

بیٹا طیطوس بادشاہ ہوا پھر اوسکا بھائی دُومطیانُوس[8] سولہ[16] برس بادشاہ رہا۔ پھر اسکے بعد نارواکس[9]
نے چھہ[6] سال بادشاہی کی۔ پھر اوسکے بعد طرآیانوس[10] نو سال حکومت کرتا رہا پھر اوسکے
بعد ہدریانوس[11] گیارہ برس حاکم رہا۔ پھر انطونینوس[12] ابن بطیانوس نے بائیس[22] برس بادشاہی کی
پھر مرقوس[13] اندراوس کی اولاد انیس[19] برس بادشاہ رہی۔ پھر قومودوس[14] تیرہ برس پھر قرطیناجوس[15]
چھہ مہینے بادشاہ رہی۔ باقی بادشاہوں کے نام اور مدت حکومت حسب ذیل ہے)

۱۶	سیواردس - -	۱۴	سال	۳۰	طیقطوس - - - -	۶	ماہ
۱۷	انطلینانوس - - -	۷	″	۳۱	فولورلوس - - -	۲۵	دن
۱۸	مرقیانوس - - -	۶	″	۳۲	فرویوس - - -	۶	سال
۱۹	انطلینانوس - - اسکے زمانہ مین جالینوس طبیب تہا	۴	″	۳۳	دقلطیانوس - - -	۶	″
۲۰	سکندروس - -	۱۳	″	۳۴	مجیمیانوس - - -	۲۰	″
۲۱	مکسیمانوس - - -	۳	″	۳۵	قسطنطین - - - -	۳۰	″
۲۲	گوردیانوس - -	۶	″	۳۶	یلیانوس - - - -	۲	″
۲۳	فیلفوس - -	۷	″	۳۷	یویانوس - - - -	ایک	سال
۲۴	داقیوس - -	۶	″	۳۸	والنطیانوس وغرطیانوس	۱۰	″
۲۵	قابوس - -	۶	″	۳۹	غرطیانوس ووالنطیانوس صغیر	ایک	″
۲۶	والیرسیانوس وقالینوس	15	″	۴۰	تیداسیس اکبر - - -	۷	″
۲۷	قلودیوس - - -	ایک سال		۴۱	ارقیادوس وامورنوس -	ایک	″
۲۸	قریطالیوس - -	دو ماہ		۴۲	تیدلیس اصغر والنطیانوس	۱۶	″
۲۹	اوریلیانوس - -	۵	سال	۴۳	مرقیانوس - - -	۷	″

۴۴	الاوست	۱۰ سال	۴۹	یوسطیس	۱۲ سال
۴۵	زانون	۸ ″	۵۰	طیباریوس	۶ ″
۴۶	انسطاس	۱۷ ″	۵۱	مریقیش وتاداسیس	۲۰ ″
۴۷	یوسطیناتوس	۹ ″	۵۲	فوقا (یہ پادشاہ قتل کر دیا گیا تھا)	۷ سال چھ ماہ
۴۸	یوسطینانوس بزرگ	۲۰ ″	۵۳	ہرقل (نبی صلعم نے اسی پادشاہ کو فرمان لکھا تھا)	۳۰ سال

۳-بیت المقدس کی آبادی سے اور سکندر کی حکومت سے ہجرت تک کے زمانہ کی مدت

غرض اوس وقت سے کہ بخت نصر کی خرابی کے بعد بیت المقدس آباد ہوا اون کی راے کے بموجب ہجرت تک ایک ہزار اور کئی سال ہوتے ہین - اور سکندر کی حکومت سے ہجرت تک نوسو بتیس سال سے کچھ اوپر ہوتے ہین - اس مین سے سکندر کے غلبہ سے حضرت عیسیٰ کی ولادت تک تین سو تین برس - اور اون کی ولادت سے اون کے ارتفاع تک تیس سال - اور ارتفاع سے ہجرت تک پانچ سو پچاسی برس کئی مہینے سمجھنا چاہئین -

یہ جو اوپر ہم نے پادشاہون کے نام بیان کئے ہین - یہ ابو جعفر کے بیان کے بموجب ہین اور اوس نے اون کے زمانہ کے واقعات مطلق تحریر نہین کیے ہین - البتہ اور مورخین نے کچھ کچھ حالات بہی اون کے قلمبند کئے ہین اور ایک دوسرے نے اون مین اپنے بیانات مین مخالفت بہی بہت کی ہے اور بہت باتین ایک دوسرے کے موافق بہی ہین - مگر اون کے پادشاہون کے نامون مین فرق ہے - ہم بہی مختصر طور پر اون کا حال لکہتے ہین - انشاء اللہ تعالیٰ -
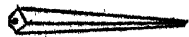
پادشاہان روم کے تین طبقے

طبقہ اولیٰ روم کے صابئی پادشاہ

۳۴- روملس اور شہر رومیہ کا آباد کرنا اور ارمانوس غالیوس اور نیولیوس اور قیصر اغسطس کی سلطنت

کتنے ہی علمائے تاریخ نے بیان کیا ہے- کہ روم والے یونانیون پر غالب ہو گیے تھے- یہ رومی صوفیر کی اولاد مین سے تھے- اور اسرائیلی دعویٰ کرتے ہین- کہ صوفیر کا ہی نام ہے اصفر بن نفر بن عیص ابن اسحق ابن ابراہیم- یہ لوگ اوس وقت تک کہ یونانیون پر غالب نہین ہوئے تھے- رومیہ (شہر روم) مین رہتے تھے- اور نصرانی مذہب قبول کرنے سے پیشتر اون کا مذہب صابئی تھا- اور صابئیون کے دستور کے موافق اون کے بت تھے- جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے-

اون مین سے جو رومیون مین سب سے اول پادشاہ ہوا- اوس کا نام غالیوس تھا- اوس نے اٹھارہ برس حکومت کی تھی- اور ایک روایت یہ بھی ہے- کہ اوس سے پہلے رولس اور ارمانوس دو پادشاہ ہوئے تھے- اونہین ہی نے رومیہ شہر بسایا تھا- اور اوسی کے نام سے اوس کا نام رومیہ ہوا ہے- اور رومی اسی شہر کی طرف نسبت کیے جاتے ہین لیکن غالیوس کو جو اول تاریخ مین بیان کیا کرتے ہین یہ فقط اوس کی شہرت کے سبب سے ہے-

اس کے بعد یولیوس چار برس اور چار مہینے پادشاہ رہا- پھر اغسطس پادشاہ ہوا- یہی شخص سب سے اول قیصر کے لقب سے ملقب ہوا ہے- قیصر اوس بچے کو کہتے ہین جو اپنی مان کا پیٹ چیر کر نکالا جاے- اس کی مان مرگئی تھی- اور یہ اوسکے شکم مین تھا اس لیے

اوس کے پیٹ کو چیر کر اسے نکالا تھا - پھر یہی لفظ اون کے تمام پادشاہون کا لقب ہوگیا اغسطس نے چھپن برس اور کئی مہینے پادشاہی کی - اکثر مورخین روم کی تاریخ اسی پادشاہ کے نام سے شروع کیا کرتے ہین - کیونکہ یہی شخص ہے جو رومیہ سے باہر نکلا - اور خشکی اور تری مین اسی نے لشکر روانہ کئے - اور یونانیون پر چڑھائی کی - اور اون کے ملک کو لے لیا - اور کلیوپاترہ کو جو یونانیون کے آخری پادشاہ تھے قتل کر دیا - اور سکندریہ پر قبضہ کر لیا - اور وہان جو جو چیزین تھین وہ سب رومیہ کو لے گیا - اور شام کا بھی مالک ہو گیا پھر یونانیون کی سلطنت جاتی رہی - اور وہ رومیون مین داخل ہوگیے - اس نے بیت المقدس پر ہیرودوس ابن انطیقوس کو اپنی طرف سے نائب مقرر کیا تھا - اغسطس کی حکومت کے بیالیسوین سال مین حضرت مسیح کی ولادت ہوئی ہے - اور اسی پادشاہ نے قیصاریہ بسایا ہے -

۴ - طبریہ کی آبادی اور اصطفیوس اور یعقوب حواریون کا قتل اور شمعون کے وعظ سے روم کی ملک کا نصرانی ہونا اور صلیب کی لکڑی -

پھر اوس کے بعد طیباریوس ۲۳ برس تک پادشاہ رہا - اسی نے شہر طبریہ بسایا ہے - اور اوسی کے نام سے اوس کا نام طبریہ ہوا ہے اور عربون نے اوسے معرب کر لیا ہے (یہ شہر علاقہ اردن کا صدر مقام ہے) اور اسی پادشاہ کے زمانہ مین حضرت مسیح آسمان پر گیے ہین - اون کے آسمان پر جانے سے تین سال بعد تک اس کی حکومت رہی - پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا غایوس پادشاہ ہوا - اور چار سال حکومت کرتا رہا - اسی نے اصطفیوس کو مارا ہے - جو نصاری کے نزدیک شماسون کا رئیس تھا - اور یعقوب کو بھی قتل کیا ہے جو یوحنا ابن زبدی کا بھائی تھا یہ دونو شخص حضرت مسیح کے حواری تھے - سوا اس کے اس پادشاہ نے اور بھی بہت نصرانیون کو

قتل کیا تہا۔ یہی سب سے پہلا بت پرست پادشاہ ہے۔ جس نے نصرانیون کو قتل کیا ہی۔
اس کے بعد قلودیوس ابن طیباریوس پادشاہ ہوا۔ اور چودہ برس سلطنت کی۔ اسی کے زمانہ حکومت مین شمعون الصفا قید ہوا اور پہر قید سے چہوٹ کر انطاکیہ کو گیا۔ اور نصرانی مذہب کی وہان منادی کی۔ پہر رومیہ کو گیا۔ وہان بہی منادی کی۔ اور وہان کے پادشاہ کی بی بی نے اوس کا اتباع کیا۔ اور بیت المقدس کو گئی۔ اور اوس لکڑی کو نکالا جس پر نصاری کے زعم مین حضرت مسیح مصلوب ہوئے تہے۔ اور جو اب تک یہودیون کے پاس تہی۔ اس ملکہ نے اوسے اون سے لے لیا۔ اور نصاری کو دیدیا۔ (یہ انطاکیہ بلاد عواصم کا دار السلطنت ہے اور خوبی آب و ہوا اور کثرت فوائد مین مشہور ہے۔ اور ایک پہاڑ کے دامن مین نصف دائرہ کی صورت مین واقع ہے اوس کی فصیل بڑی عظیم الشان بنی ہوئی ہے جس کا دور بارہ میل کا ہے۔ اور اوس کے اندر پانچ پہاڑ ہین حلب سے انطاکیہ تک ایک شب و روز کی مسافت ہے اور سمندر یہان سے کوئی دو فرسخ ہے اس کا بندرگاہ قریہ سویدیہ مین ہے۔ نصاری اس کو مدینۃ اللہ کہتے ہین۔ کیونکہ نصرانی مذہب کی اشاعت کا اصلی مرکز یہی ہے اس شہر مین ایک کف دست ہے جسے کہتے ہین کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا ہے)

۵۔ پطرس پولوس حواریون اور یعقوب اسقف اول کا قتل اور مار ینوس حکیم اور اسیاسیاتوس کا یہود و نصاریٰ کو قتل کرنا۔

پہر اوس کے بعد نیرون نے تیرہ برس تین مہینے حکومت کی۔ اس نے اپنی حکومت کے اخیر زمانہ مین پطرس اور پولوس حواریون کو شہر رومیہ مین قتل کیا۔ اور اونہین اوندہا صلیب پر چڑہایا۔ اور اسی کے زمانہ مین یہودیون نے یعقوب ابن یوسف کو جو پہلا اسقف تہا بیت المقدس مین پکڑا اور قتل کر دیا۔ اور صلیب

کی لکڑی کو چھین کر دفن کر دیا - اسی پادشاہ کے زمانہ مین مارینوس حکیم تہا جس نے کتاب جغرافیہ مین زمین کا نقشہ بنایا تہا -

پہر اوس کے بعد غلیاس نے سات مہینے حکومت کی - پہر اوثون تین مہینے حاکم رہا پہر اوس کے بعد بیطالیس گیارہ مہینے سلطنت کرتا رہا -

پہر اسکے بعد اسباسیانوس ہوا - جس نے سات برس سات مہینے پادشاہی کی - اسی کے زمانہ مین بیت المقدس کے لوگ قیصر کے برخلاف اُٹھے - اور قیصر نے اونہین محصور کیا - اور شہر کو اون سے چہین لیا - اور یہود و نصاریٰ دونو کو خوب قتل کیا اسی کے زمانہ مین اسرائیلیون کو بہت تکلیف اور اذیت پہونچی -

۱۴ - مرقیون مجوسی اور مرقونیہ فرقہ اور یوحنا حواری پہر اسباسیانوس کا بیٹا طیطوس پادشاہ ہوا اور دو برس تین مہینے پادشاہی کی - اس کے زمانہ مین مرقیون (مجوسی) نے دو اصل کے قول کا اظہار کیا - وہ دو اصل خیر و شر (یا نور و ظلمتہ) ہین - اور پہر ایک تیسری اصل (معدل جامع) ان مین اور بڑہایا - اوسی شخص کے نام سے مرقونیہ فرقہ منسوب کیا جاتا ہے یہ حران کا رہنے والا تہا - (یہ حران ایک شہر کا نام ہے - جسے بعض تو کہتے ہین کہ دیار بکر مین ہے اور بعض کہتے ہین دیار ربیعہ مین ہے اور بعض نے دیار مصر مین بہی بتایا ہے مگر ابن اثیر کا قول ہے کہ وہ جزیرہ ابن عمر مین ہے) پہر اس پادشاہ کے بعد دومطیانس ابن اسباسیانوس نے پندرہ برس دس مہینے حکومت کی - اس نے اپنی حکومت کے نوین سال مین یوحنا حواری کاتب انجیل کو سمندر کے ایک جزیرہ مین نکالدیا اور پہر اوسکو بلایا تہا - پہر نرواس ایک برس پانچ مہینے رہا -

پہر طرایانوس نے اونیس سال حکومت کی - اس کی حکومت کے چھٹے سال مین

یوحنا کاتب انجیل شہر افسوس مین مرگیا۔

۷۔ بیت المقدس کی آخری خرابی اور زہرہ کی ہیکل اور ساقیدسس فیلسوف۔

پہر اسکے بعد ایلیا اندریانوس نے تیس سال پادشاہی کی۔ اور یہود و نصاری کے بہت آدمی قتل کیے۔ انہون نے اوس کے برخلاف سرکشی کی تہی۔ اسی وقت اوس نے بیت المقدس کو بہی اوجاڑا۔ اور خراب کیا۔ یہ اوس شہر کی آخری خرابی ہے۔ اس کے بعد پہر اوسے کسی نے خراب نہین کیا پہر اسی پادشاہ نے اوسے اپنی حکومت کے آٹھوین سال مین پہر آباد کیا۔ اور اوس کا نام ایلیا رکہا۔ اس سے پہلے اوسے اورشلم کہا کرتے تہے اور آباد کرتے وقت اس پادشاہ نے اوسمین کچہ رومی اور یونانی بہی بسائے۔ اور زہرہ ستارہ کی اوسمین ایک عظیم الشان ہیکل بنائی۔ یہ بہت بڑی عمارت تہی۔ اوسمین سے اوپر کا کچہ حصہ گر گیا ہے۔ اور آج تک یعنی سنہ ۳۰۰ھ تک باقی ہے۔ مین نے اوسے خود دیکہا ہے۔ یہ بڑی مضبوط اور محکم عمارت ہے۔ لوگ اوسے داؤد سے منسوب کرتے ہین۔ جو میری سمجھ مین نہین آتا۔ یہ مکان تو اون سے ایک زمانہ دراز کے بعد بنایا گیا ہے لوگون نے مجھہ سے بیت المقدس مین بیان کیا تہا۔ کہ حضرت داؤد نے اسے بنایا ہے اور وہان عبادت کے واسطے جایا کرتے تہے اسی پادشاہ کے زمانہ مین ساقیدسس فیلسوف بہی تہا۔ جسکا لقب صامت (یعنی خاموش) تہا۔

۸۔ بطلیموس کا زمانہ اور ابن ویصان قائل بالاثنین اور جالینوس اور نصرانی مذہب کی اشاعت

پہر اوسکے بعد انطینس پیوس پادشاہ ہوا۔ اور بائیس برس حکومت کی اسکے زمانہ مین وہ بطلیموس تہا۔ جو کتاب مجسطی اور جغرافیہ وغیرہ کا مصنف ہے۔ لوگ یہ بہی کہتے ہین۔ کہ وہ قلودیس پادشاہ کی نسل سے ہے۔ اسی لیے اوسے قلودی بہی کہا کرتے ہین یہ روم کا چھٹا

بادشاہ تھا۔ اور اس امر کی دلیل۔ کہ یہ بطلیموس اس زمانہ مین تھا اور یونانیون کے زمانہ مین نہ تھا یہ ہے کہ اوس نے اپنی کتاب مجسطی مین ذکر کیا ہے۔ کہ مین نے سکندریہ کے مقام پر ۸۸۰ بخت نصر مین آفتاب کا مشاہدہ کیا تھا اور بخت نصر کی حکومت سے دارا کے قتل تک ۴۲۹ برس ۱۶ ۳ دن گزرے تھے۔ اور دارا کے قتل سے کلیوپاترہ تک جو یونانیون کے آخری بادشاہ تھے اور جسے اغسطس نے قتل کیا تھا ۲۸۰ برس ہو گئے تھے۔ اور اغسطس کے غلبہ سے بطلیوس کیوقت تک ۱۶۷ برس ہو گئے تھے۔ اس واسطے بخت نصر کی حکومت سے اوریانوس تک تقریباً ۸۸۳ برس ہو گئے۔ یہ تعداد اوس کے موافق ہے جو اوس نے اپنی کتاب مین تحریر کی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ بعض لوگ اوسے کلیوپاترہ آخر ملوک الیونانئین کا بیٹا ہی بتاتے ہین۔ مگر بعض علماے تاریخ نے اسے غلط بتایا ہے۔ اور ملوک یونانئین اور اون کی مدت حکومت حسب مذکورہ بالا بیان کی ہے۔ اور ابو جعفر طبری نے تو اون کی مدت حکومت دو سو ستائیس برس کی کی ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔

19

پھر اس بادشاہ کے بعد مرقس بادشاہ ہوا۔ جسے اوریلوس کہتے ہین۔ اس نے اونیس برس حکومت کی۔ اسی زمانہ مین ابن دیصان نے اپنے قول کا اظہار کیا۔ یہ رہا شہر مین (جو جزیرہ مین بستا ہے) اسقف تھا۔ اور قائلین بالاثنین مین سے تھا۔ اور رہا کے دروازہ پر جو دریا بہتا ہے اوسکے نام سے دیصان اس کا نام ہوا ہے۔ یہ اوس پر پڑا ہوا ملا تھا۔ اس نے اس دریا پر ایک کنیسہ بھی بنایا تھا۔

پھر قومودوس نے بارہ برس بادشاہی کی۔ اسکے زمانہ مین جالینوس ہوا ہے۔ اس جالینوس نے بطلیموس قلودی کو دیکھا تھا۔ اور اسکے زمانہ مین نصرانی دین کی اشاعت ہو گئی تھی

فلاطون کی کتاب جوامع فی السیاستہ مین جالینوس نے ان نصرانیون کا ذکر کیا ہے۔

۹۔ سیوراس کا یہود و نصاریٰ کو قتل کرنا اور فلیپس کا نصرانی ہونا اور اصحاب کہف کا زمانہ

پھر برطینیقش نے تین مہینے اور پولیانوس نے دو مہینے پادشاہی کی۔ پھر سیوراس سترہ برس پادشاہ رہا۔ اس نے یہود اور نصاریٰ کو اپنے زمانہ مین خوب قتل کیا۔ اور اونھین پراگندہ کر دیا۔ اور سکندریہ مین ایک عظیم الشان ہیکل بنائی اور اوس کا نام ہیکل آلہتہ رکھا پھر انطینوس نے چھ سال پھر مقرینوس نے ایک سال دو مہینے پھر انطونیوس ثانی نے چار سال پادشاہی کی پھر الکندروس نے جس کا لقب ماماس تھا تیرہ برس اور مقسمیانوس نے تین برس پھر مقسموس نے تین مہینے پھر غردیانوس نے چھ سال پادشاہی کی۔

پھر فیلبوس چھ برس پادشاہ رہا۔ اس نے صابئی مذہب کو چھوڑ کر نصرانی دین اختیار کر لیا۔ اور اس کی سلطنت والون نے کثرت سے اوس کا اتباع کیا۔ پھر اون مین اختلاف پڑا۔ چنانچہ ان مخالفین مین سے داقیوس نام ایک بطریق اُٹھا۔ اور اوس نے فیلبوس کو قتل کر دیا۔ اور سلطنت کا مالک ہو گیا۔ پھر فیلبس کے بعد داقیوس نے دو سال پادشاہی کی۔ اور نصاریٰ کے پیچھے پڑ گیا۔ اس سے اصحاب کہف (غار والے) ایک غار مین بھاگ کر جا چھپے۔ یہ غار شہر افسوس کے پاس جبل شرقی مین تھا۔ اور شہر اجڑ گیا۔ اس غار مین یہ لوگ ڈیڑہ سو برس رہے ہے۔ لیکن یہ قول باطل ہے کیونکہ بیان سابق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے رفع سے اس وقت تک کوئی دو سو پندرہ برس ہوئے ہون۔ اور قرآن مجید کے بیان کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب کہف وہان تین سو نو برس رہے ہین جب ان کو جمع کرین تو پانچ سو چوبیس برس ہوتے ہین اس سے چاہیئے

کہ اون کا ظہور اسلام سے کوئی ساٹھہ برس پہلے ہوا ہو۔ اور یہ ہم بیان کر چکے ہین۔ کہ اون کے ظہور سے ہجرت تک دوسو سال سے زیادہ گزر چکے تھے۔ اب اگر یہ مدت بھی اوس مین جوڑ دی جائے۔ تو یہ زمانہ حضرت مسیح اور نبی صلعم کے درمیان کے زمانہ سے بھی زیادہ ہوجاتا ہے۔ اس مین قرآن کی مخالفت لازم آتی ہے۔ اگر قرآن شریف مین اسکا بیان نہ ہوتا تو جو وہ کہتا ٹھیک سمجھا جاتا۔ البتہ اس راوی کا یہ مطلب ہو۔ کہ اون کی غیبت ڈیڑہ سو برس رہی تہی تو یہ ہوسکتا ہے۔

۱۰۔ سلطنت روم کے حصہ اور قسطنطین کا نصرانی ہونا اور اونکے بادشاہون کی تاریخ مین اختلافات۔

پہر اوس کے بعد غلیوس نے دوسال بادشاہی کی۔ اس کا شریک پولیانوس تہا۔ اوس نے پانچ سال بادشاہی کی۔ پہر قلودیوس پہر اوس کے بیٹے اور لیانوس نے چھہ برس حکومت کی۔ پہر طافسطوس اور اوسکا بہائی نو مہینے پہر بروس نو سال پہر قاروس دو سال پانچ مہینے پہر وقلطیانوس سترہ برس بادشاہی کرتے رہے

پہر مقسیمانوس بادشاہ ہوا۔ اور مقسنطیوس اوس کا بیٹا اوس کا شریک ہوا۔ پہر یہ دونو آپس مین لڑے۔ اور ملک کو باہم تقسیم کرلیا۔ باپ تو شام بلاد جزیرہ اور کچھ روم کے ملک پر بادشاہ ہوا۔ (جزیرہ جب کسی لفظ کی طرف مضاف ہو اور مطلق بولا جائے تو اوس سے مراد وہ سرزمین ہے جو دجلہ اور فرات کے درمیان ہے۔ اور جسے جزیرہ قور کہتے ہین۔ اس مین بہت شہر ہین اور بڑا آباد ملک ہے) اور بیٹا رومیہ پر اور فرانس کے اوس حصہ پر جو رومیہ سے قریب ہے حاکم ہوا۔ یہ دونو نو برس بادشاہ رہے۔ ان کے ساتھ قسطنطین بہی بادشاہ بن بیٹہا تھا۔ جو قسطنطین کا باپ تہا اور بوزنطیا اور اوس کے قرب و جوار کا یعنی قسطنطنیہ کے نواحی کا مالک ہوگیا تہا۔ اس وقت تک قسطنطنیہ آباد نہین ہوا تہا پہر جب قسطنطین

مر گیا۔ تو اوس کا بیٹا قسطنطین پادشاہ ہوا۔ جو اپنی ماں ہیلانا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ پادشاہ نصرانی ہو گیا تہا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ یہ روم کے پادشاہ اوّل سے لیکر آخر تک بالکل ملوک طوائف کے مشابہ ہین۔ اون کی تعداد ٹہیک نہین معلوم ان مین علما کا ایسا ہی اختلاف ہے جیسا کہ اون کا اختلاف ملوک طوائف مین ہے البتہ جن پر اعتبار ہے وہ قسطنطین سے ہرقل تک ہین جن کے زمانہ مین محمد صلعم مبعوث ہوئے ہین۔

یہ بات جو اس راوی نے کہی ہے واقعی صحیح ہے۔ کیونکہ اون کے بیانات مین بڑے بڑے اختلافات اور تناقض ہین چنانچہ داقیوس اور اصحاب کہف کے بیان مین ہم نے کچھ اس کا اشارہ کیا ہے۔ اسی وجہ سے طبری نے اصحاب کہف کی نسبت یہ بیان نہین کیا۔ کہ وہ کس پادشاہ کے عہد مین تہے۔ لیکن ہمین اس وجہ سے اون کو ایک پادشاہ کے زمانہ مین کہنا پڑا ہے۔ کہ ہم نے اون کے زمانہ کے حوادث بیان کئے ہین

طبقہ ثانیہ۔ روم کے نصرانی پادشاہ

۱۱۔ قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہ مین اور قسطنطنیہ کی آبادی۔

پہر قسطنطین تمام بلاد روم کا پادشاہ ہوا جو اپنی ماں ہیلانا کے نام سے مشہور و معروف ہے اور اس سے اور مقیماتوس اور اوس کے بیٹے سے بہت سی لڑائیاں ہوئین۔ جب یہ باپ بیٹے مر گئے۔ تو یہ قسطنطین تمام ملک کا اکیلا ہی پادشاہ ہو گیا۔ اور ۳۲ بتیس برس تین مہینے حکومت کی۔ یہ شخص روم کے پادشاہوں مین سے عیسائی ہو گیا تہا۔ اور نصرانی مذہب کی تائید مین لڑتا تہا۔ جس سے لوگون نے اس مذہب کو قبول کیا۔ اور اس وقت سے

اب تک اوس مذہب پر چل رہے ہین -
اس کے نصرانی ہونے کی نسبت مختلف حکایتین بیان کی جاتی ہین - ایک روایت تو یہ ہے - کہ اس کو برص کا مرض تہا لوگون نے چاہا - کہ کسی طرح سے اوسے دور کرین - اس پر ایک وزیر نے جو چہپا ہوا نصرانی تہا - یہ راے دی - کہ کوئی دین قبول کر کے اوس کی تائید مین لڑنا چاہیئے - پہر اوس کے روبرو نصرانی مذہب کی خوبیان بیان کین - اور کہا کہ اسی مذہب والون کی تائید کرنا مناسب ہے - چنانچہ پادشاہ نے ایسا ہی کیا - اور روم کے نصرانی اوس کے رفیقون کی تائید مین اوٹھہ کہڑے ہوئے اس سے پادشاہ کو قوت ہوگئی - اور اپنے مخالفین کو اوس نے مغلوب کر لیا - اور بعض ایک اور روایت بیان کرتے ہین - وہ کہتے ہین - کہ قسطنطین نے کچہہ فوجین کہین بہیجین - جو اون کے اصنام کے نام پر بنائی گئی تہین - یہ فوجین شکست کہا کر بہاگ آئین - ان کے سات صنم تہے - اور صابئین کی عادت کے موافق وہ سات ستارون سے منسوب تہے - ایک وزیر نے جو خفیہ نصرانی ہوگیا تہا - اس معاملہ مین اون سے کچہہ گفتگو کی اور بتون کی حقارت اون کے سامنے بیان کی - اور پادشاہ سے نصرانی مذہب کی تعریف کی - پادشاہ نے اوسے قبول کر لیا - اس سے اوسے فتح ہوئی اور پہر وہ اخیر تک پادشاہ رہا - ایسی ہی اور بہی کئی روایتین بیان کرتے ہین - واللہ اعلم
اسی پادشاہ نے قسطنطنیہ اپنی حکومت کی تیسرے سال بسایا ہے - اس مقام کو مضبوط خیال کر کے اوس نے اسے پسند کیا تہا - یہ شہر اوس خلیج کے کنارہ آباد ہے - جو بحر اسود سے نکل کر بحر روم مین گرتا ہے اور یہ شہر اوس بر اعظم مین ہے جو رومیہ اور بلاد فرنگ و اندلس سے ملا ہوا ہے - رومی لوگ اسے استنبول یعنی

دار الملک کہتے ہین۔

۱۲۔ سنہودس اول اور اریوسیہ فرقہ اور قسطنطین اور ہیلانا کا نصرانی ہوکر کنیسہ بنوانا اور عید صلیب اسی پادشاہ کے عہد مین اوس کے جلوس کے دس سال بعد اول سنہودس ہوا۔ سنہودس کے معنی مین اجتماع یہ سنہودس بلاد روم کے شہر نیقیہ مین (جو استنبول کے قریب واقع ہے) ہوا تھا اور اوس مین دو ہزار اڑتالیس اسقف جمع ہوئے تھے۔ پہر ان مین سے تین سو اٹھارہ اسقف منتخب کئے گیے۔ جو تمام باتون مین متفق تھے۔ اور کسی بات مین مختلف نہ تھے ان سب نے اریوس اسکندرانی سے جس کے نام سے نصاری کا فرقہ اریوسیہ منسوب ہے اوس کے میل جول سے ممانعت کردی۔ اور قسطنطین نے نصرانی شریعت کو بنایا۔ اس سے پہلے نصرانی شریعت نہ تھی۔ اس مجمع کا رئیس سکندریہ کا بطریق تھا اسی پادشاہ کی حکومت کے ساتوین سال اس کی مان ہیلانا رہاویہ جسے اس کے باپ نے رہا مین پکڑا تھا۔ اور اوس کے پیٹ سے قسطنطین پیدا ہوا تھا بیت المقدس کو گئی۔ اور اوس لکڑی کو لیا جس پر نصاری کے زعم مین حضرت مسیح مصلوب ہوئے تھے اور اس لکڑی کے ملنے کے دن کو عید قرار دیا۔ جسے عید صلیب کہتے ہین۔ اور اسی ملکہ نے کنیسہ قمامہ بھی بنایا جسے کنیسہ قیامہ بہی کہتے ہین۔ اور جو اب تک موجود ہے۔ اور جہان حج کے واسطے تمام قسم کے نصاری جایا کرتے ہین ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ یہ ملکہ اس وقت نہین بلکہ اس سے کچھ مدت بعد گئی تھی۔ کیونکہ ایک روایت مین اس کا بیٹا اپنے جلوس کے ۲۵ مین نصرانی ہوا تھا۔ اکیسوین سال مین اوس نے اور اوس کی مان نے اپنے تمام ممالک مین کنیسہ بنا دئے تھے۔ انہین مین سے کنیسہ حمص یا حمصؔ ہے۔ (یہ شام کے ملک مین ایک شہر ہے) اور کنیسہ رہا بہی اوسی کا

بنایا ہوا ہے۔ جو دنیا کے عجائبات مین سے ہے۔

۱۳۳۔ یولیانوس صابئی کا نصاری کو قتل کرنا اور یونیانوس نصرانی کا نصرانیون کی تائید کرنا۔

پھر اوس کے بعد قسطنطین کا بیٹا قسطنطین پادشاہ ہوا۔ جو اپنے باپ کی طرف سے انطاکیہ کا چوبیس برس تک حاکم رہاتھا باپ نے اسے قسطنطنیہ حوالہ کیا۔ اور اوس کے بھائی قسطنطس کو انطاکیہ شام مصر اور جزیرہ کا ملک اور اوس کے دوسرے بھائی قسطوس کو رومیہ اور اوس کے گرد و نواح کا علاقہ فرنگ و صقالبہ عنایت کیا (صقالبہ ایک قوم ہے۔ جو بلغر اور قسطنطنیہ کے درمیان رہتی ہے ان کے رنگ سرخ اور بال بھورے ہوتے ہین) اور اون دونو سے عہد و مواثیق لیے۔ کہ وہ اپنے بھائی قسطنطین کی اطاعت و انقیاد کرتے رہینگے۔ پھر قسطنطین کے بعد یولیانوس اوس کے بھائی کا بیٹا دو سال پادشاہ رہا۔ یہ ہمیشہ سے صابئی مذہب تھا۔ مگر اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھا۔ جب پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اپنے مذہب کو ظاہر کیا۔ اور کنیسہ خراب کرڈالے۔ اور نصاری کو قتل کیا۔ اور یہی پادشاہ ہے جو شاپور ابن اردشیر کے زمانہ مین عراق پر چڑھ کر گیا تہا۔ مگر ایک تیر کے لگنے سے مرگیا۔ اس واقعہ کو ابو جعفر نے شاپور ذی الاکتاف کے زمانہ مین لکھا ہے۔ جو شاپور ابن اردشیر کے بہت بعد ہوا ہے۔

پھر اوس کے بعد یونیانوس ایک سال پادشاہ رہا۔ یہ نصرانی تھا۔ اس نے نصرانی مذہب کی تائید کی۔ اور عراق سے لوٹ کر آیا۔ پھر اوس کے بعد ولنطیوش بارہ برس پانچ مہینے پادشاہ رہا۔ پھر والنس نے تین برس تین مہینے اور والنطیانوس نے تین سال پادشاہی کی۔

۱۳۴۔ تھودوس ثانی اور بطریقون کی کرسیان

پھر تدوس کبیر جس کے معنی عطیۃ اللہ کے ہین

اور اصحاب کہف اور سنہودس ثالث اور نسطوریہ فرقہ اور شہرستانی کی غلطی۔

اوتیس برس پادشاہ رہا۔ اسکے ایام حکومت مین سنہودس ثانی قسطنطنیہ مین ہوا۔ اس مین ڈیڑہ سو اسقف جمع ہوئے تھے اور مقدونس اور اوسکے متبعین پر لعنت کی تہی۔ اور اوسمین سکندریہ کا بطریق انطاکیہ کا بطریق اور بیت المقدس کا بطریق ہی تہا اور بطریقون کی دار القرار جن جن شہرون مین ہین وہ چار ہین۔ ایک تو اون مین رومیہ ہے۔ جہان پطرس حواری کی کرسی ہے۔ دوسرا اسکندریہ ہے۔ جہان مرقس کی کرسی ہے۔ یہ مرقس انجیل کے چار مصنفومین سے ایک شخص ہے تیسرا شہر قسطنطنیہ ہے اور چوتھا انطاکیہ ہے۔ انطاکیہ مین بہی پطرس کی ہی کرسی ہے۔

اسی پادشاہ کی حکومت کے آٹھوین سال اصحاب کہف ظاہر ہوئے تہے۔

اس کے بعد ارقادوس ابن تدوس تیرہ برس پادشاہ رہا۔ پہر تدوس الصغیر ابن تدوس الکبیر بیالیس برس سلطنت کرتا رہا۔ اس پادشاہ کے جلوس کے اکیسوین سال تیسرا سنہودس شہر افسوس مین ہوا۔ اس مجمع مین دو سو اسقف جمع ہوئے تہے۔ اور اوس کا سبب یہ تہا۔ کہ نسطورس قسطنطنیہ کے بطریق نے جو نسطوریہ فرقہ کے نصاریٰ کا بانی ہے نصاریٰ کے مذہب والون سے کچھہ مخالفت کی تہی۔ اس واسطے ان لوگون نے اوس پر لعنت کی اور اوسے قسطنطنیہ سے نکالدیا۔ بعد ازان وہ صعید مصر مین چلا گیا۔ اور بلاد جمیم مین سکونت اختیار کرلی۔ اور ایک قریہ مین جس کا نام سیصلح تہا مر گیا۔ وہان اوس کے اتباع کثرت سے ہوگئے تہے۔ اور اس وجہ سے اون کے درمیان مخالفت پیدا ہوئی اور خوب خوب لڑائیان ہوئین۔ پہر اوس کی بات ہیٹی پڑگئی۔ جسے کچھ عرصہ کے بعد برصوما نصیبین کے مطران (آرچ بشپ) نے پہر اوسے۔ پہلے ہی کی طرح کا

کر دیا۔ (نصیبین بلاد الجزیرہ مین ایک شہر ہے ۔ جو ادن قافلہ والون کے راستہ مین پڑتا ہے جو موصل سے شام کو جاتے ہین ۔ سنجار یہان سے نو فرسخ ہے ۔ اس کی نصیل لمبی ہے اور باقی بافراط ہے مگر کہنڈر بہت پڑے ہوئے ہین ۔ دیار ربیعہ کا صدر مقام ہے) یہان ایک یہ عجیب بات ہے ۔ کہ شہرستانی مصنف کتاب نہایۃ الاقدام فی الاصول و مصنف کتاب الملل والنحل نے مذاہب قدیمہ وجدیدہ کے ذکر مین بیان کیا ہے ۔ کہ نسطور مامون خلیفہ کے زمانہ مین تھا ۔ اور یہ بات صرف اوسی نے بیان کی ہے ۔ کسی اور نے اس طرح بیان نہین کیا ہے ۔

۱۵ ۔ چوتھا ستہودس اور یعقوبیہ مذہب اور عموریہ کی آبادی ۔

پھر اوس کے بعد مرقیان چھہ برس بادشاہ رہا ۔ اس کی حکومت کے اول ہی سال تین چوتھا ستہودس ہوا ۔ جو قسطنطنیہ کے بطریق تسقرس کے برخلاف ہوا تھا ۔ اس مین تین سو تیس اسقف جمع ہوئے تھے ۔ اور اس مجمع مین یعقوبیہ فرقہ والون نے تمام باقی نصاریٰ سے مخالفت کی تھی ۔

اس کے بعد لیون الکبیر سولہ برس بادشاہ رہا ۔ پھر لیون الصغیر بادشاہ ہوا ۔ اس نے صرف ایک سال بادشاہی کی ۔ اور یعقوبی المذہب تہا ۔ پھر زینون سات برس بادشاہ رہا ۔ یہ بھی یعقوبی مذہب تھا ۔ اور بعد مین تارک الدنیا ہو گیا اور اپنے بیٹے کو ملک دیدیا تھا ۔ جب اوس کا بیٹا مر گیا ۔ تو وہ پہر اپنی حکومت پر آگیا ۔ اس کے بعد نسطاس ستائیس برس بادشاہ رہا یہ بھی یعقوبی مذہب تہا ۔ اس نے عموریہ آباد کیا ہے ۔ جب اس نے اوس کی بنیاد کہدوائی وہان ایک بڑا خزانہ مل گیا جس کو اس نے اوس کی تعمیر مین خرچ کیا اور کچھ بچا بھی لیا ۔ اور اوس سے کینسہ اور گرجے بنوائے ۔ (عموریہ غالباً انگوریہ کا

معرب ہے۔ اس شہر پر معتصم باللہ نے چڑہائی کی تھی۔ اب یہ ویران ہوگیا ہے)۔

۱۶۔ پانچوان سنہودس اور اوریجا کو جدا کرنا اور یعقوبیہ اور ملکیہ فرقہ والون کی لڑائیان۔

پہر اوس کے بعد یوسطین سات برس پادشاہ رہا۔ اس نے یعقوبیہ فرقہ والون کو خوب قتل کیا پہر یوسطانوس نے اونیس[۱۹] برس پادشاہی کی۔ اور ایک عجیب وغریب کنیسہ بنایا۔ اس کے زمانہ مین پانچوان سنہودس قسطنطنیہ مین ہوا۔ اس مجمع کے اسقفون نے اوریجا اسقف منبج سے میل جول ترک کردیا۔ (منبج قنسرین کے علاقہ مین ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جسے کہتے ہین کسری نے اوس وقت آباد کیا ہے۔ جب اہل فارس کو وہان غلبہ ہوگیا تہا وہ حلب سے دس فرسخ اور فرات سے تین فرسخ پر واقع ہے۔) وہ کہتا تھا کہ بندے جو نیک و بد عمل کرتے ہین اللہ تعالی اون کی روحین اون کے کردار کے موافق حیوانات کے اجسام مین ڈالدیا کرتا ہے اور اسطرح پر وہ تناسخ کا قائل تھا۔ اسی پادشاہ کے زمانہ مین یعقوبیہ اور ملکیہ فرقون کے نصرانیون مین ملک مصر مین بڑے فتنہ و فساد ہوئے۔ اور اوسی کے زمانہ مین بیت المقدس اور جبل الخلیل مین یہودیون نے نصرانیون کو بہت مارا پیٹا اور کثرت سے مخلوق کو قتل کیا۔ اس پادشاہ نے کنیسہ اور گرجے بہت بنائے تھے۔

پہر اوس کے بعد یوسطینوس نے تیرہ برس سلطنت کی۔ اسی پادشاہ کے زمانہ مین نوشیروان کسری پادشاہ ہوا ہے پہر طباریوس تین برس آٹھ مہینے پادشاہ رہا۔ اس سے اور نوشیروان سے مراسلت ہوئی اور صلح ہوگئی تہی۔ اس کو تعمیر کا اور اوسکی آرایش وزیبایش کا بڑا شوق تہا۔

۱۷۔ مارونیہ فرقہ اور موریق کا پرویز کو اور پرویز کا

پہر اوس کے بعد موریق بیس برس چار مہینے

موریق کی اولاد کو مدد دینا۔ پادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ مین شہر حماۃ کے رہنے والون مین سے (جو شام مین حمص سے ایک منزل کے فاصلہ پر دریاے عاصی کے کنارہ بستا ہے) ایک شخص پیدا ہوا تھا۔ جو مارون کے نام سے مشہور تہا جس کے نام سے نصاریٰ کا مارونیہ فرقہ بناتہا۔ اس کا کچھ ایسا عقیدہ تہا جو اپنے متقدمین سے بالکل جدا تہا۔ شام مین اس کے متبعین کثرت سے ہوگئے تہے۔ لیکن اون کا اعتقاد دنیا سے معدوم ہوگیا۔ اب اون مین سے کوئی بھی کہین نظر نہین آتا۔ یہ موریق وہی پادشاہ ہے جس کے پاس کسریٰ پرویز اوس وقت گیا تہا۔ جب کہ اوسے بہرام چوبین نے شکست دی تھی۔ موریق نے اپنی بیٹی سے اوس کا بیاہ کردیا۔ اور لشکر سے اوس کی مدد کی۔ اور اوسے پہر اپنے ملک کا پادشاہ کرادیا۔ جس کا ذکر ہم آیندہ چلکر کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پہر اوس کے بعد فوقاس پادشاہ ہوا۔ یہ موریق کے بطریقون مین سے تھا۔ اس نے دہوکہ سے موریق کو قتل کردیا۔ اور اوس کے بعد روم کا پادشاہ ہوگیا۔ اور آٹھ برس چار مہینے پادشاہی کی۔ جب یہ پادشاہ ہوا تو اوس نے موریق کے پس ماندون اور اوس کے دوستون کو خوب قتل کیا۔ جب یہ حال پرویز کو معلوم ہوا۔ تو اوسے بڑا غصہ آیا اور اوس نے شام اور مصر کو فوجین بھیجین۔ اور اون دونو ملکون پر قبضہ کرلیا۔ اور نصاریٰ کے بہت آدمی مارڈالے جس کا ذکر آیندہ چلکر ہم پرویز کے بیان مین کرینگے۔

۱۸۔ ہرقل کا پادشاہ ہونا۔ پہر اوس کے بعد ہرقل پادشاہ ہوا۔ اس کے پادشاہ ہونیکا سبب یہ ہوا کہ جب فارس کی فوجین روم مین گئین۔ اور رومیون کو اونہون نے قتل کیا۔ اور خلیج

قسطنطنیہ پر پہونچکر وہان رومیون کو گھیرا تو ہرقل اوس وقت کچھہ غلہ براہ دریا رومیون کے
لیسے سے جارہا تہا۔ یہ موقع رومیون کو اچھا ہاتھ آگیا۔ اور ہرقل نے وہان اپنی شہامت
وشجاعت کا خوب اظہار کیا۔ اور رومی اوس سے مانوس و مالوف ہوگئے۔ اس پر اوس
نے رومیون کو بھڑکایا۔ کہ فوقاس کو قتل کردین۔ اور اوس کی بہت برائیان اون کے
ذہن مین جمادین۔ رومیون نے اوسے مارڈالا۔ اور ہرقل کو پادشاہ کردیا۔

طبقہ ثالثہ روم کے پادشاہونکا جو ہجرت نبوی کے بعد ہوئے ہین

۱۹۔ ہرقل کے زمانہ مین نبی صلعم کا ہونا اور قسطنطین اور چھٹا سہندوس۔

ان مین سب سے اول ہرقل ہوا ہے جس کے
پادشاہ ہونیکا سبب اوپر لکھدیا گیا ہے اس نے
پچیس برس اور ایک روایت مین ہے کہ اکتیس برس پادشاہی کی ہے۔ اسی کے زمانہ
مین نبی صلعم مبعوث ہوئے اور مسلمانون نے شام کا ملک اسی سے لیا۔ پھر اس کے
بعد اس کا بیٹا قسطنطین ہوا۔ جسے کوئی کوئی اوس کے بہائی قسطنطین کا بیٹا بہی بتاتے
ہین۔ اس نے ساڑہے نو برس پادشاہی کی۔ جس کا ذکر غزاۃ صواری کے بیان مین آئیگا
انشاء اللہ تعالی۔
اس پادشاہ کے زمانہ مین چھٹا سہندوس ہوا اہی جسکی غرض یہ تہی کہ قورس پر لعنت کیجائے جس نے
ملکیہ فرقہ والون کی مخالفت اور مارونیہ فرقہ والون کی موافقت کی تہی۔

۲۰۔ قسطا ہرقل قسطنطین اطیتان یونطش اور مکرر اسطینان کی پادشاہی۔

پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا قسطا حضرت علی
اور حضرت معاویہ کی خلافت مین پندرہ برس
پادشاہ رہا۔ پھر ہرقل اصغر ابن قسطنطین چار سال تین مہینے پادشاہ رہا۔ پھر قسطنطین

ابن قسطا حضرت معاویہ کی اخیر زمانہ اور یزید اور اوسکے بیٹے معاویہ اور مروان بن الحکم اور ابتدائی عہد عبدالملک مین تیرہ سال تک پادشاہ رہا۔ پھر اسطینان معروف بہ اخرم (نکٹا) عبدالملک کے زمانہ مین نو برس پادشاہ رہا۔ پھر رومیون نے اوسے معزول کر دیا۔ اور اوسکی ناک کاٹ لی۔ اور کسی جزیرہ مین بھیجدیا گیا۔ وہان سے وہ بھاگ کر خزر کے پادشاہ کے پاس چلا گیا۔ (خزر ترکون کی ایک قوم ہے) اور اوس سے مدد مانگی۔ مگر جب اوس نے مدد نہ دی تو وہان سے برجان کے ملک مین چلا گیا۔ (برجان رومیون کی ایک قوم ہے)

پھر اوس کے بعد لونطش تین سال تک عبدالملک کے عہد مین حکومت کرتا رہا پھر حکومت کو چھوڑ کر راہب بن گیا پھر سین جو طرسوسی کے نام سے مشہور ہے سات برس پادشاہ رہا۔ اس وقت اسطینان اس پر چڑھکر آیا۔ اور اوس کے ساتھ برجان کا پادشاہ بھی آیا۔ پھر فریقین مین بہت لڑائیان ہوئین۔ اور اسطینان کی فتح ہوئی۔ اور طرسوسی معزول کیا گیا اور اسطینان پھر پادشاہ ہو گیا۔ یہ واقعات ولید بن عبدالملک کے زمانہ کے ہین۔ پھر اسطینان کی حکومت جم گئی۔ اسطینان نے برجان کے پادشاہ سے سالانہ خراج دینے کی شرط کی تھی۔ لیکن رومیون نے خراج دینا نہ چاہا۔ اس پر اسطینان نے بہت رومیون کو قتل کیا۔ اور رومی پھر اکٹھے ہو گئے۔ اور اونھون نے اسطینان کو بھی قتل کر دیا۔ دوسری مرتبہ اوس نے ڈھائی سال حکومت کی۔ اور اوس کا قتل سلیمان بن عبدالملک کے ابتدائے عہد مین ہوا ہے۔

۲۱۔ نسطاس تیدوس الیون قسطنطین الدین قسطنطین اور رینی کی پادشاہی۔

پھر نسطاس ابن فیلقوس پادشاہ ہوا۔ اس کے زمانہ مین رومیون مین اختلاف پڑا۔ اور اونھون نے اسے معزول کر کے ملک سے نکال دیا۔ پھر تیدوس ارمنی سلیمان بن عبدالملک

کے ہی عہد مین ہوا۔ اسی کو مسلمۃ بن عبد الملک نے محصور کیا تھا۔ پہر اوس کے بعد ضعف مملکت کے سبب سے الیون ابن قسطنطین پادشاہ بنایا گیا۔ اس نے رومیون سے یہ وعدہ کیا تھا کہ مین مسلمانون کو قسطنطنیہ سے ہٹا دونگا اس نے چہبیس ۲۶ برس پادشاہی کی۔ اور اوس سال مین مرا۔ جس سال مین ولید بن یزید بن عبد الملک خلیفہ ہوا ہے۔ پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا قسطنطین اکیس ۲۱ برس پادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ مین دولت امویہ کا انقراض ہوا۔ اور یہ اوس وقت مرا۔ جب کہ منصور کے زمانہ کے دس سال گزر چکے تہے۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا الیون اونیس برس چار مہینے حکومت کرتا رہا۔ اور مہدی کی خلافت مین مرگیا۔ پہر اوس کے بعد الیون ابن قسطنطین کی بی بی رینی نام پادشاہ ہوئی۔ اور اوس کا بیٹا قسطنطین ابن الیون بھی اوس کے ساتھ شریک رہا۔ اس کی حکومت خلیفہ مہدی کے زمانہ سے رشید کے شروع خلافت تک رہی۔ جب اوس کا بیٹا بڑا ہو گیا۔ تو اوس کے اور رشید کے درمیان جھگڑا ہوا پہلے اوس کی مان نے رشید سے صلح کر رکھی تہی۔ اس واسطے رشید قسطنطین پر چڑھ کر گیا۔ اور فریقین مین لڑائی ہوئی اور قسطنطین کو شکست ہوئی قریب تہا کہ وہ گرفتار ہو جائے۔ کہ اوس کی مان نے اوسے اندہا کر دیا۔ اور خود پادشاہ ہو گئی۔ اور رشید سے صلح کر لی۔ پھر وہ پانچ برس پادشاہ رہی۔

۲۲۔ نقفور کا ڈاڑہی رکہانا اور ولی عہدی کا دستور قایم کرنا اور سارقیوس کے معنی اور استبرق کی پادشاہی۔

پھر نقفور نے اوس سے پادشاہی لے لی۔ اور سات برس تین مہینے پادشاہی کی۔ اس کے باپ کا نام استبرق تہا۔ مین نے اس لفظ کو بہت کتابون مین نقفور بہ سکون قاف لکہا دیکہا ہے۔ لیکن ایک شخص مجھ سے

کہتا تہا کہ وہ نقفور بفتح القاف ہے اس نقفور نے اپنے بیٹے کو اپنے بعد ولی عہد کیا
تہا۔ یہ دستور رومیون مین اسی شخص نے پہلے جاری کیا ہے۔ اس سے پیشتر
رومیون مین یہ قاعدہ نہ تہا۔ نقفور سے پہلے روم کے پادشاہ ڈاڑہی منڈایا کرتے تہے
اور ایسے ہی فارس کے پادشاہ بہی ڈاڑہی ندارد رکہتے تہے۔ مگر نقفور نے ڈاڑہی کا منڈانا
موقوف کر دیا۔ اور اسیطرح روم کے پادشاہ کسی کو خط لکہتے تو لکہا کرتے تہے
من جانب فلان ملک النصرانیۃ نقفور نے اسے موقوف کر کے اس طرح لکہنے کا
قاعدہ نکالا۔ من جانب فلان ملک الروم۔ اور کہا مین سب نصرانیون کا پادشاہ نہین
ہون۔ اور روم والے عربون کو اسماعیل کی مان بی بی ہاجرہ کی نسبت سے سارقیوس
یعنی سارہ کے غلام کہا کرتے تہے۔ یہ بہی اوس نے منع کر دیا۔ کہ ایسے نہ کہا کرین
(سارقیوس کو جیسا کہ ابن اثیر کا خیال ہے اوس وقت کے جہان نصرانیون نے
اس معنی مین استعمال کیا ہوگا۔ درحقیقت اوسے سارہ سے کوئی تعلق نہین ہے بلکہ
سارقیوس شرقی کا بگڑا ہوا ہے۔ یورپ والے مسلمانون کو شرق مین رہنے کے
سبب سے سارقیوس یا ساراسن کہتے ہین) پہر اس نقفور اور برجان کے پادشاہ سے
سنہ ۱۹۳ھ مین لڑائی ہوئی۔ جس مین نقفور مارا گیا۔ اوس کے بعد اوس کا بیٹا استبرق
باپ کے ولی عہد کر دینے کے سبب سے پادشاہ ہوا۔ اور صرف دو مہینے
پادشاہی کی۔

۴۴۔ میخائیل توفیل میخائیل اور بسیل صقلبی کی پادشاہی۔

پہر اوس کے بعد میخائیل بن جرجس جو نقفور کے
بہچا کا بیٹا تہا اور کوئی کوئی جسے استبرق کا بیٹا
بہی بتاتے ہین پادشاہ ہوا۔ اور دو سال یا کسی قدر زائد پادشاہ رہا۔ یہ خلیفہ امین کے

زمانہ مین تہا اس پر الیون بطریق نے حملہ کیا - اور پکڑ کر قید کر دیا - اور خود سات برس
تین مہینے پادشاہی کی - لیکن میخائیل کے رفیقون نے چاہا کہ میخائیل کو چہڑا لین اور
اسے مار ڈالین - اس لیے اوس نے اوسے چہوڑ دیا - اور میخائیل پہر پادشاہ
ہو گیا - ایک روایت یہ بہی ہے - کہ الیون کے زمانہ مین میخائیل راہب ہو گیا
تہا - غرض اس دوسری مرتبہ اوس نے نو سال پادشاہی کی -

پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا توفیل چودہ برس پادشاہ رہا - اس نے زبطرہ کو فتح
کیا تہا - (جو ملطیہ اور سمیساط کے درمیان ثغور روم پر ہے) اور اس وجہ سے معتصم نے
اس پر چڑہائی کی - اور عموریہ کو فتح کیا - یہ توفیل واثق کے زمانہ مین مرا ہے -

پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا میخائیل اٹھائیس برس پادشاہ رہا - اس کی مان اوسکے
ساتھ حکومت مین شریک تہی اس لیے اس نے چاہا کہ اپنی مان کو قتل کر دے لیکن
وہ راہب ہو گئی -

اس کے زمانہ مین ایک بغاوت برپا ہوئی تہی - اور اوس کا سردار ایک شخص عموریہ کا رہنے
والا تہا جو پچہلے پادشاہون کی اولاد مین سے تہا - اور ابن بقراط کے نام سے مشہور
تہا میخائیل جب اوس سے لڑا تو اوس نے اون مسلمانون کو اپنے ساتھ لے لیا
جو اوس کے قید مین تہے - اس سے میخائیل کو فتح ہو گئی - اور باغی کے ہاتہ پانو کاٹے
گیے -

پہر اس سے بسیل صقلبی نے بغاوت کی - اور میخائیل کو قتل کر کے ۲۵۳ھ مین ملک
کا مالک ہو گیا - پہر اس بسیل صقلبی نے بیس سال پادشاہی کی - معتز اور مہدی کے
زمانہ مین اور کچھ معتمد کے ابتدائی زمانہ مین اس کی پادشاہی تہی - اس پادشاہ کی مان

صقلبیہ تھی۔ اسی سے اس کو صقلبی کہتے تھے۔ یہان حمزۂ اصفہانے کو مغالطہ ہوا ہی اوس نے میخائیل کے ذکر مین لکھا ہے "پھر رومیون سے ملک جاتا رہا۔ اور صقلبی ملک کے مالک ہوگیے۔ اور بسیل صقلبی نے اوسے قتل کردیا" حمزہ سمجھا ہی۔ کہ ابن بسیل کا باپ صقلبی تھا۔ حالانکہ یہ بات نہین ہی صرف اوس کی مان صقلبیہ تھی (صقلب جزیرۂ صقلیہ یا سسلی مین جو بحر مغرب مین ہی ایک شہر ہے)

۴۴۔ الیون اسکندروس قسطنطین کی بادشاہی اور ارمانوس اور اوس کے بیٹون سے جھگڑا ہی اور قسطنطین ابن اندرونقس کا اوسے قتل کرنا

پھر اوس کا بیٹا الیون بن بسیل چھبیس برس بادشاہ رہا۔ اس کا زمانہ ایام معتمد اور معتضد اور مکتفی اور کچھ ایام مقتدر مین تھا۔ یہ بھی کہتے ہین کہ وہ سنہ ۲۹۷ھ مین مرا ہے۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا اسکندروس ڈیڑھ سال بادشاہ رہا۔ اور دبیلہ مین مرگیا (دبیلہ یا دبیلہ رملہ کے قریب شام مین ایک بستی ہے) یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اوسے اوس کی بدعاوتون کے سبب سے کسی نے چپکے سے مار ڈالا۔

پھر اوس کے بعد قسطنطین بن الیون ایک خردسال لڑکا بادشاہ ہوا۔ اور ایک بطریق اوس کی سلطنت کے کامون کا اجرا کرنے لگا۔ جس کا نام ارمانوس تھا۔ اور یہ اقرار کرلیا۔ کہ مین بادشاہ نہ ہونگا اور نہ مین اور نہ میری اولاد مین سے کوئی تاج پہنے گا۔ مگر دو سال بھی نہ گزرے تھے۔ کہ وہ اور اوس کی اولاد بادشاہ اور باشاہزادہ کہلانے لگے اور قسطنطین کے ساتھ وہ تخت پر بیٹھنے لگا۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ اون مین سے ایک کو تو خصی کردیا۔ اور اوسے بطریق بنادیا۔ تاکہ منازعت کا کچھ کھٹکا نہ رہے کیونکہ بطریق بادشاہ پر حکومت کرتا ہے۔ اس طرح پر وہ سنہ ۳۳۰ہجری تک کام کرتا رہا۔ لیکن اس سنہ مین اوس کے دو تو بیٹے قسطنطین بادشاہ سے مل گیے۔ اور باپ

کی خرابی کے درپے ہوگیے۔ اور کہس گراوسے پکڑا اور قسطنطنیہ کے قریب ایک جزیرہ
کے کینسہ مین اوسے بہیجدیا۔ پھر اوس کے دو نو لڑکے چالیس دن تک قسطنطین
کے ہمراہ رہے۔ اور چاہا کہ اوسے قتل کرڈالین مگر قسطنطین نے ہی پیش دستی کی
اور اونھین پکڑ کر سمندر کے کہین دو جزیرون مین بہیجدیا۔ اون مین سے ایک نے
راستہ مین اپنے پہرہ والون پر حملہ کیا۔ اور اوسے مار ڈالا۔ اس پر جزیرہ والون نے
اوسے پکڑ کر قتل کردیا اور اوس کا سر قسطنطین پادشاہ کے پاس بہیجدیا۔ جس سے
اوسے بڑا رنج ہوا۔ رہا ارمانوس وہ راہب ہونے کے چار سال بعد مر گیا۔ اور قسطنطین
کی حکومت مقتدر کے آخر زمانہ مین اور قاہر اور راضی اور مستکفی کے عہد مین اور
کچھ مطیع کے ایام مین رہی۔

پھر اس قسطنطین سے قسطنطین ابن اندرونقس نے بغاوت کی۔ اس قسطنطین کا باپ
مکتفی کے پاس ۲۹۴ھ مین آیا تھا۔ اور اوس کے پاس مسلمان ہوگیا تھا۔ اور یہین اوس
نے وفات پائی تھی۔ لیکن یہ قسطنطین یہان سے بھاگ گیا تھا۔ اور ارمینیہ آذربائیجان
ہوکر روم کو چلا گیا تھا۔ وہان اوس کے پاس بہت مخلوق فراہم ہوگئی۔ اور کثرت سے
فوج آگئی۔ اس واسطے اوس نے قسطنطنیہ کو کوچ کیا۔ اور قسطنطین ابن الیون سے
لڑائی کی۔ یہ واقعہ ۳۰۱ھ کا ہے۔ اس لڑائی مین قسطنطین بن اندرونقس فتحیاب ہوا
اور پادشاہ کو پکڑ کر قتل کردیا۔

۲۵ - رومیہ کے حاکمون یعنی فرانسیسون کی قوت کی ترقی۔

اس قسطنطین کی حکومت سے رومیہ کا والی پھر گیا۔ یہ رومیہ ملک فرنگ کا پایۂ تخت تھا
اور رومیہ کا والی پادشاہ بن گیا۔ اور شاہانہ لباس پہننے لگا۔ اوس سے پیشتر وہان کا

حاکم قسطنطنیہ کے رومی بادشاہون کی اطاعت کرتا تہا - اور اونہین کے حکم پر چلتا تہا
لیکن سنہ ۱۴۵۲ھ مین بادشاہ رومیہ کی حکومت قوی ہوگئی - اور قسطنطنیہ والون کی اطاعت
سے نکل گیا - اس واسطے قسطنطین نے اوس پر فوجین بہیجین - تاکہ اوس سے اور
اوس کے دوست فرانسیسون سے لڑین - لیکن جب لڑائی ہوئی - تو رومیون کو شکست
ہوئی - اور حیران پریشان قسطنطنیہ کو بہاگ کر آگئے - اس لیے قسطنطین نے رومیہ کے
حاکم سے معارضہ کو طے کر دیا - اور صلح پر راضی ہو گیا - اور پہر قسطنطین نے اپنے بیٹے
ارمانوس کے واسطے رومیہ کے بادشاہ کی بیٹی کرلی - اور اس زمانہ سے آیندہ برابر
فرانسیسون کی حکومت قوی ہوتی رہی - اور ملک اون کا بڑہتا گیا اور بلاد اندلس پر بہی
اون کا غلبہ ہوگیا - جس کا ذکر آیندہ ہوگا - اور اونہون نے جزیرہ صقلیہ بہی لے لیا اور بلاد
ساحل شام اور بیت المقدس پر بہی اونہین غلبہ ہو گیا - جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے - اور
رفتہ رفتہ سنہ ۱۰۰۰ھ مین قسطنطنیہ کے بہی مالک ہوگئے - چنانچہ اون کا ذکر آیندہ آتا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ -

۴۷ - ترکون کی تاخت بلاد روم اور فرنگ پر - یہان پر یہ بات ذکر کر دینے کے قابل ہے - کہ
اس زمانہ مین ترکون کی کچھ قومین بحیناک اور بجنتی وغیرہ جمع ہوئی تہین - اور روم کے ایک
قدیمی شہر ولیدر پر سنہ ۳۲۲ھ مین حملہ کیا - اور اوس پر محاصرہ ڈالا تہا - جب اس کی خبر ارمانوس
کو پہونچی - تو اوس نے بڑا زبردست لشکر بہیجا - جس مین بارہ ہزار عرب متنصرہ تہے -
فریقین مین بڑی سخت لڑائی ہوئی - اور رومی بہاگے - اور ترک شہر پر قابض ہو گئے
اور اوسے خراب و برباد کر ڈالا - اور نہایت کثرت سے لوگون کو قتل اور قید کیا - اور
وہان کا مال و اسباب لوٹ کر قسطنطنیہ کو چلے - اور اوسے بہی چالیس روز تک گہیرے

رہے۔ اور بلاد روم کو غارت کیا۔ اور اون کی تاخت و تاراج بلاد فرنگ تک پہونچی۔ پہر وہ لوگ وہان سے لوٹ گیے۔

قبایل عرب کا عراق مین آنا اور حیرہ مین آباد ہونا۔

۲۷۔ قبایل عرب کا بحرین مین بسنا اور اونکے تنوخ نام ہونے کی وجہ۔

ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ جب بخت نصر مر گیا تو جن عربون کو اوس نے حیرہ مین رکہا تہا۔ وہ انبار والون سے مل گیے (انبار کو انبار اس سبب سے کہتے ہین کہ اہل فارس یہان غلہ کے انبار جمع کیا کرتے تہے) اور حیرہ ایک مدت دراز تک خراب و ویران پڑا رہا۔ اور اوس کے باشندہ انبار مین چلے گیے اور وہان اون کے پاس عرب سے کوئی بہی نہ آیا۔ جب وہان معد بن عدنان کی اولاد کثرت سے ہوگئی۔ اور جو قبائل عرب کہ اونکے ساتہہ تہے وہ بہی بہت ہوگئی اور اون مین لڑائیان ہوئین۔ اور اون سے وہ پراگندہ ہوئے تو سرسبز ملکون کی تلاش مین ہوئے۔ اور قرب وجوار کے ممالک یمن اور شام کے مشرق مین نشو و نما کی جگہ ڈہونڈہنے لگے۔ اور انہین مین سے کچہہ قبائل نکلکر بحرین مین چلے گیے۔ (بحرین بصرہ اور عمان کے درمیان نجد کا ایک شہر ہے۔ جو سمندر سے دس فرسخ ہے) وہان کچہہ لوگ بنی الازد مین سے تہے اور مالک اور عمرو فہم بن تیم بن اسد بن وبرۃ بن قضاعہ کے دو بیٹے اور مالک بن زہیر بن عمرو بن فہم اپنی قوم کے لوگون کو لیکر اور الحیقاد بن الحنق بن عمیر بن قبیص بن معد بن عدنان کل بنی قبیص کو لیکر تہامہ سے آئے تہے۔ اور غطفان بن عمرو بن الطشان بن عمود مناۃ بن یقدم بن افصی بن اعمی بن ایاد بن نزار بن معد بن عدنان وغیرہ ایاد کے لوگ بہی ان مین جا ملے تہے۔ اور بحرین مین اسطرح عرب کے قبائل اکٹھے

ہوگیے تھے۔ اور ان لوگون نے تنوخ کے لیے آپس ہین معاہدہ کرلیا تھا۔ تنوخ کے معنی مقام اور سکونت کے ہین۔ اور یہ ٹھہرالیا تھا۔ کہ ایک دوسرے کی نصرت اور مساعدت کرین۔ اس سبب سے یہ لوگ یک دل وجان ہوگئے تھے۔ اور سب کا نام تنوخ ہوگیا تھا۔ اور یہین پر نمارۃ بن لخم کے بطون بہی رہنے لگے۔ اور مالک بن زہیر نے جذیمۃ الابرش بن مالک بن فہم بن غانم بن اوس الازدی کو اپنے ساتھ تنوخ کرنے کے لیے کہا۔ اور اپنی بہن لمیس اوس سے منسوب کردی۔ اسواسطے جذیمہ نے وہان تنوخ کرلیا۔ یہ زمانہ ملوک طوائف کا تہا۔ ان لوگون کو ملوک طوائف اس واسطے کہتے تھے۔ کہ ہر ایک پادشاہ زمین کے ایک طائفہ (یعنی حصہ) قلیلہ پر حکومت کرتا تہا۔

۲۸۔ سواد عراق پر عربون کے قبائل تنوخ کا قابض ہونا اور مالک وعمرو وجذیمہ کی بادشاہی پہر جو لوگ بحرین ہین تھے اونہون نے عراق کے سبزہ زمینون پر نظر جمائی۔ اور چاہا۔ کہ جو ملک بلاد عرب کے قریب ہے وہ عجمیون سے لے لین۔ یا اوسمین شریک ہوجائین۔ کیونکہ ملوک طوائف مین باہم نااتفاقی ہورہی تہی۔ اور اون سے زیادہ ترمزاحمت کا اندیشہ نہ تہا اس واسطے اونہون نے عراق جانے کا عزم بالجزم کردیا۔ اور سب سے پہلے الحیقاد بن الحنق اپنی قوم کے اور نیز دوسرے کچھ لوگ لیکر نکلا۔ یہان جاکر دیکہا۔ تو ارمانی اس ملک پر قابض ہین۔ یہ لوگ سرزمین بابل پر اور اوس کے قرب وجوار کے موصل کے حدود تک مالک تھے (بابل کو کوئی تو کہتے ہین کہ عراق کا نام ہے اور کوئی اوسے دنباوند بتاتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے مقام پر پہلے ایک شہر بستا تہا یہ دنیا کا نہایت ہی پورانا شہر ہے کہتے ہین کہ حضرت نوح طوفان کے بعد اسے جگہہ آباد ہوگئے تھے۔ ایرانیون کا قدیم زمانہ مین ہی پایہ تخت رہا ہے۔ بابل کی قدیم زبان مین مشتری تارہ کو کہتے ہین اوسی سے

اس شہر کا یہ نام ہوگیا تہا۔ اوس زمانہ مین یہ لوگ ستارہ پرست تھے) اور اردوانیون سے لڑا کرتے تہے۔ جو ملوک طوائف مین سے تہے۔ اور یہ خطہ نقرہ ابلہ کے درمیان واقع تہا (ابلہ بصرہ کے پاس دجلہ کے کنارہ اس خلیج کے زاویہ مین ایک شہر ہے۔ جہان سے بصرہ مین داخل ہوتے ہین) نقرہ سواد عراق کا ایک قریہ تہا۔ ان عربون نے اونہین اس ملک سے نکالدیا۔ یہ ارمانی ارم کے بقایا مین سے تہے اور اسی واسطے ان کو ارمانی کہا کرتے تہے۔ اور سواد عراق کے نبطی تھے۔
پہر مالک اور عمرو فہم بن تیم اللہ کے دونو بیٹے اور اور تنوخ کے لوگ انبار کی طرف ارمانیون کے سامنے آئے اور نمارہ اور اوس کے ساتھی نقرہ کی طرف اردوانیون کے مقابل پہونچے۔ یہ لوگ عجمیون کی حکومت کو نہین مانتے تہے پہر ایک تبع آیا جس کا نام تہا اسعد ابو کرب بن ملکیکرب اور اپنے ساتھ بڑا لشکر لایا۔ اور جو لوگ کہ اوس کے لشکر مین کمزور تہے اونہین یہان چہوڑ کر آگے چلا گیا۔ پہر جب لوٹ کر آیا۔ تو اون لوگون کو جنہین یہان چہوڑ گیا تہا یہین رہنے دیا۔ اور خود یمن کو لوٹ گیا۔ ان مین عرب کے تمام قبائل کے آدمی تہے۔
اور تنوخ انبار سے حیرہ تک بس گیے۔ مگر خباؤن مین یعنی اونٹ اور بہیڑ کے بالون کے کملون سے بنے ہوئے ڈیرون مین رہتے تہے۔ اور مٹی کے گہر نہین بناتے تہے ان مین جو سب سے پہلے بادشاہ ہوا وہ مالک بن فہم تھا اور اس کا مسکن انبار کے قریب تھا۔ پہر جب یہ مالک مرگیا۔ تو اوس کا بہائی عمرو بن فہم بن غانم بن دوس الازدی بادشاہ ہوگیا پہر جب یہ بہی مرگیا۔ تو اوس کے بعد جذیمۃ الابرش ابن فہم بادشاہ ہوا۔ ایک روایت یہ بہی ہے کہ یہ جذیمہ عادیہ اولی کے قبیلہ بنی فو ما ریت امیم بن لاوذ بن سام

بن نوح علیہ السلام سے ہے واللہ اعلم۔

جذیمۃ الابرش

۲۹۔ جذیمۃ الابرش اور اوس کی قوت وغیرہ اور جذیمہ ملوکِ عرب مین بڑا ہی عمدہ مدبر اور بڑا تاخت وتاراج کرنے والا اور بڑا ہی قتال وسفاک تہا۔ اور یہ ہی تمام سرزمین عراق کا پہلا بادشاہ ہے اور اسی نے عربون کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور لشکر لیکر ملکون پر چڑہائیان کین۔ اس کو برص کا مرض تہا۔ عربون نے اس مرض کے ہی نام سے اس کی کنیت بنائی۔ اور اوسے تعظیماً وضاح (گورا) اور ابرش (سپید) کہنے لگے تہے۔ اور اس کے رہنے کے مکانات حیرہ اور انبار کے درمیان اور بقہ اور ہیت اور عین التمر اور ان کے اطراف مین عمیر اور خفیہ تک ستہے (حیرہ کوفہ کے قریب تین میل پر ایک شہر تہا۔ جو ایام جاہلیت مین عربون کا عراق مین پائیہ تخت تہا۔ اسے کے مشرق مین ایک میل پر خورنق اور سدیر ایوان ستہے۔ کہتے ہین کہ ایک تبع اس مقام پر ہوکر خراسان کو جاتا تہا۔ اوس کے ساتہ مین کچہ ضعیف لوگ بہی تہے اوس نے اونہین کہا حیروا یہ (یعنی اسی جگہہ بے ٹہکانے پڑے رہو) اس سے اسکا نام حیرہ ہوگیا۔ انبار بہی عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے کنارہ بغداد سے مغرب مین دس فرسخ پر تہا۔

ہیت دریائے فرات کے کنارے انبار سے اوپر کو ایک شہر ہے۔ جو فرات کے غرب مین خشکی کی طرف کو بستا ہے۔ کہتے ہین کہ اسے ہیت بن البلندی نے آباد کیا ہے۔ بقہ بہی حیرہ اور انبار کے قریب ایک قریہ تہا۔) اور اس کے خزانہ مین محصول آتا تہا۔ اور بادشاہون اور امیرون کے ایلچی اوس کے پاس آتے ستہے اور اوس نے طسم اور جدیس پر اون کے

مسکنون واقع یمامہ مین جاکر چڑہائی کی تہی - یہان ان پر حسان بن تبع اسعد بن کریب نے بہی تاخت وتاراج کی تہی - جذیمہ نے اوس کو جا لیا اور وہ اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹا - اور حسان نے جذیمہ کی ایک فوج کو آ دبایا اور اوسے غارت کر ڈالا -

۱۰ - جذیمہ کا عدی لڑکے کو ایاد سے چھیننا اور جذیمہ کے دو صنم تہے - جن کا نام ضیزان تہا اور ایاد کے لوگ عین اباغ مین رہتے تہے - کسی نے جذیمہ سے کہا - کہ تیرے ماموؤن کے یہان بنی ایاد مین ایک لڑکا عدی بن نصر بن ربیعہ نہایت جمیل وحسین ہے - اسواسطے جذیمہ نے آیاد پر چڑہائی کی - اس چڑہائی کے وقت مین بنی ایاد نے جذیمہ کے دونو صنم کسی کو بہیجکر چروا لیے - اور وہ انہین ایاد کے پاس لے گیا - ایاد نے کہلا بہیجا - کہ تیرے صنم ہمارے پاس چلے آئے ہین - اور تجھ سے ناخوش ہو گئے ہین - اگر تو ہم سے یہ اقرار کر لے - کہ ہم پر آیندہ کبہی چڑہائی نہ کرے - تو ہم یہ تیرے صنم تجھے واپس دیدینگے - جذیمہ نے کہا - یہ صنم بہی دیدو اور ان کے ساتہہ عدی بن نصر کو بہی دیدو - تب تمہاری درخواست مین منظور کرون گا ورنہ نہین - آخر کار ایاد نے منظور کر لیا - اور دونو صنم کو اور عدی کو بہی اوس کے پاس بہیجدیا -

۱۱ - عدی کا جذیمہ کے شراب پلانے پر مقرر ہوتا اور رقاش سے جذیمہ کی اجازت سے بیاہ کرتا اور وہان سے بہاگنا - جذیمہ نے اس لڑکے کو اپنی خدمت مین رکھہ لیا - اور شراب پلانے کی خدمت پر مقرر کر دیا اس جذیمہ کی ایک بہن تہی اوس کا رقاش نام تہا - اوس نے جب اس لڑکے کو دیکھا تو وہ اس پر عاشق ہو گئی - اور اوس سے درخواست کی کہ جذیمہ سے وہ اوس کو مانگے - عدی نے کہا مجھے تو اتنی جرأت نہین - کہ مین جذیمہ سے تیرے لیے سوال کرون - رقاش نے کہا - کہ جذیمہ جب شراب پینے بیٹھے تو تو اوسے

صرف شراب پلانا - اور اور لوگون کو جو اس جلسہ مین شریک ہون ممزوج شراب دینا جب جذیمہ شراب کے نشہ مین ڈوب جائے - تو اوس سے میرا سوال کرنا - اوس وقت جو تو کہے گا - وہ مان لیگا - جب وہ بیاہ کی اجازت دیدے تو تو اوس وقت حاضرین کو گواہ کر لینا - چنانچہ عدی نے رقاش کے کہنے کے بموجب کیا - اور جذیمہ نے اوس کی درخواست قبول کرلی - اور عدی کو اپنی بہن پر اختیار دیدیا - عدی اوسی وقت مجلس سے آیا - اور اوسی شب مین رقاشں کو دلہن بناکر ہم بستر ہوا - اور جب صبح کو جذیمہ کے پاس گیا - تو اوس نے خلوق یعنی زعفران وغیرہ کا بنا ہوا ابٹن اوس کے کپڑون مین دیکھا - تو وہ کھٹک گیا اور پوچھا کہ عدی یہ کیا ہے - کہا یہ بیاہ کی نشانی ہے پوچھا کس سے بیاہ کیا - عدی نے کہا رقاش سے - کہا تیرا برا ہو کس نے اوس کو تیرے ساتھہ بیاہ دیا - عدی نے کہا - حضور جہان پناہ نے - جذیمہ یہ سنکر سخت نادم ہوا - اور سوچ مین اوندھا زمین پر گر پڑا - عدی یہ دیکھتے ہی جان کے خوف سے بھاگا - اور پھر وہان کسی نے اوس کا نہ تو نشان دیکھا اور نہ اوس کا حال کانون سے سنا پھر جب ہوش مین آیا تو جذیمہ نے اپنی بہن سے پوچھوایا -

أَبِحُرٍّ زَنَيْتِ أَمْ بِهَجِينِ	خَبِّرِينِي وَأَنْتِ لَا تَكْذِبِينِي

رقاش تو مجھے سچ سچ بتادے جھوٹ نہ بولنا - کہ تو نے کسی حر (خالص عرب) سے زنا کیا ہے یا کسی ہجین (دوغلہ عرب) سے -

أَمْ لِدُونٍ فَأَنْتِ أَهْلٌ لِدُونِ	أَمْ بِعَبْدٍ فَأَنْتِ أَهْلٌ لِعَبْدٍ

دیا تو نے کسی غلام سے کیا ہے تو تو غلام ہی کے لائق ہے - یا کسی کمینہ سے کیا ہے تو تو کمینہ ہی کے سزاوار ہے -

رقاش نے کہا۔ نہین مین نے توڑنا نہین کیا۔ بلکہ تو نے مجہے ایک شخص سے بیاہ دیا جو عالی النسل اور شریف ہے۔ اور مجھ سے تو نے کچہہ پوچہا بہی نہین۔ اس سے جذیمہ خاموش ہو رہا اور اوس کو پہر کچہہ نہ کہا۔

اُدہر عدی جب یہان سے بہاگا۔ تو اپنے ایاد کے قبیلہ مین چلا گیا۔ وہان کچہہ عرصہ تک وہ رہا کیا۔ ایک روز کچہہ جوانون کے ساتہہ کہین شکار کہیلنے گیا۔ وہان وہ پہاڑون کے درمیان کسی نے عدی کو گرا دیا۔ جس سے چکنا چور ہو کر وہ مرگیا۔

۴۳۔ رقاش کے بیٹا پیدا ہونا اور اوس کے بیٹے عمرو سے جذیمہ کی محبت اور ایک جن کا عمرو کو لیجانا

ادہر رقاش حاملہ ہو گئی۔ اور ایک بیٹا جنی۔ اور اوس کا نام عمرو رکہا جب وہ پاؤن چلنے لگا۔ اور بڑا ہوا۔ تو اوسے کپڑے پہنائے اور عطر لگایا۔ اور اپنے مامون کے پاس بہیجا۔ جب جذیمہ نے دیکہا۔ تو اوسے اچہا معلوم ہوا۔ اور اپنے بچون کے ساتہہ اوسے پرورش کرنے لگا۔

ایک مرتبہ جذیمہ جنگل کو گیا۔ اور اپنے اہل و عیال کو بہی لے گیا فصل کے دن تہے۔ تمام جنگل سرسبز ہو رہا تہا۔ جذیمہ ایک باغ مین اُترا ہوا تہا۔ جہان جابجا پہول تہے اور نہرین بہتی تہین۔ اوس کے بیٹے ادہر اُدہر دوڑتے پہرتے تہے عمرو بہی اون کے ساتہہ ساتہہ کہیلتا تہا۔ کہنیان بچے توڑتے تہے۔ اور جب جذیمہ کے بچون کو کہنیان ملتین تو اچہے اچہی کہا جاتے تہے۔ اور جب عمرو کو ملتین تو اونہین چہپا لیتا تہا۔ جب وہ جذیمہ کے پاس لوٹ کر دوڑتے ہوئے آئے تو عمرو کہتا ہوا آیا۔

هذا جناي وخياره فيه		اذ كل جانٍ يده الى فيه

لیجیے یہ میرے بیٹے ہوئے اچہے اچہے پہل ہین۔ حالانکہ اور لوگ جو بیٹتے تہے وہ سب

اپنے اپنے منہ مین دے لیتے تہے۔

جذیمہ اس سے بہت خوش ہوا۔ اور اوسے اپنے پاس رکہہ لیا۔ اور اپنے پاس سے اوس کی جدائی اوسے ایک لحظہ کو بہی گوارا نہ رہی۔ اور اوس کے لیے چاندی کا زیور اور طوق بنوا دیا۔ پہلے عرب لوگ طوق نہین پہنتے تہے۔ عمرو ہی نے سب سے اول طوق پہنا ہے۔ جب اس خوشی وخرمی سے عمرو کی پرورش ہو رہی تہی۔ کہ ایک جن آیا اور اوسے اوڑا لے گیا (غالباً اس کا باپ عدی ہوگا۔ جو چہپا کر اسے لے گیا۔ اور اوس نے اپنے ساتہہ اوسے کہین رکہا ہوگا) جذیمہ نے اوسے بہت تلاش کرایا۔ اور مدت تک دنیا مین جا بجا آدمی بہیجے۔ مگر عمرو کا کہین پتا نہ چلا۔

۳۳۔ عمرو بن عدی کو مالک اور عقیل کا جذیمہ کے پاس لانا اور اوس کی بُری حالت

پہر بلقین قضاعہ کے دو شخص مالک وعقیل شام سے جذیمہ سے ملنے کو چلے۔ یہ دونو شخص فارج بن مالک کے بیٹے تہے۔ انہون نے جذیمہ کے واسطے ہدیہ اور تحفے بہی لئے تہے غرض راستہ مین یہ دونو ایک مقام پر ٹہیرے۔ ان کے ساتہہ ایک لونڈی تہی جس کا نام عمرو تہا۔ وہ وہان ان کے واسطے کہانا لائی۔ یہ دونو کہانا کہانے لگے۔ دیکہتے کیا ہین کہ ایک گبرو ننگا چلا آرہا ہے۔ جس کے بال بدن پر بہت لنبے لنبے ہوگئے ہین اور ناخن بہی بڑہ رہے ہین اور بہت بری حالت ہے۔ وہ بہی آکر ان دونو کے پاس بیٹہ گیا۔ اور ہاتہہ پہیلا کر کہانے کو مانگا۔ اوس لونڈی نے ایک کُراع (بہیڑ کی پنڈلی کی پتلی نلی) اوسے دیدی۔ وہ کہا گیا۔ اور پہر ہاتہہ پہیلایا۔ تو اوس لونڈی نے کہا۔ لَا تُعْطِ الْعَبْدَ الْكُرَاعَ فَيَطْمَعُ فِي الذِّرَاعِ (غلام کو پتلی نلی ندو نہین تو وہ دست کی ہڈی کو (جو اوس سے بہتر ہوتی ہے) مانگنے لگتا ہے (یعنی جب کتے کو ہڈی

وہ تو گوشت کے لیے لالچ کرنے لگتا ہے) یہ بات ایک مثل ہوگئی۔ پھر اوس لونڈی نے
اونہیں شراب پلائی جو اوس کے پاس تہی۔ اور بوتل کو بند کر لیا۔ اس کو دیکھکر عمرو بن عدی
نے کہا۔

صَدَدْتِ الْكَأْسَ عَنَّا اُمَّ عَمْرٍو	وَكَانَ الْكَأْسُ مَجْرَاهَا الْيَمِيْنَا

اے ام عمرو تونے پیالہ ہماری طرف سے پہیر لیا۔ حالانکہ دستور کے بموجب پیالہ دہنے ہاتہہ سے
(جدہر مین بیٹہا ہون) دیا جانا چاہیئے۔

وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اُمَّ عَمْرٍو	بِصَاحِبِكِ الَّذِيْ لَا تَصْبَحِيْنَا

اور ام عمرو ان تین آدمیون مین سے وہ شخص برا نہین ہے کہ جسے تو شراب نہین پلاتی۔
یہ سنکر اون دو لونڈیون نے اوس جوان سے پوچہا کہ تو کون ہے۔ اوس نے کہا
اگرچہ تم مجہے نہین جانتے اور نہ تم میرے نسب کو پہچانتے ہو۔ لیکن مین تم کو بتاتا ہون۔
کہ مین عمرو بن عدی اور تنوخیہ لخمیہ کا بیٹا ہون۔ کسی دن تم دونو مجکو نمارہ قبیلہ مین دیکہوگے
کہ تمام لوگ مجکو اپنا سردار مانتے ہونگے۔ اور کوئی میرے حکم سے سرتابی نہ کرے گا۔
یہ سنتے ہی وہ دونو اوٹہے اور اوس کا سر دہلایا۔ اور اوس کی حالت درست کی۔ اور اوسی
کپڑے پہنائے۔ اور بولے۔ کہ جذیمہ کے لیے اوس کے بہانجے سے بہتر تحفہ کون
ہو سکتا ہے۔ یہ سب سے بہتر چیز ہمین مل گئی۔ اسے جذیمہ کے پاس لے چلنا چاہیئے
پہر وہ اوسے جذیمہ کے پاس لائے۔ جذیمہ اوسے دیکھکر نہایت ہی خوش ہوا۔ اور کہا
کہ جس روز یہ گیا تہا اوس روز طوق پہنے ہوئے تہا۔ اوس کے طوق کا پہننا میری آنکہون مین
اور میرے دل مین آج تک پہر رہا ہے۔ اس لیے اوسے طوق پہنا دیا۔ جب جذیمہ نے
دیکہا تو کہا۔ كَبُرَ عَمْرٌو عَنِ الطَّوْقِ (عمرو کی عمر اب طوق پہننے کی نہ رہی بڑا ہو گیا ہے) یہ بہی

ایک مثل ہوگئی۔

اور مالک اور عقیل سے کہا۔ کہ اس کے عوض مین تم کیا چاہتے ہو۔ مانگو۔ جو تم مانگوگے مین دونگا۔ اونہون نے کہا کہ جبتک ہم اور تم زندہ رہین ہم تیرے پاس رہنا اور ندیم بننا چاہتے ہین۔ چنانچہ یہ ہی جذیمہ کے وہ دو نو ندیم ہین جن کی مخلوق مین مثال دیجایا کرتی ہے۔

۴۳۔ جذیمہ کا عمرو کو قتل کرنا اور اوس کی بیٹی زبّا کا جذیمہ کو اپنے ساتھہ بیاہ کے لیے بلانا۔

اور سرزمین جزیرہ اور مشارق شام پر عمرو بن ظرب بن حسان بن اذینہ عملیقی عرب کا بادشاہ تھا۔ اس سے اور جذیمہ سے لڑائی ہوئی۔ عمرو اوس مین مارا گیا۔ اور اوس کی فوج بھاگ گئی اور جذیمہ صحیح وسالم اپنے ملک کو لوٹ آیا۔ اُدہر عمرو کے بعد اوس کی بیٹی زبّا (یعنی پشمون کے بڑے بال والی) جس کا نام نائلہ تھا بادشاہ ہوئی۔ اس زبّا کے لشکر مین عمالیق وغیرہ قومون کے لوگ تھے۔ اور اس کا ملک فرات سے تدمر تک تھا۔ جب اس کی حکومت جم گئی۔ اور سب کام درست ہوگئے۔ تو اوس نے اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے کا ارادہ کیا۔ اس کی ایک بہن بہی تھی جس کا نام ربیبہ تھا۔ یہ بہی بڑی عاقل تھی۔ اوس نے کہا۔ کہ تو جو جذیمہ پر چڑہکر جاتی ہے اس کا انجام بہی سوچ لینا چاہیئے۔ لڑائی کے دو پہلو ہوا کرتے ہین۔ اور اوس سے کہا۔ کہ میرے نزدیک لڑائی کرنا مناسب نہین ہے بلکہ کوئی حیلہ اور مکر کرنا چاہیئے۔ زبّا نے کہا۔ اچھا۔ اور اوس کے مشورہ سے جذیمہ کو لکھا۔ کہ تو یہان آ۔ مین تجھ سے بیاہ کرنا چاہتی ہون۔ اور اوس خط مین یہ بہی بیان کیا۔ کہ عورتون کی ملکداری اچھی نہین معلوم ہوتی۔ اور نہ اون کی حکومت کچھہ زبردست ہوتی ہے اور تیرے سوا میرے لیے کوئی کفو نہین ہے۔ اور اس ملک کا مالک ہونے کے لایق نہین۔

۵۳ - جذیمہ کا زبّا کے پاس جانے کی نسبت مشورہ لینا اور قصیر کا اوسے منع کرنا -	جب یہ زبّا کا خطہ جذیمہ کے پاس پہونچا - تو اوسکا حال سنکر بہت خوش ہوا - کہ کیسی بے وقوف

ہے - جو مجھے بلاتی ہے - اور اپنے معتمدین کو جمع کیا اس وقت وہ دریاے فرات کے کنارہ بقہ مین تہا - اون سے کہا - کہ زبّا نے ایسے ایسے خط لکہے ہین - تم اس مین کیا مشورہ دیتے ہو سب نے بالاتفاق کہا - کہ بہت اچہا ہے آپ وہان جائے - اور اوسکا ملک لے لیجئے -

ان لوگون مین ایک شخص تہا - جس کا نام قصیر (یا قُصَیْر) بن سعد لخمی تہا - اس کے باپ سعد نے جذیمہ کی لونڈی سے بیاہ کیا تہا - اوس سے قصیر پیدا ہوا تہا - یہ قصیر بڑا عاقل اور صاحب حزم اور جذیمہ کا ناصح اور اوسکا مقرب تہا - اس نے ان لوگون کی راے سے مخالفت کی اور کہا - رَاْیٌ فَاتِرٌ وَعَدُوٌّ حَاضِرٌ (یہ بری راے ہے اور دشمن کے منہ مین جانا ہے) یہ بہی ایک مثل ہوگئی اور جذیمہ سے کہا - کہ تو اوسے خط لکہہ اگر وہ سچی ہوگی - تو بیاہ کرنے کے لیے یہان خود چلی آئیگی - نہین تو تجہے وہان جاکر اوس کے پہندے مین نہ پہنسنا چاہیے تو نے اوس کے باپ کو قتل کیا ہے اور اوسے تجہ سے انتقام لینا ہے - جذیمہ نے قصیر کی بات کو نہ مانا - اور اوس سے کہا - مین اوسے خط نہین لکہتا - رَاْیُكَ فِي الْكِنِّ لَا فِي الضِّحِّ (تیری راے گہر کے اندر کے کام کی ہے - میدان کے کام کی نہین) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - پہر جذیمہ نے اپنے بہانجے عمرو بن عدی کو بلایا اور اوس سے بہی مشورہ لیا - اوس نے بہی جذیمہ کو جانے کی ہی ہمت دلائی - اور کہا نمارہ میری قوم ہے اور وہ زبّا کے پاس ہے - اگر وہ تجہے دیکہینگے تو تیرے ساتہہ ہوجائینگے - جذیمہ نے اوس کی بات مان لی - اس پر قصیر نے کہا - لَا يُطَاعُ لِقَصِيرٍ أَمْرٌ (قصیر کی بات کوئی نہین سنتا)

اور عرب کہنے لگے بِبُقَّتِهِ اُبْرِمَ الْاَمْرُ (جو ہونا تھا وہ بقہ مین ہی ہو چکا) یہ دونو قول مثل ہو گیے۔

۶۳۔ جذیمہ کا زبّا کے پاس جانا اور قصیر کا عصا گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگ آنا۔

پھر جذیمہ نے عمرو بن عدی کو اپنے ملک کا اور عمرو بن عبدالجن کو اپنے سوارون کا نگران کیا۔ اور اپنے عمائد کو لیکر زبّا کی طرف روانہ ہوا۔ جب فرضہ مین پہونچا تو قصیر سے پوچھا کہ تیری کیا رائے ہے۔ کہا۔ بِبُقَّةَ تَرَكْتُ الرَّاْيَ (رائے تو مین بقہ مین ہی چھوڑ آیا) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ (فرضہ دریاے فرات کے کنارے ایک مقام ہے۔ اسے فرضہ نعم بھی کہتے ہین۔ نعم تبع ذی معاہر حسان کی لونڈی تھی۔ اوسی نے اسے آباد کیا تھا۔) یہان اوس کے پاس زبا کے ایلچی تحفہ لائے۔ اور لطف و مدارات کی باتین کہین۔ جذیمہ نے پوچھا قصیر سے تجھے کیسی علامتین معلوم ہوتی ہین۔ کہا خطرٌ یسیر وخطب کبیر (سخت خطرہ اور نہایت اندیشہ کا مقام ہے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ اور قصیر نے کہا۔ اب تجھے سوار ملینگے۔ اگر یہ سوار تیرے آگے آگے چلین تو یہ عورت سچی ہے۔ اور اگر تیرے دونو طرف آجائین اور تجھے گھیر لین۔ تو جاننا کہ یہ دھوکہ کرنے والے ہین۔ اوس وقت تجکو چاہیئے کہ اس گھوڑے عصا پر سوار ہو جانا وہ جذیمہ کی ایک گھوڑی تھی جس کے گرد کو کسی کو پہونچنا دشوار تھا۔ قصیر نے کہا مین اس پر سوار ہون اور تیرے ساتھ ساتھ چلتا ہون۔

پھر جذیمہ کے پاس فوجین آئین۔ اور اوسے گھیر لیا۔ اور عصا گھوڑی اوس فوج سے باہر رہ گئی۔ قصیر اوس پر سوار ہوا اور جذیمہ نے دیکھا۔ کہ وہ اوس کی پیٹھ پر سوار بھاگا جاتا ہے۔ تو کہا۔ وَيْلُ اُمِّهِ حَزْمًا عَلٰی مَتْنِ الْعَصَا (اوس کی ماں اجڑے جو عصا کی پیٹھ پر ہے وہ گر جائے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی۔ اور یہ بھی کہا۔ مَا ضَلَّ مَنْ تَجْرِیْ بِهِ الْعَصَا (جسے عصا

لے گئی وہ بھکنے سے بچ گیا) یہ بھی ایک مثل ہوگئی - یہ گھوڑی برابر غروب آفتاب تک
اوسے لئے چلی گئی - اور اس قدر بڑا راستہ طے کرکے وہان پہونچتے ہی مرگئی - اوس
مقام پر قصیر نے ایک برج بنا دیا - جسے برج العصا کہتے ہین - اور عرب لوگ کہا کرتے
ہین - کہ خَیرٌ مَا جَاءَتْ بہ العصا (جسے عصا لے آئی وہ اچھی چیز ہے) یہ بھی مثل کے طور پر
بولا جاتا ہے -

۷۳ - زبا کا جذیمہ کو قتل کرنا - اب سوارون نے جذیمہ کو گھیر لیا - آخر لاچار جذیمہ آگے
بڑھا - اور زبّا کے پاس پہونچا - جب زبا نے اوسے دیکھا - تو ننگی ہوگئی - دیکھتا کیا ہے
کہ اوس کے اسب بڑے لمبے لمبے ہین - اسب موئے زہار اور پشمون کو کہتے ہین
زبا نے کہا - جذیمہ دیکھ اَدَاْبُ عُرُوْسٍ تَرٰی دکیا دلہنون کی یہی وضع ہوا کرتی ہے جو تو دیکھتا ہی)
اور یہ بھی ایک مثل ہوگئی - جذیمہ نے کہا - بَلَغَ الْمُدٰی وجفّ الثریٰ وامر غدر (امر اپنے
دوقت آگیا اور قبر تیار ہوگئی - اور یہ سب دغا و فریب کی باتین ہین جو مین دیکھ رہا ہون -) یہ بھی ایک
مثل ہوگئی - زبا نے کہا - ھی مابنا من عدم مواس ولا قلۃ اواس ولکنہا شیمۃ ما اناس
(یہ اس سبب سے نہین - کہ ہمارے پاس استری نہین اور طبیب تیماردار نہین بلکہ یہ ایک ایسی ہی عادت ہے
جیسے لوگون کی عادتین ہوا کرتی ہین) یہ بھی ایک مثل ہوگئی - اور زبا نے کہا مین نے سنا ہے
کہ پادشاہون کا خون کتّے کے کاٹے کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے - پھر جذیمہ کو
ایک نطع (یعنی ادیم کے فرش) پر بٹھایا - اور ایک طلائی طشت منگایا - اور اوسے
شراب پلائی - جب اوس کا خوب نشہ چڑھ گیا - تو اوس کے بازوؤن کی رگین کٹوا دین
اور طشت آگے کر دیا - کسی نے اوس سے کہا تھا - کہ اگر طشت سے باہر اوس کا ایک
قطرہ بھی نیچے گر پڑیگا - تو خون کا عوض تجھ سے لیا جائیگا - اور یہ بھی دستور تھا - کہ لڑائی کے

کے سوا تعظیم کی وجہ سے پادشاہون کی گردن نہین ماری جاتی تہی - جب اوس کے ہاتہہ ضعیف ہوگیے تو نیچے گر گیے - اور خون کا ایک قطرہ طشت سے باہر جا پڑا - زبّا نے کہا - پادشاہ کا خون ضایع نہ کرو جذیمہ نے جواب دیا - کہ دَعُوْا دَمًا ضَیَّعَہٗ اَھْلُہٗ (اوس خون کو جانے دو - جسے اوسکے ملک نے ہی ضایع کر دیا ہو -) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - بعد ازان جذیمہ مرگیا - یہ اوس کا آخری کلام تہا -

۳۸ - قصیر کا عمرو بن عدی سے جذیمہ کے انتقام لینے کی تحریک کرنا اور زبّا کا عمرو کی تصویر منگانا - اور قلعہ تک نقب کہدوانا -

ادہر قصیر کا حال سنئے - وہ اوس قبیلہ سے نکلا جہان عصا جا کر مرگئی تہی اور پہر عمرو بن عدی کے پاس آیا - یہ حیرہ مین تہا - دیکہتا کیا ہے کہ یہان تو عمرو بن عدی اور عمرو بن عبد الجن مین کچہہ ناراضی پیدا ہوگئی ہے - قصیر نے اوس کی اصلاح کر دی - اور لوگون کو عمرو بن عدی کی اطاعت کی طرف مائل کر دیا - اور اوس سے کہا مستعد ہوجا - اور سامان کر - اپنے ماموں کا خون نہ چہوڑ - عمرو بن عدی نے کہا - یہ کیونکر مین کرسکتا ہون - وَھِیَ اَمْنَعُ مِنْ عُقَابِ الْجَوِّ (وہ (زبا) تو آسمان کے عقاب سے بہی زیادہ محفوظ ہے) یہ بہی ایک مثل ہوگئی - اُدہر زبا نے کہین کاہنون سے پوچہا تہا کہ مین کس طرح مرون گی - اور میرا آگے کیسا حال ہوگا - تو اونہون نے اوس سے کہا تہا - کہ عمرو بن عدی کے سبب سے تیری ہلاکت ہمین نظر آتی ہے - لیکن موت تیرے ہی ہاتہہ سے ہوگی - اس واسطے وہ عمرو سے ڈرتی تہی - اور اوس نے اپنے دریا کے مقام سے ایک نقب کہدوا تہا - اور اوسے شہر کے اندر قلعہ مین لے گئی تہی پہر بولی - کہ اگر ناگہانی امر پیدا ہوگا - تو مین اس نقب کی راہ سے قلعہ مین چلی جاؤنگی - اور ایک مصور بلوایا - جو بڑا ماہر تہا - اوسے عمرو بن عدی کے پاس چہپا کر بہیجا - اور کہا

کہ اوس کی تصویر اوتار لا۔ بیٹھا کھڑا سوار پیادہ متسلح اپنے ہئیات اور لباس اور رنگ برنگ کے کپڑون مین اوسے بنا کر لے آ۔ چنانچہ اس مصور نے ایسا ہی کیا۔ اور زبا کی فرمایش کے بموجب عمرو بن عدی کی تصاویر بنا کر لے آیا۔ اس مین اوسکو یہ منظور تھا کہ عمرو بن عدی کو پہچان سے۔ اور جس حال مین وہ اوسے دیکھے اوسے پہچان جاے۔ اور اوس سے اپنا بچاو کر لے۔

۳۹۔ قصیر کا اپنی ناک کٹوا کر زبا کے پاس جانا اور وہان رہنا۔

پہر قصیر نے عمرو سے کہا۔ کہ میری ناک کاٹ اور میری پیٹھ پر کوڑے مار۔ اور مجھے چھوڑ دے مین زبا کو سمجھ لونگا۔ عمرو بن عدی نے کہا۔ مین تو ایسا ہرگز نہ کرونگا۔ قصیر نے کہا۔ خَلِّ عَنِّي إِذًا وَخَلَاكَ ذَمٌّ (تو تو مجھے چھوڑ دے۔ اور تجھ پر کوئی برائی نہین ہے) یہ بھی ایک مثل ہو گئی ہے عمرو نے کہا۔ اچھا تو جیسا چاہے ویسا کر۔ تو اپنے کامون کو خوب سمجھتا ہے اس پر قصیر نے اپنی ناک کاٹی۔ اور اپنی پیٹھ پر کوڑے لگوائے۔ اور وہان سے نکل کر چلدیا۔ جیسے کوئی بھاگ کر جاتا ہے۔ اور یہ مشہور کیا۔ کہ عمرو نے اوس کے ساتھ یہ کیا ہے۔ اور ادہر اُدہر بھاگتے بھاگتے زبا کے پاس آیا۔ لوگون نے جا کر زبا سے کہا۔ کہ قصیر دروازہ پر حاضر ہے۔ زبا نے اوسے اندر بلوالیا۔ دیکھتی کیا ہے۔ کہ اوس کی تو ناک کٹی اور پیٹھ پر کوڑے لگے ہین۔ زبا نے کہا لِأَمْرٍ مَا جَدَعَ قَصِيرٌ أَنْفَهُ (کسی بڑی غرض سے قصیر نے اپنی ناک کاٹی ہے) یہ بات بھی ایک مثل ہو گئی۔ زبا نے اوس سے پوچھا۔ قصیر یہ تیرا کیا حال ہے۔ کہا۔ عمرو نے یہ سمجھا۔ کہ مین نے اوس کے مامون کے ساتھ دغا کی۔ اور اوس کو سمجھایا کہ وہ تیرے پاس آئے۔ اور مین نے ہی اوسکے قتل مین تیری مدد کی ہے اسی لیے اوس نے میرا یہ حال کیا جو تو دیکھتی ہے۔ اور اس واسطے مین تیرے پاس

آیا ہون - کہ مین جانتا ہون اگر تیرے پاس مین رہونگا تو عمرو بن عدی پر نہایت ہی گران گذریگا - جب زبا نے یہ حال دیکھا - تو اوس کا بڑا اکرم کیا - اور اوسے اپنے پاس رکھ لیا۔

۴۰ - زبا کا قصیر پر اعتبار اور قصیر کا تجارت کے لیے عراق مین جانا آنا -

پہر زبا نے قصیر کے حزم اور راے صائب اور تجربہ اور امور مملکت کی واقفیت کو دیکھا تو اوسے خاطر خواہ پایا - پہر جب قصیر نے دیکھا - کہ زبا کو اطمینان ہوگیا اور وہ اُس پر اعتبار کرنے لگی - تو اوس نے کہا - کہ عراق مین میرا بہت مال ہے - اور عطر اور عجیب وغریب چیزین ہین مجہے آپ وہان بہجدین - تو مین اپنا مال بہی لے اون - اور وہان کے عجائب وغرایب اور انواع واقسام کی تجارتی اشیا بہی لاؤن - جس مین تجہے بہت فائدہ ہو - اور بعض ایسی چیزین بہی ہاتہ آجائین جو بادشاہون کے لیے ضروری ہین - زبا نے اوسے بہیجدیا - اور اوسے بہت مال واسباب بہی دیا - اور ایک قافلہ اوس کے ساتہ بنا کر کردیا - قصیر وہان سے روانہ ہوا - اور چلتے چلتے عراق مین پہونچا - اور چھپ کر عمرو بن عدی سے ملا - اور اوسے سارا بہید بتا دیا - اور کہا مجہے اچہے کپڑے اور نوادر وغیرہ یہان کے دے - تعجب نہین اللہ تعالی تجہے زبا پر قدرت عطا کردی - اور تو اپنا انتقام لے لے - اور دشمن کو قتل کر ڈالے - عمرو نے جو ضرورت تہی وہ اوس کی پوری کردی - اور پہر قصیر سب مال واسباب لے کر زبا کے پاس لوٹ گیا - اور اوسے سب چیزین دکہائین - جنہین دیکہکر وہ تعجب مین رہ گئی اور نہایت خوش ہوئی اور اوس پر اوسے کامل اعتبار و بہروسہ ہوگیا - پہر اوس نے قصیر کو پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ مال واسباب دیا اور اوسے عراق کو مکرر روانہ کیا - پہر قصیر عراق کو آیا - اور عمرو کے پاس سے جو جو ضروری چیزین اوس نے سمجہین وہ لے گیا اور جہان تک اوس سے ہوسکا - کوئی نادر شئی

اور کوئی مال و متاع ایسا نہ چھوڑا جو زبا کے پاس نہ لے گیا ہو۔

۴۱ - قصیر کا عمرو کی فوج کو اونٹون کے تہیلیون مین ٹہا کر لیجانا اور زبا کو قتل کرنا۔

پہر تیسرے مرتبہ قصیر عراق کو آیا۔ اور عمرو سے سارا حال بیان کیا۔ اور کہا کہ اپنے معتبر آدمی اور لشکر جمع کر۔ اور اون کے لیے تھیلے تیار کر یہی شخص ہے جس نے تہیلے سب سے اول بنائے ہین۔ اور پہر ہر اونٹ کے دونو طرف دو تھیلون مین دو دو آدمی بٹہائے اور اون تھیلون کے سر نیچے کی طرف کو کیے۔ کہ چھپے رہین۔ اور عمرو سے کہا کہ جب مین زبا کے شہر مین جاؤنگا۔ تو تجھے مین نقب کے دروازہ پر کہڑا کر دونگا۔ اور لوگون کو تھیلون سے نکالونگا۔ یہ لوگ نکل کر شہر مین نعرے مارینگے اور جو کوئی لڑیگا اوسے قتل کر ڈالینگے۔ اور جب زبا آئے اور چاہے کہ نقب مین جائے تو تو اوسے قتل کر ڈالنا چنانچہ عمرو نے ایسا ہی کیا۔ اور یہ لوگ روانہ ہوئے۔ جب زبا کے شہر کے قریب پہونچے۔ تو قصیر آگے گیا۔ اور اوسے اپنے آنے کی خوشخبری سنائی۔ اور کہا کہ مین کپڑے اور تواور بہت کثرت سے لایا ہون۔ آپ چلئے اور اونٹون کو دیکھیے اور اون کا بوجہہ ملاحظہ کیجیے۔ اور قصیر کا یہ دستور تہا۔ کہ دن مین چھپ رہتا تھا اور رات مین چلا کرتا تہا یہی اول شخص ہے کہ جس نے ایسا کیا ہے۔ پہر زبا نکلی اور اونٹون کو دیکھا۔ کہ بوجہہ کے مارے اون کے پیر زمین مین گڑے جاتے ہین۔ تو قصیر سے بولی۔

اَجَنۡدَلاً يَحۡمِلۡنَهَا اَمۡ حَدِيۡدَا	مَا لِلۡجِمَالِ مَشۡيُهَا وَئِيۡدَا

کیا بات ہے کہ اونٹ آہستہ آہستہ چلتے ہین۔ کیا اون پر پتھر لدے ہوئے ہین۔ یا لوہا لدا ہوا ہے۔

یا سخت ٹھنڈا منجمد اسیسہ اون پر ہے - یا آدمی اونمین گھسے بیٹھے ہوئے ہین اور پہر اونٹ شہر کے اندر داخل ہوئے - جب وہ اوس کے وسط مین پہونچے تو اونہین بٹہایا - اور تھیلون مین سے آدمی نکلے - اور عمرو کو نقب کے دروازہ پر پہونچا دیا - اور سپاہی شہر مین چلاّئے - اور شہر والون پر ہتیار اوٹہائے - اور عمرو سرنگ کے دروازہ پر کہڑا ہوا - اور زبا وہان آئی - کہ اوسمین ہوکر نکل جائے - جب دیکہا - کہ عمرو وہان کہڑا ہوا ہے تو اوسے دیکہتے ہی پہچان گئی - کیونکہ اوس نے اوس کی تصویر دیکہی ہوئی تہی - اس واسطے اوس نے زہر کہا لیا - جو اوس کے ہاتہ کی انگوٹہی مین تہا - اور کہا - بِيَدِيْ لَا بِيَدِ عَمْرٍو اپنے ہاتہ سے مرتی ہون عمرو کے ہاتہ سے نہین مرتی یہ بہی ایک مثل ہوگئی - اور عمرو نے اوس پر تلوار چلائی اور قتل کر ڈالا - اور شہر کا پہر جو حال ہوا وہ خوب ہی ہوا -

۲۴ - حیرہ کی پادشاہی عمرو بن عدی کے خاندان مین قایم ہونا -

پہر عمرو بن عدی عراق کو لوٹ گیا - اور جذیمہ کے بعد اسی عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحارث بن مسعود بن مالک بن غنم بن نمارۃ بن لخم کے خاندان مین عراق کی پادشاہی قایم ہوگئی - یہی عرب کا پادشاہ ہے جس نے سب سے اول حیرہ کو اپنا مسکن بنایا ہے - پہر عمرو برابر اپنے مرنے تک پادشاہ رہا - اور ایک سو بیس برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ہے کہ ایک سو اٹھارہ برس کی عمر مین مرگیا - پچانوے برس اس کی سلطنت ملوک طوائف کے زمانہ مین رہی اور باقی اردشیر بن بابک کے زمانہ مین چودہ برس اور کتنے ہی مہینے اور کئی دن اور اوس کے بیٹے شاپور بن اردشیر کے عہد مین آٹھہ برس دو مہینے

یہ اپنے ملک کا خود مختار پادشاہ تہا - اور کشور کشائی کرتا اور ملوک طوائف کا مطیع نہ تھا
لیکن جب اردشیر بن بابک فارس کا پادشاہ ہوا - تو اوس کا مطیع ہوگیا تہا - اس کے
خاندان مین وہان کی ہمیشہ حکومت رہی - اور ملوک کندہ کے زمانہ تک برابر چلی آئی -
اوس وقت اس خاندان کا آخری پادشاہ نعمان بن المنذر تہا جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے
انشاء اللہ تعالیٰ -

نصر بن ربیعہ کی اولاد کے عراق مین جانے کا سبب جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے
بعض لوگ اوس کے سوا اور بہی اسباب بیان کرتے ہین - یعنی ربیعہ نے ایک خواب
دیکہا تہا - جس سے یہ لوگ وہان گئے تہے - اس کا ذکر حبشیون کے بیان مین آگے
آئے گا - انشاء اللہ تعالیٰ -

طسم اور جدیس قومین جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تھین

۴۴ - طسم کے پادشاہ عملیق کے پاس ہزیلہ کا اپنے شوہر پر نالش کرنا اور عملیق کا جدیس کی لڑکیون کے ازالہ بکارت کا حکم دینا -

طسم بن لوذ بن ازہر بن سام بن نوح اور جدیس بن عامر بن ازہر بن سام دو چچا زاد بہائی تہے - اور ان دونون کے مساکن یمامہ کے مقام مین تہے
جس کا اوس زمانہ مین جو نام تہا - یہ ملک نہایت ہی سرسبز اور زرخیز تھا - اور ان ملوک طوائف
کے زمانے مین اون کا پادشاہ عملیق تہا - یہ بڑا ظالم اور بدمعاش و بدکار تہا - (یمامہ مکہ اور
مدینہ کے درمیان جو خط ملایا جائے اوسکے نقطہ وسط پر عمود ڈالکر مشرق کو بڑہائین تو یہ
عمود یمامہ پر ہوکر گزرتا ہے - اور بصرہ اور کوفہ سے کوئی سولہ سولہ منزل کے فاصلہ پر ہے
اور بحرین سے دس دن کا راستہ ہے - یہ یمامہ نجد مین شمار کیا جاتا ہے - اور اسکا صدر مقام

حجر ہے) جدیس قبیلہ کی ایک عورت تھی۔ جس کا نام ہزیلہ تھا اوسے اوس کے شوہر نے
طلاق دیدی تھی۔ اور چاہتا تھا کہ اوسکا بیٹا اوس سے لے لے۔ اس پر اوس کی عورت نے
عملیق کے پاس جاکر اپنے شوہر پر نالش کی۔ اور اوس نے کہا۔ کہ مین نے اس بچے کو
نو مہینے پیٹ مین رکھا۔ اور مصیبت سے جنا۔ اور پرورش کے لیے پیچھے پیچھے لیے پھری
جب اوس کے جوڑ بند درست ہوگیے۔ اور جوانی کا زمانہ قریب آگیا۔ تو وہ اوسے مجھ سے
زبردستی چھینتا ہے۔ جس سے مین دیوانی ہوجاؤنگی۔ اسکے جواب مین اوسکے شوہر نے کہا
بادشاہ مین نے اوس کا پورا پورا مہر دیدیا۔ لیکن مجھے اس سے بجز ایک ناچیز بچے کے
اور کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اب جو حضور کی مرضی ہو وہ کیجیے۔

عملیق پادشاہ نے (اس کا یہ کیا اچھا فیصلہ کیا۔ کہ) حکم دیا۔ کہ لڑکا تو میرے لڑکون کے پاس
بھیجدیا جاے۔ اور ان زن و شوہر دونو کو فروخت کردیا جاے۔ شوہر کی جو قیمت اُٹھے
اوسکا دسوان حصہ عورت کو اور عورت کی جو قیمت حاصل ہو اوس کا پانچوان حصہ مرد کو دیدیا جاے
اس پر ہزیلہ نے۔ کہا۔

أتينا أخا طسم ليحكم بيننا	فأنفذ حكما في هزيلة ظالما

ہم طسم کے بھائی کے پاس آئے تھے۔ کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے۔ اوس نے جو حکم
ہزیلہ کی نسبت دیا وہ بالکل انصاف کے خلاف اور ظالمانہ ہے۔

لعمري لقد حكمت لا متورعا	ولا كنت فيمن يبرم الحكم عالما

مجھے اپنی عمر کی قسم ہے۔ اے پادشاہ تو نے ایمانداری سے فیصلہ نہین کیا۔ اور جو حکم تو نے
جاری کیا وہ سمجھکر نہین کیا۔

ندمت ولم أندم وإني بعثرتي	وأصبح بعلي في الحكومة نادما

اس سے مین بڑی نادم ہون - اور میری ندامت نہین بلکہ مین نے خود ٹھوکر کہائی ہے
اور میرا شوہر بہی اپنا فیصلہ کرائے مین نادم ہوا ہے۔
جب عملیق نے ہزیلکی یہ باتین سنین - تو اوس نے حکم دیدیا - کہ جدیس کی کسی باکرہ
عورت کا اوس وقت تک بیاہ نہ ہو اور نہ شوہر کے یہان بہیجی جائے - کہ جب تک وہ
اوس کا ازالہ بکارت نہ کر دیا کرے۔

۴۴ - عملیق کا عفیرہ کی بکارت توڑنا اور عفیرہ کا اپنی قوم کو اوس ندامت کے رفع کے لیے مشتعل کرنا۔

اس سے جدیس قوم پر بڑی بلا آئی - اور سخت ذلت مین پہنس گئے - اور ایک مدت تک
اون مین یہی قانون جاری رہا - کچہہ عرصہ کے بعد شموس کا جس کا نام عفیرہ بنت عماد تہا
اور اسود کی بہن تہی بیاہ ہوا - جب اونہون نے چاہا - کہ اوسے شوہر کے یہان بہیجدین
تو اوسے عملیق کے پاس لے گئے - کہ وہ اوس سے پہلے اپنا کام کر لے اور اوس کے
ساتہہ اور جوان بہی تہے - جب یہ عفیرہ اوس کے پاس گئی تو اوس نے اوس کا ازالہ بکارت
کیا - اور اوسے نکالدیا - جب وہ نکل کر شرمناک حالتین اپنی قوم کے پاس آئی - تو اوس نے
اپنا پائجامہ آگے پیچہے دو نو طرف پہاڑ دیا - تاکہ اوس کی شرمناک حالت معلوم ہو جائے
اور وہ کہتی جاتی تہی۔

لَا اَحَدٌ اَذَلُّ مِنْ جَدِیْسٍ	اَھٰکَذَا یُفْعَلُ بِالْعُرُوْسِ

جدیس کی قوم سے کوئی بہی زیادہ ذلیل نہ ہوگا - کیا دلہنون سے ایسے ہی کام کیے جاتے ہین

یَرْضٰی بِذَا یَا قَوْمُ بَعْلٌ حُرٌّ	اَھْدٰی وَقَدْ اَعْطٰی وَسِیْقَ الْمَھْرُ

لوگو کیا کسی بی بی کا شوہر جس نے عورت کا بار مہر اپنے اوپر سے اوتار دیا ہو اس امر سے راضی
ہوگا - کہ مین اس حالت مین اوس کے پاس بہیجی جاؤن -

اور پھر اوس نے یہ اشعار بھی اپنی قوم کی تحریص اور اشتعال کے واسطے کہے۔

أیجمل ما یؤتی الی فتیاتکم ۔۔۔ وانتم رجال فیکم عدد النمل

کیا یہ اچھا معلوم ہوتا ہے جو تمہاری جوان لڑکیون کے ساتھ ہوتا ہے۔ حالانکہ تم مرد موجود ہو اور اتنے ہو کہ چونٹیون کے برابر تمہاری کثرت ہے۔

وتصبح تمشی فی الدماء عفیرۃ ۔۔۔ جهاراً وزفت فی النساء الی بعل

کیا یہ اچھی بات ہے کہ عفیرہ دلہنون کے طور پر عورتون کے ساتھ شوہر کے یہان کھلم کھلا ناپاکی مین جائے

ولو اننا کنا رجالا وکنتم ۔۔۔ نساء لکنا لا نقر لذا الفعل

اگر ہم مرد ہوتے اور تم عورتین ہوتین تو ایسی ذلت ہم کبھی گوارا نہ کرتے۔

فموتوا کراما او امیتوا عدوکم ۔۔۔ ودبوا لنار الحرب بالحطب الجزل

تمھین چاہیے کہ عزت والون کی طرح مرجاؤ یا دشمن کو مار ڈالو۔ اور ایندھن کی لکڑی سے لڑائی کی آگ خوب جلاؤ

والا تخلوا بطنها وتحملوا ۔۔۔ الی بلد قفر وموتوا من الهزل

ورنہ قوم کے درمیان سے نکل کر کہین بیابان مین چلے جاؤ اور تباہ و برباد ہو کر مرجاؤ۔

فللبین خیر من مقام علی الاذی ۔۔۔ وللموت خیر من مقام علی الذل

کیونکہ تکلیف مین رہنے سے فراق اور ہجرت بہتر ہے۔ اور ذلت مین رہنے سے مرجانا بھلا ہے۔

وان انتم لم تغضبوا بعد هذه ۔۔۔ فکونوا نساء لا تعیب من الکحل

اور اگر اسکے بعد بھی تمکو غصہ نہ آئے۔ تو تم عورتین ہو جاؤ جنہین سرمہ لگانا کچھ عیب نہین ہوتا ہے۔

ودونکم طیب النساء فانما ۔۔۔ خلقتم لاثواب العروس وللغسل

اور عورتون کی سی خوشبو لگایا کرو۔ کیونکہ ایسی حالت مین تم عورتون کے کپڑے پہنے اور نہانے دھونے کے لیے مخلوق ہوئے ہو۔

وَيَجْتَالَ عَشِيَّ بَيْنَنَا مَشْيَتَا الْفَحْلِ	فَبُعْدًا وَسُحْقًا لِلَّذِي لَيْسَ دَافِعًا

۲ اور خدا اوسے ملیا میٹ کرے اور اوسکا کالا منہ کرے جو ہماری اب بہی حفاظت نہ کرے اور رسانڈ کی طرح اکڑا اکڑا کر ہمارے بیچ مین پہرتا پہرے۔

۴۷۵ — جدیس کا عملیق اور اوسکے رفیقون کو ضیافت کے بہانہ سے بلاکر مار ڈالنا۔ جب اوسکے بہائی اسود نے اوس کی یہ باتین سنین جو اپنی قوم کا سردار تہا اور لوگون مین جسکی بات خوب چلتی تہی۔ تو اوس نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اے جدیس کے لوگو۔ یہ طسم کے لوگ ہم سے ہمارے ملک مین کچہہ بڑی عزت والے نہین ہین۔ صرف اون کی قوم کا ایک شخص ہم پر اور اون پر پادشاہ ہے۔ اگر ہم عاجز نہ بنین تو اونہین ہم پر کوئی فضیلت نہین۔ اور اگر ہم اپنی حفاظت کرین تو اون سے ہم اپنا انصاف لے سکتے ہین تمکو چاہیئے کہ تم سب میرا کہا مانو۔ کیونکہ یہ بات زمانہ مین یادگار رہ جائیگی۔ اس وقت جدیس عفیرہ کی باتین سنکر جوش مین بہر آئے تہے۔ اونہون نے اسود سے کہا۔ کہ ہم تو تیرے تابع اور فرمان بردار ہین۔ مگر طسم کی قوم ہم سے تعداد مین بہت ہے۔ اسود نے کہا۔ مین طسم کے پادشاہ کی دعوت کرتا ہون۔ اور اوسے اور اوسکے رفیقون کو کہانے کیواسطے بلاتا ہون۔ جب وہ اپنے لباس گہٹیتے زیور پہنے ہوئے (بے ہتیار) آئینگے۔ تو ہم تلوارین لینگے اور اونہین قتل کر ڈالینگے سب نے کہا۔ اچہا جو تو چاہے کر۔ ہمکو منظور ہے۔ اس پر اوس نے کہانا پکوایا۔ اور شہر کے میدان مین رکہا۔ اور اسود نے اور اوس کے لوگون نے تلوارین ریت مین چہپا دین۔ اور پادشاہ کو اور اوس کے رفیقون کو بلوایا۔ جب وہ (دعوت کے کپڑے پہنے) خوبصورت لباسون مین آئے اور (کہانا کہانے کے لیے) اپنی اپنی جگہون مین بیٹہے۔ اور کہانے کے واسطے ہاتہہ پہیلائے۔ تو بنی جدیس

نے ریت سے تلواریں نکالیں اور اون کو بادشاہ سمیت قتل کر دیا۔ اور پھر اون کے جو ادنی اور نیچے درجے کے آدمی تھے اونہیں بھی مار ڈالا۔

۱۶۴ - حسان کا جدیس سے آکر طسم کا انتقام لینا اور یمامہ کی تیز نظری سے یمامہ کا نام یمامہ ہونا اور سرمہ کا پتھر۔

پھر طسم کے جو باقی لوگ رہ گئے تھے وہ حسان بن تبع بادشاہ یمن کے پاس گیے۔ اور اپنی قوم کا انتقام لینے کے واسطے اوس سے مدد چاہی وہ اون کے ساتھہ یمامہ کو چلا۔ پھر جب یمامہ تین منزل رہا۔ تو طسم کے لوگوں میں سے کسی نے اوس سے کہا۔ کہ جدیس میں میری ایک بہن بیاہی ہوئی ہے۔ اوس کا یمامہ نام ہے اوسکی نظر ایسی تیز ہے۔ کہ سوار کو تین دن کے راستہ سے دیکھہ لیتی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ ہمیں دیکھکر جدیس کو ہماری خبر نہ کر دے۔ اس لیے تو اپنے آدمیوں سے کہدے۔ کہ ہر ایک شخص کسی درخت کی ایک ایک ڈالی توڑ لے۔ اور اوسے اپنے آگے کر لے۔ حسان نے اس کی نسبت اپنے آدمیوں کو حکم دیدیا۔

اور پھر یمامہ نے جب نظر اٹھائی۔ تو اونھیں دیکھہ لیا۔ اور جدیس سے کہدیا کہ حمیر تمہاری طرف آرہے ہیں۔ اونہوں نے کہا۔ تو نے کیا دیکھا۔ جو تو کہتی ہے کہ حمیر آرہے ہیں بولی۔ کہ میں نے ایک شخص کو ایک درخت میں دیکھا۔ کہ وہ ایک شانہ کا گوشت کہا رہا ہے۔ یا جوتا جہاڑ رہا ہے۔ اگرچہ یہ بات صحیح تھی۔ مگر اون لوگوں نے اوسے جھوٹا سمجھا اور اوسکی کوئی تدبیر نہ کی۔ حسان صبح کو عین عالم غفلت میں اون پر جا پڑا۔ اور اونہیں نیست و نابود کر ڈالا۔

اور پھر حسان کے پاس یمامہ پکڑی آئی۔ اور اوس کی آنکھیں نکال ڈالی گئیں۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ اون میں کالی کالی رگیں ہیں۔ اوس سے حسان نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ کہا

ایک سیاہ پتھر ہوتا ہے جسے اثمد یعنی سرمہ کا پتھر کہتے ہین اوسے پیسکر آنکھ مین لگایا کرتی تھی یہی عورت ہے جس نے سب سے اول سرمہ لگایا ہے۔ اور اسی یمامہ عورت کے نام سے اس ملک کا نام یمامہ پڑ گیا ہے۔ اس عورت کا ذکر شعرا نے اپنے اشعار مین بہت کچھ کیا ہے۔

۴۷ - اسود کا بچکر طے کے پہاڑون مین جانا اور طی کا اوسے قتل کرکے اوس مقام پر قابض ہونا۔

جب بنی طسم ہلاک ہوگیے۔ تو اسود عملیق کا قاتل وہان سے بہاگ کر بچ گیا اور بنی طے کے پہاڑون مین چلا گیا۔ اور وہین رہنے لگا۔ اس وقت وہان طے نہین آئے تھے۔ طے یمن کے جرف مین رہتے تھے (جرف مدینہ جرف یمن جرف مکہ تین مقام ہین اس نے یہان یمن کے ساتھ اوس کی تخصیص کر دی ہے) جو آجکل بنی مراد اور ہمدان کے قبضہ مین ہے۔

جب کبھی خریف کے ایام ہوتے تو یہان طے کے ملک مین بڑے موٹے موٹے اونٹ آتے۔ اور وہان سے پھر لوٹ جایا کرتے تھے اور اونہین یہ نہ معلوم تھا۔ کہ یہ اونٹ کہان سے آتے ہین۔ اسواسطے اونہون نے ان کا پیچھا کیا۔ اور اونہین کے ساتھ ساتھ ہولیے اور رفتہ رفتہ اجا اور سلمی پہاڑون پر پہونچے۔ جو طے کے پہاڑ اب کہلاتے ہین۔ اور وہ دونو فید کے قریب ہین۔ وہان اونہون نے دیکھا کہ نخلستان اور مرغزارین کثرت سے ہین (فید مکہ اور کوفہ کے عین وسط مین بادیہ مین ایک چشمہ ہے اور وہان ایک بستی اور قلعہ بہی ہے۔ اس حصن کا دروازہ آہنی ہے اور ایک فصیل سی اوسکی بنی ہے۔ اور وہ عراق کے حاجیون کے راستہ مین پڑتا ہے۔)

اس پر اونہون نے جب اسود کو وہان دیکھا۔ تو اوسے قتل کر ڈالا۔ اور طی انہین

دو پہاڑون مین رہنے لگے اور اُس وقت سے اب تک وہین رہتے ہین۔ اسی وقت سے وہ وہان سگئے ہین۔

اصحاب کہف جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تھے

۸۴۔ اصحاب کہف ورقیم اور اون کا زمانہ اور شریعت وغیرہ۔

اصحاب کہف (یا غار والے) ایک بادشاہ کی زمانہ مین ستے جس کا نام دقیوس یا دقیانوس تھا اور روم کے ملک کے ایک شہر افسوس (یا افسیس) مین رہتے تھے۔ ان کا بادشاہ بت پرست تہا۔ اور کچھہ لوگ اونمین سے ایسے بھی تھے۔ جو اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تھے۔ چنانچہ الله تعالی فرماتا ہے۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا (اے پیغمبر کیا تم ایسا سمجھتے ہو۔ کہ اصحاب کہف اور رقیم (یعنی غار اور کتبہ والی) ہماری قدرت کی نشانیون مین سے ایک عجیب نشانی تہی۔) رقیم سے مطلب یہ ہے۔ کہ اون کے حالات ایک تختی مین لکھے ہوئے تھے اور وہ تختی اوس غار کے دروازہ پر رکھی ہوئی تہی۔ جہان وہ آکر چھپے تھے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ حالات اونہین کے زمانہ مین سے کسی نے لکھے اور اوس عمارت مین نصب کردئے تھے۔ اوسمین اون کے نام تھے۔ اور اون کا زمانہ بھی اوس مین درج تھا۔ اور یہ سبب بہی لکھا ہوا تہا۔ کہ وہ وہان کیون آئے تھے۔ اور بعض یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ یہ باتین اوس بادشاہ نے لکھی تہین جس نے اون کو آکر دیکھا تہا اور وہان ایک کینسہ بنایا تہا۔ اور ابن عباس کی روایت کے بموجب اون کی تعداد سات تہی اور آٹھوان کتا ہے۔ اور ابن عباس کہتے ہین۔ کہ مین ہی اون لوگون مین سے ہون جو اون کے حالات سے واقف ہین۔

ابن اسحاق کا بیان ہے۔ کہ وہ آٹھ تھے۔ اس واسطے اوسکے قول کے بموجب کتا نوان ہوگا۔ یہ لوگ رومی تھے اور بت پوجا کرتے تھے۔ اللہ تعالی نے اون کو ہدایت کی۔ انکی شریعت حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت تھی۔ لیکن بعض لوگون کا بیان ہے۔ کہ وہ حضرت عیسی سے پہلے ہوئے ہین۔ اور حضرت عیسی نے اون کا حال اپنی قوم کو بتایا تھا۔ اور اللہ تعالی نے اونہین اونکے خواب سے حضرت مسیح کے ارتفاع کے بعد اُٹھایا تھا۔ لیکن پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے۔

۴۹۔ اصحاب کہف کا حضرت عیسٰی کے حواری پر ایمان لانا اور شاہزادہ کے مرجانے پر اونکا بھاگ کر ایک غار مین چھپنا۔

اور اون کے ایمان کا سبب یہ تھا۔ کہ حضرت عیسٰی کے اصحاب مین سے ایک حواری اون کے شہر مین آیا۔ اور چاہا کہ اوس شہر مین جائے لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ اس شہر کے دروازہ پر ایک بت ہے جو کوئی اوس کے اندر جاتا ہے اوسے ضرور ہے کہ پہلے اوسے سجدہ کرے۔ اس لیے یہ حواری اوسکے اندر نہ گیا۔ اور شہر کے نزدیک ایک حمام مین آکر ٹہیر گیا۔ اور اوسی مین کام کرنے لگا۔ حمام کے مالک نے دیکھا۔ کہ اوس کے کام سے وہان برکت کے آثار نظر آتے ہین۔ اور کچھہ وہان جوان تھے وہ بھی اوسکے دوست و رفیق ہوگئے۔ وہ حواری اون کے روبرو آسمان زمین کے اور آخرت کے حالات بیان کیا کرتا تھا۔ جس سے رفتہ رفتہ وہ ایمان لے آئے۔ اور اوسکو سچا سمجھنے لگے۔

اسی مین وہان کے پادشاہ کا بیٹا اوس مقام پر ایک عورت کو لیکر آیا۔ اور حمام مین گھسا۔ اس حواری نے جب ایسی ناشایستہ حرکت دیکھی۔ تو اوس کو نصیحت کی اور کہا کہ یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ اس سے اوسکو شرم آگئی۔ اور وہ لوٹ گیا پھر کچھہ دنون کے بعد وہ مکرر آیا۔

جب اس حواری نے اوسے نصیحت کی۔ تو اوس نے اسے گالیان دین اور جھڑک کر حمام مین اوس عورت کو لے کر گھس گیا۔ خدا کی قدرت وہ دونو حمام مین مر گیے۔ پادشاہ کو جب یہ حال معلوم ہوا۔ اور لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ حمام مین ایک شخص ہے اوس نے شاہزادہ کو مار ڈالا ہے۔ تو اوس نے اوس کی گرفتاری کا حکم دیا مگر وہ حواری چلدیا تھا کسی کو نہ ملا۔ اسی مین کسی نے اوسکے رفیقون کا ذکر کیا۔ اور اون جوانون کا تذکرہ ہوا۔ اس لیے لوگ اونھین پکڑنے کو آئے۔ یہ سنکر یہ لوگ بھاگے۔ اون کا آقا ایک کھیت مین تھا۔ جب وہ وہان پہونچے تو اون سے اپنا حال بیان کیا۔ وہ بھی اون کے ساتھ ہولیا۔ اور اوس کا کتا بھی اون کے پیچھے پیچھے چلدیا۔ جب رات ہوگئی۔ تو وہ ایک غار مین آئے۔ اور بولے کہ رات کو اسی جگہہ رہین گے۔ جب صبح ہوگی۔ تو جیسا مناسب ہوگا ویسا کرینگے پھر وہ اوس مین داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہان ایک چشمہ ہے اور کچھ پھل بھی موجود ہین۔ اونھون نے وہ پانی پیا اور وہ پھل کھائے۔ پھر جب رات ہوگئی۔ تو اللہ تعالی نے اون کے کان تھپک دئے (یعنی اونھین سلادیا) اور اون پر فرشتے مقرر کردئے کہ اونھین دھنے بائین کروٹین بدلاتے رہین۔ کہ اون کے اجساد کو مٹی نہ کھا جائے۔ اور آفتاب بھی اون پر نکلا کرتا تھا۔

۵۰۔ اصحاب کہف کا غار سے زمانہ دراز کے بعد نکلنا اور شہر مین طعام خریدنے کو جانا اور وہان لوگون کا تعجب کرنا اور اون کے غار پر جانا وغیرہ

دقیانوس نے اون کا حال سنا۔ اور اپنے رفیقون کو لے کر چلا۔ جب یہ لوگ اون کی جستجو کرتے ہوئے چلے۔ تو دقیانوس کو معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک کہف مین یعنی غار مین گھس گیے ہین۔ اوس نے اپنے آدمیون کو حکم دیا۔ کہ اندر گھس کر اونھین نکال لائین۔ لیکن جب کسی نے چاہا۔ کہ اندر جائے۔ تو اوس کی ہمت نہ پڑی۔ اور خوف

کے سبب سے لوٹ لوٹ گئے۔ اس پر ایک شخص نے دقیانوس سے کہا۔ کہ اگر
آپ اونہیں پکڑین تو آپ کا یہی ارادہ ہے کہ اونہیں قتل کر ڈالین۔ اوس نے کہا ہان
کہا تو پہر اس غار کا دروازہ بند کر دیجئے اور اونہیں یہین چھوڑ دیجئے۔ وہ بہوک پیاس سے
خود ہی مر جائینگے۔ اس واسطے پادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس غار کا دروازہ بند کرا دیا
اسی طرح وہ ایک مدت دراز تک وہان پڑے رہے۔ اور زمانہ پر زمانہ گزرتا گیا۔
اتفاقاً ایک مرتبہ وہان مینہ برسنے لگا۔ ایک چروا ہا جنگل مین بکریان چرا رہا تھا۔ اوس
نے کہا۔ کہ اگر کسی طرح اس غار کا دروازہ مین کہول لون۔ تو اوس مین پانی سے بکریون
کو امن مل جائیگی۔ اسواسطے اوس نے غار کا دروازہ کہولا۔ اس پر اللہ تعالی نے دوسرے
روز اون کی روحین اون کے اجسام مین واپس کر دین صبح کا وقت تہا۔ اون مین سے
ایک کو اونہون نے ایک روپیہ دیکر بہیجا کہ اون کے واسطے کہانا مول لے آئے۔ اس
شخص کا نام تملیخا تھا۔ جب وہ شہر کے دروازہ پر آیا۔ تو اوس نے نئی نئی حالتین دیکھین
اور وہان سے ہوتے ہوتے ایک شخص کے پاس پہونچا۔ اور کہا کہ مجھے ان درہمون کا
کہانا دیدے۔ اوس شخص نے دیکھکر کہا۔ کہ یہ درہم تیرے پاس کہان سے آئے تملیخا
نے کہا۔ مین اور میرے ساتھی کل یہان سے گئے تہے۔ جب صبح ہوئی تو اونہون نے
مجھے کہانا خریدنے کے واسطے بہیجا ہے۔ اوس شخص نے کہا۔ یہ درہم تو فلان پادشاہ
کے زمانہ مین مروج تہے۔ اور تملیخا کو پادشاہ کے پاس لے گیا۔ اس زمانہ مین وہان کا پادشاہ
ایک نیک آدمی تھا۔ اوس نے بہی تملیخا سے درہمون کا حال پوچھا۔ تملیخا نے جو بات
پہلے کہی تہی وہ ہی پہر اوس سے بہی بیان کی۔ پادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھی کہان
ہین۔ کہا میرے ساتھ چلو مین بتائے دیتا ہون۔ لوگ اوس کے ساتھ گئے۔ اور غار

کے دروازہ پر پہونچے - وہان تملیخا نے کہا - ذرہ ب مجھے اپنے لوگون کے پاس آگے
جانے دو - تاکہ وہ آپ کی آوازین سنکر کہین یہ خیال نہ کرین کہ دقیانوس کو ہمارا حال معلوم
ہوگیا ہے - اور اس سے وہ ڈر جائین - اس لیے وہ آگے آگے اندر گیا - اور اون سے
سارا حال بیان کیا اور سب نے سجدۂ شکر ادا کیا - اور اللہ تعالی اسے دعا مانگی کہ اب اونہین
موت دیدے - اللہ تعالی نے اون کی دعا قبول کی - اور اوس کے اور نیز اوس کے سب
رفیقون کے کان تھپک دئے (یعنی سُلادیا) بادشاہ نے چاہا - کہ اوس کے اندر جائے
لیکن جب کوئی شخص اوس کے اندر گھستا تو خوف کے سبب اندر پاون نہین رکھہ سکتا تھا
اس واسطے وہ اوس کے اندر نہ جا سکے مجبوراً بادشاہ لوٹ گیا - اور وہان ایک کنیسہ بنادیا
کہ اوس مین لوگ عبادت کیا کرین -

عکرمہ کہتے ہین کہ جب اللہ تعالی نے ان لوگون کو اُٹھایا تھا - تو اوس وقت ایک مومن
بادشاہ کی حکومت تھی - اس زمانہ مین اوس کے ملک والے روح اور جسم کی نسبت اور
اون کے قیامت کے دن اُٹھنے کے باب مین گفتگو کیا کرتے تھے - کوئی تو کہتا تھا - کہ اللہ تعالے
فقط روحین ہی مبعوث کریگا جسم نہین ہوگا - اور کوئی کہتا تھا کہ نہین قیامت کے دن روحین اور جسم دونو
اٹھینگے - اسکی نسبت جب بادشاہ کا اطمینان نہ ہوا - تو اوسکو بڑا رنج ہوا - اور کمبل کا کپڑا پہنکر اللہ تعالی سے درخواست کی
کہ یہ بات اوس پر ٹھیک ٹھیک ظاہر کردی - کہ سچ اسمین کیا ہے - اسواسطے اللہ تعالی نے
اصحاب کہف کو صبح کے وقت اُٹھایا - جب آفتاب روشن ہوا - تو اون مین ایک نے
دوسرے سے کہا - کہ آج رات ہم نے اللہ تعالی کی عبادت مین بڑی غفلت کی - اور
اُٹھکر وہ پانی کی طرف گیے - وہان غار کے پاس درخت بھی تھے اور پانی کا چشمہ بھی تھا
دیکھتے کیا ہین - کہ وہ چشمہ اور درخت سوکھہ گیے ہین - کسی نے اون مین سے کہا ہماری

عجیب حالت ہے۔ کہ ایک ہی رات مین یہ کنوان بہی خشک ہوگیا۔ اور درخت بہی سوکہہ گیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کو بہوک لگادی۔ اس لیے وہ بولے کہ کوئی شہر کو جاے فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا (اور جا کر دیکہے۔ کہ کہان اچہا کہانا مل سکتا ہے۔ تو اوسمین سے بقدر ضرورت کہانا لے آئے۔ اور چپکے سے لے کر چلا آئے۔ اور کسی کو خبر نہ ہونے دے) پہر اون مین سے ایک شخص کہانا خریدنے کے لیے گیا۔ جب اوس نے وہان جا کر بازار کو دیکہا۔ تو اوسے تو پہچان لیا۔ مگر صورتین جو دیکہین وہ نئی نئی دیکہین اونہین نہ پہچانا۔ اور طرز انداز سے معلوم ہوا۔ کہ وہ لوگ ایمان والے ہین۔ پہر وہ ایک شخص کے پاس مول لینے کے لیے گیا۔ اوس نے جب اس کے درہم دیکہے تو غیر مروج سکہ پایا۔ اس واسطے وہ اس خریدار کو بادشاہ پاس لے گیا۔ اس جوان نے کہا۔ کیا تمہارا بادشاہ فلان شخص نہین ہے۔ دوکاندار نے کہا۔ نہین بلکہ فلان شخص ہے۔ اس سے اس خریدار کو بڑا تعجب ہوا۔ جب بادشاہ کے سامنے اوسے لے گیے۔ تو اوس نے اپنے رفیقون کی ساری کہانی سنائی۔ اس واسطے بادشاہ نے لوگون کو جمع کیا۔ اور کہا تم لوگون کو روح اور جسد کے باب مین اختلاف تہا دیکہو اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے فلان قوم مین سے یعنی اوس بادشاہ کی قوم مین سے جو اون اصحاب کہف کے بہاگنے کے وقت تہا ایک نشانی کے طور پر بہیجا ہے۔ پہر اوس جوان نے کہا۔ چلو میرے ساتہہ۔ مین اپنے لوگون کو بتاے دیتا ہون۔ بادشاہ سوار ہوا۔ اور اوسکے لوگ بہی اوس کے ساتہہ چلے جب وہ اوس کہف پر پہونچے۔ تو اوس جوان نے بادشاہ سے کہا۔ مجہے اجازت دیجئے۔ کہ مین آپ سے آگے ہی اپنے رفیقون کے پاس جاؤن اور اونہین آپ کی خبر کرون۔ نہین تو جب وہ آپ کی آوازین اور آپ کے

گھوڑون کے سمون کی آہٹ سینگے تو سمجھینگے کہ آپ لوگ دقیانوس کے آدمی ہین اور اوس سے وہ ڈر جائینگے۔ اس واسطے پادشاہ نے اوسے اجازت دیدی وہ اپنے لوگون کے پاس چلے گیا۔ اور وہان جاکر اون سے یہ سارا قصہ بیان کیا۔ تو اونہین اس وقت معلوم ہوا۔ کہ وہ غار مین کتنی مدت سے ہین۔ اور خوشی کے مارے رو پڑے۔ اور خدا سے دعا مانگی کہ اونہین اب مار دے۔ اور جو لوگ کہ اونہین دیکھنے کو آئے ہین اونہین اون کو نہ دکھائے جس سے وہ اوسی وقت مر گیے۔ پہر اللہ تعالی نے اوس کے اور اوس کے رفیقون کے کان تہپک دئے۔ اور اونہین سلادیا۔ جب اوس کو اندر دیر ہوئی۔ تو اس پادشاہ کے لوگ اون جوانون کے پاس گیے دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہان جسم پڑے ہوئے ہین اور کوئی چیز اون کی بگڑی نہین ہے۔ صرف یہی ہے کہ اون مین جان نہین ہے۔ پادشاہ نے کہا۔ کہ دیکھو یہ ایک اللہ تعالی کی قدرت کی نشانی ہے۔

پادشاہ نے یہان ایک تانبے کا صندوق دیکھا۔ اوس پر مہر لگی ہوئی تھی۔ جب اوسے کہولا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوس مین ایک سیسہ کی تختی ہے۔ اوسمین اون جوانون کے نام لکھے ہوئے ہین۔ اور لکھا ہے کہ ”وہ دقیانوس پادشاہ سے اپنی جانون کو اور اپنے دین کو بچانے کے لئے بہاگے ہین۔ جب وہ اس غار مین گہس گیے۔ اور دقیانوس کو اون کا اس غار مین ہونا معلوم ہوا۔ تو اوس نے یہ غار بند کرادیا۔ جو شخص ہمارے اس نوشتہ کو پڑہے اوسے اون کا حال معلوم ہو جائیگا“ جب اونہون نے یہ پڑہا۔ تو اونہین سخت تعجب ہوا۔ اور اللہ تعالی کی اونہون نے تعریف کی۔ جس نے اونہین مخلوق کے پہر جلا اٹھانے کی قدرت پر یہ نشانی دکہائی تہی۔ اور خوب زور زور سے اونہون نے تسبیح اور تحمید کی آوازین بلند کین۔

یہ بھی کہتے ہین کہ یہ پادشاہ اور اوس کے ساتھی اون جوانون تک پہونچ بھی گئے تھے۔ اور اون کو زندہ دیکھا تھا اون کے چہرے نور سے چمکتے تھے۔ اور اون کے رنگ روشن تھے اور اون کے کپڑے بوسیدہ نہین ہوئے تھے اور اون جوانون نے اپنے دیکھنے والون سے وہ حالات بیان کیے تھے۔ جو اون کے اور دقیانوس کے درمیان گزرے تھے۔ اور پادشاہ اون سے بغلگیر ہوا تھا۔ اور وہ لوگ پادشاہ کے ساتھ بیٹھکر اللہ تعالی کی تسبیح پڑھتے اور اوس کا ذکر کرتے رہے تھے۔ پھر اونہون نے پادشاہ سے کہا۔ کہ اب آپ خدا کے سپرد۔ اور لوٹ کر جہان لیٹے تھے وہین جا لیٹے۔ اس واسطے پادشاہ نے اون مین سے ہر شخص کے واسطے ایک طلائی تابوت بنوایا۔ لیکن جب پادشاہ سویا تو اوسے خواب مین وہ لوگ نظر آئے۔ اور کہا کہ ہم سونے کے نہین بنائے گئے ہین ہم مٹی کے بنائے گئے ہین۔ اور اوسی مین مل جائینگے۔ اس واسطے اوس نے اونکے لیے لکڑی کے صندوق بنوادئے۔ پھر باہر کے لوگون کے اور اون کے درمیان اللہ تعالی نے خوف کا پردہ ڈالدیا۔ اور اوس پادشاہ نے غار کے دروازہ پر ایک مسجد بنوادی۔ اور اون کی زیارت کا ایک میلہ مقرر کردیا۔

ان جوانون کے نام یہ ہین مکسلمینا [۱]۔ تملیخا [۲]۔ مرطوس [۳]۔ نیرونس [۴]۔ کسطوس [۵]۔ دینموس [۶]۔ ریطونس [۷] قالوش [۸]۔ مخسلمینا [۹]۔ یہ سب نونام ہوئے اور یہ سب سے مکمل روایت ہے۔ اور اون کے کتے کا نام قطمیر تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت یونس بن متی

۵۱۔ حضرت یونس اور اونکا اپنی قوم پر بددعا کرنا	ان کا واقعہ بھی ملوک طوائف کے ہی زمانہ کا ہے

اور عذاب کا نازل ہونا۔

کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اور حضرت یونس ابن متی کے سوا کوئی نبی اپنی مان کے نام سے منسوب نہین ہوا ہے۔ متی اون کی مان کا نام تہا۔ اور یہ موصل کے پاس کے ایک قریہ مین رہتے تہے جس کا نام نینوی تہا۔ (اور جو قدیم زمانہ مین اسیریا کا دار السلطنت تہا) ان کی قوم کے لوگ بت پوجا کرتے تہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کو اون کی طرف بہیجا تھا۔ کہ اونہین بت پرستی سے منع کرین اور توحید سکہائین۔ یہ تینتیس برس اون مین رہے۔ اور اونہین بہت کچھ ہدایت کی۔ مگر دو مردون کے سوا ان پر کوئی ایمان نہ لایا۔ جب وہ ان کے ایمان سے مایوس ہو گئے۔ تو اون پر بد دعا کی۔ ندا آئی۔ کہ تو نے میرے بندون پر بڑی جلدی بد دعا کی۔ پہر اون کے پاس جا۔ اور چالیس روز تک اون کو ہدایت کر۔ یہ اونکے پاس گیے۔ اور سینتیس روز تک اون کو ہدایت کرتے رہے۔ مگر کسی نے ان کی نہ سنی۔ تب اُنہون نے اون سے کہا۔ کہ تم پر تین روز مین عذاب نازل ہوگا۔ اور اوس کی نشانی یہ ہے۔ کہ تمہارے رنگ متغیر ہو جائینگے۔ جب صبح ہوئی تو دیکھتے کیا ہین۔ کہ اون کے رنگون مین تغیر آگیا۔ یہ دیکھتے ہی اونہون نے کہا۔ کہ یونس نے جو کہا تہا۔ وہی بلا نازل ہوئی۔ ہم نے اوسے کبھی جہوٹ بولتے نہین دیکھا ہے۔ دیکھو۔ اگر وہ رات کو یہین رہین۔ تو تمہین عذاب سے کچھ اندیشہ نہین۔ اور اگر وہ رات کو یہان نہ ہون۔ تو جاننا کہ صبح کو ہم پر عذاب آئیگا۔ جب چالیسوین شب ہوئی۔ تو حضرت یونس کو عذاب کے نازل ہونے کا یقین ہو گیا۔ اور اون کے پاس سے وہ نکل کر چلدیے۔ جب دوسرا روز ہوا تو عذاب نے آکر اون کے سرون کو ڈہانک لیا۔ اور ایک سیاہ ابر بڑا خوفناک اون پر آگیا۔ جس مین سے سخت دہوان نکلتا جاتا تہا۔ پہر

وہ سر پر آگیا۔ اور اون کے اجسام کالے پڑ گئے۔

۵۲۔ حضرت یونس کی قوم سے توبہ کرنے پر عذاب کا رفع ہونا۔

جب اون لوگون نے یہ حالت دیکھی۔ تو اونہین اپنی ہلاکت کا کامل یقین ہوگیا اور اونہون نے حضرت یونس کو جاکر ڈہونڈا تو وہ نہ ملے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون کے دل مین ڈالا۔ کہ توبہ کرین۔ اور اونہون نے اخلاص کے ساتھہ توبہ کی۔ اور ایک بزرگ کے پاس گیے اور کہا۔ کہ دیکھو یہ بلا ہم پر نازل ہوئی ہے۔ ہم کیا کرین۔ اوس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ اور توبہ کرو۔ اور کہو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ یَا حَیُّ مُحْیِ الْمَوْتٰی یَا حَیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ پہر وہ گانو سے باہر ایک ٹیلے پر بڑے میدان مین گیے۔ اور جتنے جاندار تہے خدا تعالیٰ سے فریاد و زاری کیلئے اونسے اون کے بچے جدا کر دئے۔ اور پہر سب نے اللہ تعالیٰ سے چلا چلا کر فریاد کی اور معافی مانگی۔ اور جو جو برائیان اور ظلم کیے تہے اوس کی تلافی کرنے لگے۔ یہان تک کہ اگر کسی نے کسی کا کوئی پتہر اپنے گہر کی عمارت مین لگا لیا تہا تو اوسے بہی اُکہیڑ اُکہیڑ کر دینے لگا۔ اس منت و زاری اور خوف کو دیکھکر اللہ تعالیٰ نے اون سے عذاب دور کردیا۔ یہ دن عاشورہ کا اور روز چہارشنبہ کا تہا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ شوال کا نصف مہینا اور دن چہارشنبہ کا تہا۔

۵۳۔ حضرت یونس کا خدا سے روٹہہ کر جانا اور کشتی سے گرنا اور مچہلی کا اونہین نگل لینا۔

اودہر حضرت یونس انتظار مین تہے۔ کہ گانو کا اور گانو والون کا دیکہئے کیا حال ہوتا ہے۔ کہ اسی مین ایک شخص اون کو جاتا ہوا ملا۔ اونہون نے اوس سے بستی کا حال پوچہا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ بستی والون نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ اور اوس نے اون کی توبہ منظور کرلی۔ اور عذاب اون سے ٹال دیا۔ اس سے حضرت یونس کو بڑا غصہ آیا۔ اور قسم

کھائی - کہ اب تو مین اوس بستی کو چھوڑتا ہو کر نہین جاؤنگا حضرت یونس کی قوم کے سوا
ایسی اور کوئی بستی نہین ہے کہ جس پر عذاب آیا ہو اور پھر اللہ تعالی نے اوسے ٹالدیا ہو -
پھر وہ اللہ تعالی سے روٹھ کر چلدئے - اون کا مزاج بڑا تند اور تیز تھا - اور صبر اون
مین بہت ہی کم تھا - اور اسی واسطے اللہ تعالی نے نبی صلعم کو اون کی اقتدا سے ممانعت
کی ہے - اور فرمایا ہے - لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ (اے پیغمبر تم (یونس) مچھلی والے کیطرح
نہ ہونا) اور جب چلدئے تو اون کو یہ خیال گزرا کہ اللہ تعالی اون پر قادر نہین - یعنی اون پر
عذاب نہین کر سکیگا - یا اون کو نہایت تنگ قید مین نہ ڈال سکے گا - غرض وہ چلدئے
اور چلتے چلتے ایک کشتی مین سوار ہوئے اوس کشتی پر ایک طوفان آگیا - اور ایک
روایت مین ہے - کہ وہ ٹھیر گئی - آگے چلی ہی نہین ناخدا نے کہا - تم مین کون مجرم ہے
اوسکے سبب سے یہ کشتی نہین چلتی ہے - حضرت یونس نے کہا - یہ مجرم مین ہون
مین نے ہی خطا کی ہے - مجھے دریا مین ڈال دو - اونہون نے اس بات کو اون کی
تسلیم نہین کیا - اور کہا - کہ لاؤ قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ (پہر اونہون
نے کشتی والون کے ساتھ قرعہ ڈالا - تو ہار گیے) مگر اونہون نے اونہین دریا مین نہ ڈالا -
اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا - اور پہر بہی اونہین نہ گرایا - آخر کار حضرت یونس خود ہی دریا مین
گر گیے - یہ رات کا وقت تھا فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ (تو مچھلی نے اون کو نگل لیا) پہر اللہ تعالی
نے مچھلی پر وحی بہیجی - کہ اونہین اپنے پیٹ مین توسے مگر نہ تو اون کے گوشت پر کوئی
کھرونچا لگائے - اور نہ اون کی ہڈی توڑے - چنانچہ مچھلی نے لے لیا - اور جہان دریا
مین اوس کا مسکن تھا وہان چلی گئی -

۴۵ حضرت یونس کی تسبیح و تقدیس سے	جب حضرت یونس اوس جگہہ پہونچ گیے - تو وہان

نجات ہونا اور مچھلی کے پیٹ سے نکلنا - اونھون نے کس بس کی آواز سنی - تو اپنے
دل مین کہا - کہ یہ کیسی آواز ہے - پھر اللہ تعالی نے مچھلی کے پیٹ مین ہی اون پر وحی بھیجی
کہ یہ بحری جانورون کی تسبیح کی آواز ہے۔۔ اس لیے اونھون نے بھی مچھلی کے پیٹ
مین ہی تسبیح پڑھنا شروع کی - اور ملائکہ نے اون کی تسبیح کی آواز سنی - تو کہا پروردگار ہمین
ایک باریک آواز کہین دور زمین مین سنائی دیتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا -
یہ میرا بندہ یونس ہے - اوس نے میری کچھ خطا کی ہے - اس لیے مین نے اوسے
مچھلی کے پیٹ مین دریا مین قید کیا ہے - فرشتے بولے - وہ تو بندہ بڑا نیک ہے
اوسکے نیک کام تو ہر روز آسمان پر آیا کرتے تھے - اور اللہ تعالی سے اون کی شفاعت
کی فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ (پھر حضرت یونس نے بھی تاریکیون مین (یعنی ظلمت بحر ظلمت شکم ماہی
اور ظلمت شب مین اللہ تعالی کو) پکارا - اور کہا - لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
(اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہین تیری ذات پاک ہے - اور مین نے بڑا ہی ظلم کیا ہے) اور اونھون
نے پہلے بھی نیک کام کئے تھے - اس واسطے اللہ تعالی نے اون کے حق مین فرمایا
ہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ - (تو اگر یونس
خدا کی تسبیح و تقدیس کرنے والون مین سے نہ ہوتے - تو اوس دن تک کہ جب لوگ (قیامت کے دن)
اٹھا کر کھڑے کیے جائین کے یون ہی اوسکے پیٹ مین پڑے رہتے) اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ جب کبھی لغزش ہو جاتے تو عمل صالح آدمی کے اوس وقت بڑی مفید ہوتے ہین -
فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ (تو ہم نے اون کو مچھلی کے پیٹ سے نکال کر کھلے میدان
مین ڈالدیا اور وہ مچھلی کے پیٹ مین رہنے سے بیمار ہو گئے تھے) دریا کے کنارے پر آکر پڑ گیے
اور وہ ایسے ہو گیے تھے کہ جیسے بچا ابھی کا جنا ہوا ہو - وہ مچھلی کے پیٹ مین چالیس دن

رہے - ایک روایت ہے - کہ بیس روز یا تین روز یا سات روز مچھلی کے پیٹ مین رہے - واللہ اعلم - اور اللہ تعالی نے اون پر ایک یقطین کا پیڑ پیدا کر دیا - یقطین قرع یعنی کدو کو کہتے ہین - اوس سے دودھ نکل نکل کر اون پر گرتا تھا - ایک روایت یہ بھی ہے - کہ اللہ تعالی نے کچھ پہاڑی جنگلی بکریان اون کے واسطے مقرر کر دی تھین وہ صبح شام اونھین دودھ پلا جاتی تھین - اور اسی سے اون مین پھر قوت آگئی تھی - پھر وہ چلنے لگے - اور ایک روز اوسی پیڑ کے پاس آ گئے - دیکھتے کیا ہین - کہ وہ خشک ہو گیا ہے - اس سے اونھین رنج ہوا اور رو پڑے - اس پر اللہ تعالی نے اون پر عتاب کیا - اور ندا آئی کہ تو ایک درخت پر رنج کرتا اور روتا ہے اور ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ آدمیون پر تجھے کچھ افسوس نہ ہوا جن کے مارنے کی تو نے دعا کی تھی -

۵۵ - اللہ تعالی کے حکم سے حضرت یونس کا پھر اپنی قوم مین جانا اور قوم والون کی اطاعت - پھر اللہ تعالی نے اونھین حکم دیا - کہ وہ اپنی قوم کے پاس جائین - اور کہین کہ اللہ تعالی نے اون کی خطا معاف کر دی ہے - چنانچہ وہ چلے راستے مین ایک راعی سے اون کی ملاقات ہوئی - حضرت یونس نے اوس سے اپنی قوم کا حال پوچھا - اوس نے کہا - وہ بڑی آرزوئین کر رہے ہین کہ اون کا رسول کسی طرح اون کے پاس آ جائے - حضرت یونس نے کہا - تو اون سے جا کر کہہ - کہ مین یونس کو دیکھکر آیا ہون - راعی نے کہا مین تو اون سے جا کر جب کہونگا - کہ تمھاری اس بات کے کہنے کا مجھے کوئی گواہ ملجائے - اس لیے حضرت یونس نے اوس کی بکریون مین سے ایک بکری کو بتایا - اور جہان وہ کھڑی تھی اوس جگہہ کو بھی بتلایا اور وہان ایک درخت کی طرف بھی اشارہ کیا - اور کہا - کہ یہ سب اس بات کے گواہ ہین - تب راعی لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور اون سے کہا - کہ مین نے یونس کو دیکھا ہے

وہ سنتے ہی اوس پر دوڑے - کہا جلدی مت کرو - صبح ہونے دو جب صبح ہوئی - تو وہ اونہین اوس مقام پر لے گیا جہان اوس نے یونس کو دیکہا تہا - اور اوس سے کہا - کہ گواہی دے چنانچہ اوس مقام نے گواہی دی اور ایسی ہی بکری اور درخت نے بہی گواہی دی - حضرت یونس بہی وہین کہین چہپے تہے جب بکری نے گواہی دی - تو اوس نے یہ بہی کہا - کہ اگر تم اللہ کے نبی کو دیکہنا چاہتے ہو - تو وہ فلان مقام پر ملینگے - وہ لوگ حضرت یونس کے پاس آئے - اور جب اون کو دیکہا - تو اون کے ہاتہون پر بوسہ دیا - اور پیر چومے - اور اونہین منت خوشامد کر کے شہر کو لے گئے - پہر وہان وہ اور اون کے اہل و عیال چالیس دن رہے - اور بعد اسکے وہ سیر کے طور پر نکلے - اور بادشاہ بہی اون کے ہمراہ نکلا - اور اپنے ملک کا کاروبار اوس راعی کے حوالہ کر آیا - اور وہ ہی چالیس سال تک اوسکے ملک کا انتظام کرتا رہا - پہر اسکے بعد حضرت یونس لوٹ کر پہر وہان آ گئے -

۵۶ - حضرت یونس کے مچہلی کے پیٹ مین جانے کی ایک اور روایت - ابن عباس اور شہر بن حوشب کہتے ہین - کہ حضرت یونس کی رسالت اوس وقت ہوئی ہے - کہ جب وہ مچہلی کے پیٹ سے نکل آئے ہین - اور کہتے ہین اللہ تعالی نے سورۃ الصافات مین ایسے ہی فرمایا ہے - چنانچہ اس نے کہا ہے فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّن يَقْطِينٍ ۝ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ تو ہمنے اونکو مچہلی کے پیٹ سے نکالکر کہلے میدان مین ڈالدیا اور وہ مچہلی کے پیٹ مین رہنے سے نڈہال ہو رہے تہے - اور پہر ہمنے اون پر (کدو کا) ایک بیلدار درخت بہی اُگا دیا - اور اونکو اچہا کر کے ایک لاکہ آدمی کی طرف اللہ (اگر بال بچون کو بہی ملاؤ تو) اون سے بہی زیادہ کی طرف پیغمبر کر کے بہیجا -) اور شہر نے کہا ہے کہ جبرئیل یونس کے پاس آئے - اور کہا نینوے والون کے پاس چل - اور اونکو عذاب

ڈرا - کیونکہ اون پر عذاب آنے والا ہے - کہا مجھے ایک جانور سواری کے لیے چاہیئے ہی
کہا اتنی مہلت نہین ہے - کہا تو مین جوتا ہی پہن لون - کہا اتنی بھی مہلت نہین ہے -
راوی کہتا ہے - تو وہ غصہ ہوگئے اور کشتی کی طرف چلدئے اور اوسمین سوار ہوئے جب
وہ کشتی مین سوار ہوئے - تو اوس کا چلنا موقوف ہوگیا - راوی کہتا ہے پہر اونہون نے
قرعہ ڈالا - تو حضرت یونس کا نام نکلا - پہر مچھلی آئی - اور غیب سے اوس مچھلی کو ندا آئی
کہ یونس کو ہم نے تیری روزی نہین بنایا ہے - ہم نے تجھے اونکے واسطے پناہ بنایا ہی -
پہر مچھلی نے اونہین نگل لیا - اور یہان سے وہ اونہین لیکر چلی گئی - اور اُبلّہ پر گزرتی ہوئی
دجلہ ہی دجلہ چلی گئی - اور جا کر اونہین نینوے مین نکالکر ڈالدیا -

اللہ تعالی کا تین رسولونکو شہر انطاکیہ کو بہیجنا جو ملوک طوائف کی زمانہ کا واقعہ ہی

۵۷ - حضرت عیسی کے دو رسولون کا انطاکیہ جانا اور بادشاہ کا اونہین قید کرنا اور چھڑانا - یہ لوگ حضرت مسیح کے حواری اور اصحاب تھے اونہون نے پہلے دو کو بہیجا تہا - جن کے نامون
کی نسبت اختلاف ہے - وہ دونون انطاکیہ کو آئے - وہان اونہون نے ایک بزرگ کو
دیکہا - جو بکریان چرا رہا تہا - اوسکا نام حبیب النجار تہا - اونہون نے اوس پر سلام کیا - اوس
نے پوچھا کہ تم کون ہو - بولے - کہ حضرت عیسی کے رسول ہین - اور تم کو اللہ تعالی کی عبادت
کی ہدایت کرنے کو آئے ہین - کہا کوئی نشانی بہی تمہارے پاس ہے - وہ دونون رسول بولے
ہان ہے - ہم مریضون کو اچھا کرتے ہین - اور اندہون کو آنکہین دیتے ہین - اور کوڑہیون کو
چنگا کرتے ہین - یہ سب اللہ تعالی کے حکم سے کرتے ہین - حبیب نے کہا - کہ میرا ایک بیٹا
بیمار ہے - اوسے کئی برس ہوتے ہین اچھا نہین ہوتا ہے - اور اونہین اپنے گہر لے گیا -

انہون نے اوس کے بیٹے کے اوپر ہاتھ پہیر دیا۔ وہ اوسی وقت اچھا بہلا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پہر یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی۔ اور بہت مریض اون کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے اچھے کرا دئے۔

اون کا ایک بادشاہ تہا جس کا نام انطیخس تہا۔ وہ بتون کو پوجا کرتا تہا جب اوسے ان کی خبر ہوئی تو اوس نے اونہین بلایا۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو۔ انہون نے کہا۔ ہم حضرت عیسیٰ کے بہیجے ہوئے ہین۔ اور تمہین اللہ تعالیٰ کے راستہ کی ہدایت کرنے آئے ہین اوس نے یہی کہا کہ کوئی نشانی بہی لائے ہو۔ کہا۔ ہم اندہون کو آنکہین دیتے اور جذامیون کو اور مریضون کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کرتے ہین۔ بادشاہ نے کہا اٹھو تو ہم تمہارا حال دیکہین کہ کیسے ہو جب وہ اُٹھے تو سب لوگون نے اونہین مارنا شروع کر دیا۔ ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ وہ دو تو اس شہر مین جب آئے تو مدت تک بادشاہ تک اون کی رسائی ہی نہین ہوئی۔ ایک مدت کے بعد جب اونہون نے دیکہا کہ بادشاہ باہر نکلا ہے۔ تو تکبیرون کے نعرے مارے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا۔ اس سے بادشاہ کو غصہ آیا۔ اور اونہین دو تو کو قید خانہ مین بہیجدیا اور ہر ایک کے سو سو دُرّے لگوائے۔

۵۸۔ حضرت عیسیٰ کا ایک تیسرے رسول کو اونکی مدد کے لیے بہیجنا اور انطاکیہ والون کا ایمان لانا۔

جب لوگون نے انہین جہوٹا بنایا۔ اور اونہین مارپیٹا کی۔ تو حضرت مسیح نے اون کی مدد کی لئے شمعون حواری کو بہیجا۔ جو اون کے حواریت مین سب سے بڑا تہا۔ وہ شہر مین بہیس بدلکر آیا۔ جیسے وہ حضرت عیسیٰ کا حواری نہین ہے۔ اور بادشاہ کے درباریون کے ساتہہ رہنے لگا۔ جنہون نے بادشاہ تک اونکا ذکر پہونچا دیا۔ اور بادشاہ نے اوسے اپنے پاس بلایا۔ اور اوسکی صحبت سے خوش

ہوا۔ اور اوس سے مانوس ہوگیا۔ اور عزت کرنے لگا۔ جب ایک مدت گزر گئی۔ تو موقع
پاکر شمعون نے پادشاہ سے عرض کیا۔ کہ مین نے سنا ہے کہ تیرے ملک مین دو شخص
آئے تھے اور اونہون نے تجھے اپنے دین کی دعوت کی تھی اس واسطے تو نے
اون کو قید مین کر رکہا ہے۔ اور اونہین پٹوایا بھی ہے۔ کیا تو نے خود اون سے بات
چیت کی تہی۔ اور اون کی باتین سنی تھین۔ یا کسی اور نے اون کی نسبت کچھہ تجھ سے
کہدیا تہا۔ بادشاہ نے کہا۔ کہ مجھے اون پر غصہ آگیا تہا۔ شمعون نے کہا۔ بھلا اب تو بلوائے
دیکھین تو وہ کیا کہتے ہین۔ پادشاہ نے اونہین بلوایا شمعون نے اون سے پوچھا
کہ تمھین کس نے بھیجا ہے۔ بولے۔ کہ ہمین اوس پروردگار نے بھیجا ہے۔ جس نے
تمام چیزین بنائین۔ اور اوس کا کوئی شریک نہین ہے۔ شمعون نے کہا۔ بھلا اوس کی
مختصر مختصر تعریف اور صفت کیا ہے۔ بولے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو اوس کا
ارادہ ہوتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے پوچھا۔ کہ بھلا تمھارے پاس کوئی نشانی بھی ہے
کہ تم اوسی کے بھیجے ہوئے ہو۔ کہا۔ نشانی یہ ہے۔ کہ جو تیری آرزو ہو وہ پوری ہوجائیگی
اس پر پادشاہ نے حکم دیا۔ تو ایک لڑکے کو لائے۔ جس کی آنکھین جاتی رہی تھین اور
اون کی جگہہ گوشت کے لوتھڑے ہوگئے تھے پہر اونہون نے اپنے پروردگار سے
دعا کی۔ جس سے آنکھون کی جگہہ چر گئی۔ اور اونہون نے مٹی کے دو گولہ بنائے اور اونہین
آنکھہ کے حلقون مین رکھدیا۔ وہ اوس کی پتلیان ہوگئے۔ اور اون سے وہ دیکھنے لگا۔
پادشاہ اس سے تعجب مین رہ گیا۔ اور بولا۔ اگر تمھارے خدا مین جس کی تم پرستش
کرتے ہو۔ یہ طاقت ہو کہ مردے کو زندہ کردے۔ تو مین اوس پر اور تم پر ایمان لے آونگا
اونہون نے کہا۔ ہمارا اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ پادشاہ نے کہا۔ یہان ایک مرد مرگیا ہے

اورسات روز سے مراپڑا ہے۔ ہمنے اوسے دفن نہین کیا ہے۔ اوس کا باپ یہان نہین ہے اوس کے آنے کا انتظار کر رہے ہین۔ پہراوس نے مردہ کو منگایا۔ اوس مین بدبو اٹھ کھڑی ہوئی تہی اون دونو نے علانیہ اور شمعون نے آہستہ آہستہ اللہ تعالی سے دعا کی۔ اور مردہ جی کر اٹھہ کھڑا ہوا۔ اور بولنے لگا۔ کہ مین مشرک مرا تہا۔ اور دوزخ کے گڑہون مین ڈالدیا گیا تہا۔ تمہین چاہیئے اس شرک کی خرابی سے بچو۔ پہر کہا۔ آسمان کے دروازے کہل گئے۔ اور مین نے اودہر دیکہا۔ تو دیکہتا کیا ہون کہ ایک خوبصورت جوان ہے اور اون تینہون کی سفارش کر رہا ہے۔ پادشاہ نے پوچہا وہ تینون کون ہین کہا یہ اور شمعون کی طرف اشارہ کیا۔ اور یہ دونو اون دونو پہلے رسولون کی طرف ہاتہہ کر کے بتایا۔ اس سے پادشاہ کو تعجب ہوا۔ اور شمعون نے اس وقت پادشاہ کو اپنے دین کی دعوت کی۔ اور اوس کی قوم اون پر ایمان لی آئی۔ اور پادشاہ بہی ایمان لایا۔ اور کچہہ لوگون نے اون کو نہ مانا۔ ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ پادشاہ کافر ہی رہا۔ اور اوس نے اور اوسکی قوم نے ارادہ کیا۔ کہ رسولون کو قتل کر ڈالین۔ جب یہ بات حبیب نجار نے سنی جو شہر کے دروازہ پر رہتا تہا وہ وہان سے دوڑتا آیا۔ اور اون سے اللہ تعالی کی باتین کین اور اللہ تعالی کی اور رسولون کی اطاعت کے واسطے کہا۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالی نے اپنے اس قول مین فرمائی ہے۔ اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ (اس طرح پر کہ پہلے ہمنے اون کی طرف دو رسول بہیجے تو اونہون نے اون دو کو جہوٹا بتایا۔ اس پر ہمنے ایک تیسرے رسول سے اون کی اور مدد کی) اس تیسرے کا نام شمعون تہا۔ یہان اللہ تعالی نے بہیجے کو اپنی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ اونہین مسیح نے بہیجا تہا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مسیح نے اللہ تعالی کے حکم سے اونہین بہیجا تہا۔ اس واسطے وہ اللہ ہی کے بہیجے

ہوئے تہے۔

۵۹ - انطاکیہ والون پر قحط اور حبیب کا قتل اور جنت مین جانا۔

غرض جب اون لوگون نے ان رسولون کو جہوٹا بنایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اون پر خشک سالی کی بلا نازل کی۔ اس واسطے اون لوگون نے رسولون سے کہا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (ہمنے تمہین بڑا منحوس پایا۔ اگر تم۔ (اپنے وعظ ونصیحت سے) باز نہ آوگے تو ہم تمہین (پتہرون سے) مارینگے اور ضرور تم کو ہم سے بڑی سخت تکلیف پہونچیگی)

پھر جب حبیب آیا۔ یہ شخص مومن تہا۔ اور اپنا ایمان چہپائے رہتا تہا۔ اور اپنی جو کمائی ہوتی اوسے جمع کرتا اور نصف اپنے عیال کے خرچ مین اٹھاتا۔ اور نصف صدقہ مین دیدیا کرتا تہا۔ قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ (کہا بہائیوان رسولون کا اتباع کرو) یہ سنکر اوس کی قوم نے کہا۔ کیا تو بہی ہمارے رب سے مخالف ہوگیا۔ اور اون کے اللہ پر ایمان لے آیا۔ مَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (مجھے کیا جنون ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اوسکی عبادت نہ کرون حالانکہ تم سب کو اوسی کی طرف لوٹ جانا ہے) جب اوس نے یہ بات کہی۔ تو اوسے اونہون نے قتل کر ڈالا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اوس کے لیے جنت واجب کر دی۔ اور اس طرح فرمایا۔ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ (تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسے ارشاد ہوا۔ کہ جنت مین جا داخل ہو (لیکن دیکھو کہ اوسے اب بہی اپنی قوم کی بہلائی کا خیال تہا کیونکہ) اوس نے کہا۔ کیا اچھا ہوتا جو میری قوم جان جاتی کہ میرے پروردگار نے مجھے بخشدیا۔ اور اپنے مقبول بندون مین مجھے شامل کر لیا۔)

شمسون کا حال جو انھین ملوک طوائف کے زمانہ مین تھا

۶۰۔ شمسون مومن کا بت پرستون پر جہاد اور اوسکا زور اور عورت کا اوسے بالون سے باندھنا اور شمسون کا ستون نکال کر شہر کو گرا دینا۔

شمسون رومہ کے ایک قریہ مین رہتا تھا اور ایماندار تھا لیکن سب بستی کے لوگ بت پوجتے تھے۔ شمسون شہر سے کچھہ دور کئی میل پر رہتا تھا۔ اور اکیلا ہی ان بستی والون پر جاتا اور اونٹ کے جبڑے کی ہڈی سے اون سے لڑا کرتا تھا۔ پھر جب کہین اوسے پیاس لگتی تو جہان کہین شیرین پانی ہوتا پتھرون سے چشمے پھوٹ کر نکل آتے۔ اور وہ اوسے لیا کرتا تھا اور وہ ایسی قوت والا اور طاقتور تھا۔ کہ لوہا وغیرہ اوس کے سامنے کچھہ اصل نہ رکھتا تھا۔ اسی طرح وہ اون پر جہاد کرتا اور اونھین لوٹ کھسوٹ لاتا تھا۔ اور وہ اوسکا کچھہ بھی نہ کر سکتے تھے۔

اس واسطے اوس شہر والون نے اوس کی عورت کو گانٹھا۔ اور اوسے کچھہ دنیا کیا۔ کہ کسی طرح سے وہ اوسے باندہ دے وہ راضی ہو گئی۔ اور اونھون نے اوسے ایک مضبوط رسی دی۔ اور اوس نے وہ رسی لیکر رکھہ لی۔ جب وہ رات کو سو رہا۔ تو اوس عورت نے رسی سے اوسکے ہاتھہ باندہے۔ لیکن جب وہ بیدار ہوا۔ تو اوس نے کھینچکر اوسے توڑ ڈالا۔ عورت نے یہ بات شہر والون سے کہلا بھیجی۔ اس واسطے اونھون نے لوہے کی ایک زنجیر بھیجدی اور اوس نے اوس زنجیر سے اوسکے ہاتھہ باندھے۔ اور گردن مین بھی زنجیر ڈالدی وہ سو رہا تھا۔ جب وہ اوٹھا تو اوس نے کھینچ تان کر ہاتھہ اور گردن دونو سے اوسے توڑ ڈالا۔ اور عورت سے کہا۔ یہ دو مرتبہ تو نے باندہا اس کا کیا سبب تھا۔ کہا مین تیرا زور آزمانا چاہتی تھی۔ اب مجھے معلوم ہو گیا

کہ دنیا مین تیرے برابر کوئی زور آور نہین ہے ۔ بہلا کوئی چیز ایسی بہی ہے جس سے تجہے باندہا جاوے اور وہ تجھ سے نہ ٹوٹ سکے ۔ کہا ہان ایک چیز ہے ۔
اوس عورت نے پوچہا ۔ کہ وہ کیا چیز ہے تو اوس نے ایک مدت تک اوسے نہ بتایا لیکن جب بہت پوچہا تو اوس نے کہدیا بال ایسے ہین کہ اگر تو اون سے مجہے باندہ دے تو مین اونہین نہین توڑ سکونگا ۔ جب وہ سو گیا تو اوس نے اوسکے سرکے بالون سے اوسکے ہاتہہ باندہے ۔ اوسکے سر پر بال بہت بڑے بڑے تہے اور اونہین یہ حال کہلا بہیجا ۔ وہ فوراً آگئے ۔ اور اوسے پکڑ لیا ۔ اور ناک کان کاٹ ڈالے ۔ آنکہین نکال ڈالین اور مخلوق کے دیکھنے کے واسطے اوسے کہڑا کر دیا ۔ اور پادشاہ بہی اوسے دیکہنے کے واسطے آیا ۔
اس شہر کی عمارت ستونون پر تہی ۔ شمسون نے اللہ تعالی سے اون کے حق مین بددعا کی ۔ اللہ تعالی نے حکم دیا ۔ کہ شہر کے عمودون مین سے دو عمود لے ۔ اور اونہین کہینچ لے اور اللہ تعالی نے اوسکی آنکہین وغیرہ چیزین جو جاتی رہی تہین وہ اوسے سب دیدین ۔ پہر اوس نے دو ستون کہینچ لئے ۔ جس سے وہ تمام شہر وہان کے باشندون پر گر پڑا ۔ اور پادشاہ اور وہ سب کے سب مر گئے ۔ یہ شمسون ملوک طوائف کے زمانے مین تہا ۔

جرجیس کا قصہ جو ملوک طوائف کے زمانہ مین تہا

۶۱ - جرجیس اور اوسکی تجارت وغیرہ اور موصل کو جانا اور وہان کے پادشاہ کی بت پرستی اور ظلم

کہتے ہین کہ موصل مین ایک پادشاہ تہا جس کا داذانہ نام تہا یہ بڑا جبار ظالم تہا ۔ اور جرجیس فلسطین کا ایک نیک باشندہ تہا ۔ اور ایمان چہپائے رہتا تہا ۔ اور اوسکے ساتہہ اور بہی چند صالح لوگ تہے ۔

انہون نے کچھہ حواریون کو دیکھا بھی تہا - اور اون سے کچھہ مذہب کی باتین سیکھی تھین - اور جرجیس
ایک بڑا تاجر تہا اور بہت کچھہ صدقہ دیا کرتا تہا - یہان تک کہ کبھی کبھی اپنا تمام مال صدقہ مین
دیدیا کرتا تہا - اور پہر اپنی کمائی سے اوسیطرح مال پیدا کرلیتا تہا - اور اگر اوسے صدقہ دینے
کی ضرورت نہ ہوتی تو وہ دولت سے فقیری کو بہتر سمجہتا تھا -

چونکہ اوسے شام مین یہ اندیشہ پیدا ہوا - کہ کہین اوس کی دینداری مین کچھہ خرابی نہ آجائے
اس واسطے وہ موصل کو چلا گیا اور پادشاہ کے واسطے کچھہ تحفہ تحائف لیتا گیا - کہ کہین
وہ اوسے اوسکے دشمنون کے حوالہ نہ کردے - یہان جب یہ آیا - تو اوس وقت آیا - کہ
پادشاہ نے اپنی قوم کے عظما اور اکابر کو جمع کیا تہا - اور آگ جلائی تہی - اور کتنے ہی قسم کے
عذاب تیار کئے تہے - اور ایک بت کو جس کا نام افلون تہا کہڑا کردیا تھا - اور حکم دیا تھا
کہ جو کوئی اوسے سجدہ نہ کرے اوسے عذاب کیا جائے اور آگ مین ڈالدیا جائے -

۶۲ - جرجیس کی اور موصل کے پادشاہ کی بت پرستی اور خدا پرستی پر بحث -

جب جرجیس نے یہ حالت دیکھی تو اوسے بڑا اندیشہ ہوا - اور اپنے دل مین جہاد کے لیے تیار ہوکر جو کچھہ
اپنے پاس مال واسباب تہا اپنے اہل بیت مین تقسیم کردیا - اور پادشاہ کے پاس نہایت
جوش آور اور غضب آلود ہوکر آیا - اور کہا تو ایک بندہ اور غلام ہے - نہ تو تجھے اپنے
نفس کا اختیار ہے - اور نہ کسی غیر پر کچھہ اختیار ہے - تیرے اوپر ایک پروردگار ہے
اوسی نے تجھے پیدا کیا - اور روزی دی ہے - اور پہر اللہ تعالی کی عظمت کا اور اوس کے
بتون کے عیوب کا بیان کیا - یہ سنکر پادشاہ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے - اور کہان
سے آیا ہے - جرجیس نے کہا - مین اللہ کا بندہ اور اوس کی لونڈی
کا بیٹا ہون - خاک سے پیدا ہوا - اور خاک مین ہی ملجاؤنگا - پادشاہ نے اوس سے صنم کی

پرستش کے واسطے کہا۔ اور کہا اگر تیرا پروردگار تمام دنیا کا پادشاہ ہوتا تو تجھ پر بھی اوس کی عنایت کے کچھ آثار نظر آتے۔ جیسے میری قوم کے امرا پر میری مہربانی کے آثار نظر آتے ہین جرجیس نے جواب دیا۔ اللہ تعالی کی تجھے تعظیم و تمجید کرنا چاہیئے۔ اور کہا۔ کیا اقلون کی عبادت بہتر ہے جو نہ تو سنتا ہے نہ دیکھتا ہے۔ اور نہ تجھے پروردگار عالم سے بچا سکتا ہے۔ یا اوس کی عبادت بہتر ہے جسکے حکم سے آسمان زمین قائم ہین پھر جرجیس نے حضرت عیسیٰ کا اور اون کے معجزات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالی نے اونہین اپنا خاص بندہ بنایا اور اونہین اعزاز و اکرام بخشا ہے۔ پادشاہ نے یہ باتین سنکر اوس سے کہا۔ کہ تو نے تو ایسی باتین کہی ہین۔ کہ ہم اونہین جانتے ہی نہین ہین۔ اب دو ہی باتین ہین۔ یا تو تو اس بت کو سجدہ کر نہین تو مین تجھے سخت سزا دونگا۔ جرجیس نے کہا۔ کہ یہ تیرا بت جو ہے۔ اگر اسی نے آسمان بنایا ہے اور فلان فلان چیزین بنائی ہین تو تو سچ کہتا ہے اور تیری بات ٹھیک ہے اور اگر ایسا نہین ہے تو ملعون تیرا کلا متہ۔

۴۳۔ موصل کے پادشاہ کا جرجیس کو سخت ایذائین دینا اور اوس کا مرنا نہین۔

جب پادشاہ نے جرجیس کی یہ باتین سنین تو اوسے قید کا حکم دیا اور لوہے کی کنگھیون سے اوس کا بدن کھرچوایا۔ جس سے اوسکا گوشت اور رگین ٹکڑے ٹکڑے ہو گئین۔ اور اونپر سرکہ اور رائی چھڑکوائی۔ مگر اس پر بھی وہ نہ مرا۔ جب پادشاہ نے دیکھا۔ کہ اس سے وہ نہ مرا۔ تو لوہے کی چھ سلاخین گرم کرائین۔ کہ وہ آگ کی طرح گرم ہو گئین۔ اور اوسکے سر مین گھسیڑ دین جس سے اوس کا مغز نکل پڑا۔ لیکن اللہ تعالی نے پھر بھی اوسے بچا دیا جب پادشاہ نے دیکھا کہ اس سے بھی وہ نہ مرا۔ تو اوس نے ایک تانبے کا حوض لیا۔ اور اوس پر آگ جلوا کر اوسے خوب گرم کرا دیا۔ اور پھر اوسمین جرجیس کو ڈالدیا۔ اور اوسے

ڈہانک دیا۔ جس سے وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پہر جب دیکھا۔ کہ اس سے بہی وہ نہ مرا۔ تو اوسے بلایا۔ اور پوچھا کہ مین نے جو ایسی ایسی تجھکو ایذائین دین تجھے اس سے دکھہ درد ہوا یا نہین جرجیس نے کہا۔ کہ میرے رب نے یہ ایذائین مجھہ سے دور کر دین اور مجھے صبر عطا فرمایا کہ تجھپر اوس کی حجت قایم ہو جائے۔

۶۴۔ پادشاہ کا جرجیس کو قید کرنا اور اوسکا نکلنا

اب اوس نے یہ تجویز کی۔ کہ جرجیس کو ہمیشہ کے لیے قید کر دیا جائے لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ اگر تو نے اسے مجلس مین ایسے ہی آزاد چھوڑ دیا۔ تو وہ لوگون سے باتین کرے گا۔ اور اونھین تیرے برخلاف بہڑکائیگا۔ چاہیئے کہ اوسے ایسی ایذا دیجائے۔ کہ جس سے وہ بات بہی نہ کر سکے۔ اس واسطے اوسے پیٹ لٹا دیا۔ اور اوسکے ہاتھہ اور پیرون مین لوہے کی میخین گڑوا دین۔ اور پہر سنگ رخام کا ایک ستون لیا۔ جسے اٹھارہ آدمیون نے اٹھایا۔ اور اوس کی پیٹھہ پر رکہدیا۔ اور وہ دن بہر اوس پتھر کے نیچے دبا پڑا رہا۔ جب رات ہوئی تو اللہ تعالی نے فرشتہ کو بہیجا یہ پہلا ہی موقع تہا۔ کہ اللہ تعالی نے فرشتہ کے ذریعے سے آدمی کی مدد کرائی تہی اوسنے اوس پتھر کو اس پر سے اٹھایا اور میخین نکالین اور کہلا پلا کر اوسے خوش کیا اور تسلی دی۔ اور جب صبح ہوئی تو اوسے قیدخانہ سے نکالدیا۔ اور کہا تو اپنے دشمن کے پاس جا اور جہاد کر۔ کیونکہ ہمنے تجھے سات برس اسی معاملہ مین مبتلا کیا ہے۔ وہ تجھے عذاب دیگا اور چار مرتبہ قتل کریگا اور ہر مرتبہ ہم تیری روح تیرے جسم مین پہر بہیجینگے جب چوتہی مرتبہ وہ قتل کریگا۔ تو ہم تیری روح قبول کرلینگے۔ اور تجہو اوسکا اجر عطا کرینگے

۶۵۔ پادشاہ کا جرجیس کو چروانا اور اوس کا پہر زندہ ہونا اور سحر کا اوس پر نہ چلنا۔

پہر جرجیس بادشاہ کے پاس گیا۔ اور جا کر اوسکے سر پاس کہڑا ہو گیا بادشاہ کو جرجیس کا آنا معلوم بہی نہ ہوا۔ کہ اسی مین دیکھتا کیا ہے۔ کہ وہ اوسے دعوت الی اللہ کر رہا ہے۔ کہان جرجیس

ہے - کہا ہان - پوچھا - قید خانہ سے تجھے کس نے نکالدیا - کہا مجھے اوس نے نکالدیا - جسکی حکومت تیری حکومت سے بڑی ہے - اس سے بادشاہ کو بڑا غصہ آیا - اور طرح طرح کی اوسے ایذا دینے کا حکم دیا - اور اوسے دو لکڑیون کے درمیان کھڑا کیا - اور آرہ سے چیرا - اور پیرون تک چیر کر دو ٹکڑے کر دئے پہر اوسکو کاٹ کر اور یہی ٹکڑے کڑوا ے اور پادشاہ کے یہان سات خونخوار شیر ایک کنوے مین رہا کرتے تہے اوس کا بدن اونکی سامنے ڈالدیا - جب اون شیرون نے اوسے دیکہا - تو اپنے سر جہکا دئے - اور پنجون پر کہڑے ہو گئے - اور اوسے کچھ نقصان نہ پہونچایا - وہ اسی طرح تمام دن نیچے مردہ پڑا رہا - یہ پہلے ہی مرتبہ اوس کی موت ہوئی تہی - پہر جب رات ہو گئی - تو اللہ تعالی نے اوس کے جسم کو جمع کیا - اور برابر کرکے اوسمین جان ڈالدی اور کنوے سے اوسے باہر نکال دیا جب صبح ہوئی تو دیکھتے کیا ہین - کہ جرجیس چلا آرہا ہے - وہ یہان اوسکے مرنے کے سبب سے عیدین منا رہے تہے دیکھتے ہی بولے - کہ یہ شخص تو جرجیس سے کیسا مشابہ ہے - بادشاہ نے کہا - یہ تو وہ ہی ہے جرجیس بولا - کہ ہان مین ہی ہون - تم بہت ہی برے لوگ ہو - مجھے تم نے مار ڈالا - اور ہاتھ پانو کاٹ ڈالے - اللہ تعالی نے مجھے پہر جلادیا - تمہین چاہئیے کہ اس پروردگار عظیم کی عبادت کرو - جس کی قدرت ایسی ہے کہا - یہ تو بڑا ساحر ہے - تمہاری نظر بندی کردی ہے - اور تم کو اُس پر کچھ اختیار نہین رہا ہی - اس سیلیے اونہون نے اپنے ملک کے ساحرون کو جمع کیا جب وہ آگئے تو پادشاہ نے اون مین جو بڑا تہا اوس سے کہا - کہ مجھے کچھ اپنے جادو دکہا - تاکہ مجھے معلوم ہو - کہ تو جرجیس کی برابری کرسکتا ہے یا نہین - جادوگر نے ایک بیل منگایا - اور اوس کے کانون مین پہونکا - اوسی وقت ایک بیل سے دو بیل ہو گئے - پہر کچھ دانہ منگائے - اور اونہین

بویا جوتا۔ اور پیٹر بڑے ہوئے۔ پھر اونہین کاٹا کوٹا۔ بہوسہ صاف کیا۔ پیسا روٹی پکائی۔ اور اوسی وقت اوسے کہالیا۔ پہر پادشاہ نے اوس سے کہا۔ کیا تجھے یہ طاقت ہے کہ تو جرجیس کو کتا بنادے کہا ہان ایک پانی کا پیالہ لائے۔ جب پانی آیا۔ تو اوس پر پہونکا پہر کہا جرجیس سے اسے پی لے۔ جرجیس اوسے سب کا سب پی گیا۔ جادوگر نے کہا اب تیرا کیا حال ہے۔ کہا بہت اچھا حال ہے مجھے پیاس لگی تھی۔ اللہ تعالی نے اپنی مہربانی سے مجھے پانی پلوادیا۔ ساحر نے پادشاہ سے کہا۔ تو اگر اپنے کسی ہمسر پادشاہ سے زور آزمائی کرتا تو بے شک تو غالب ہوجاتا لیکن تو تو ایسے جبّار سے مقابلہ کرتا ہے جو زمین اور آسمان کا پادشاہ ہے۔ اوس کی برابری نہین ہوسکتی۔

۲۶۔ جرجیس کا ایک بیل کو زندہ کرنا اور پادشاہ کے وزیر کا اور چار ہزار آدمیون کا ایمان لانا۔

جرجیس کے پاس شام کی ایک عورت آئی تھی اوس وقت جرجیس کے اوپر سخت عذاب ہو رہا تھا۔ عورت بولی۔ کہ میرے پاس صرف ایک بیل تھا۔ اوسی کی کاشتکاری کی محنت سے میرا گزر ہوتا تھا۔ وہ مرگیا ہے۔ مین تیرے پاس آئی ہون۔ کہ مجھپر تو رحم کرکے خدا سے اوسکے جلادینے کے لیے دعا مانگے۔ جرجیس نے اوسے اپنا عصا دیدیا۔ اور کہا۔ اپنے بیل کے پاس جا۔ اور اوسے اس عصا سے مار۔ اور کہو خدا کے حکم سے زندہ ہوجا۔ اوس عورت نے عصا لے لیا۔ اور جہان بیل مرا تھا وہان آئی۔ دیکھا تو وہان اوس کی ہڈیان اور دم کے بال پڑے ہوئے ہین۔ اوس نے اونہین اکٹھا کیا۔ اور عصا سے مارا۔ اور جرجیس نے جو اوس سے کہدیا تھا وہ کہا۔ بیل فوراً زندہ ہوگیا۔ اور یہ خبر ہوتے ہوتے پادشاہ کی پاس بہی آئی۔

اودھر جب ساحر نے پادشاہ کو نصیحت کی۔ تو پادشاہ کے درباریون مین سے ایک نے جو اونہین

سب سے بڑا تہا کہا۔ میری بات سنو تم اسے ساحر اور جادوگر بتاتے ہو۔ اور اوس کی یہ حالت ہے کہ اوس پر نہ تو تمہارا عذاب کارگر ہوتا ہے اور نہ تم اوسے قتل کر سکتے ہو کیا کوئی ساحر تم نے ایسا بھی دیکھا ہے۔ کہ جو موت کو اپنے سے دور کر دے۔ اور مردون کو زندہ کر دے اور یہ بیل کا قصہ اور اوسکے زندہ کرنیکا حال بیان کیا۔ وہ سب کہنے لگے۔ کہ یہ باتین تو تو ایسی کرتا ہے جیسے کہ تو اوسی کا ہو گیا ہے کہا۔ مین تو اوس پر ایمان لے آیا۔ اور جن چیزون کو تم پوجتے ہو مین اون سے بیزار ہون۔ یہ سنکر بادشاہ اور اوسکے درباری اوس پر پہل پڑے اور اوسے خنجرون سے مارا۔ اور زبان خنجر سے کاٹ ڈالی۔ جس سے وہ ذرا دیر مین مر گیا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ وہ بولنے بہی نہین پایا۔ اور فوراً طاعون سے مر گیا۔ اوران لوگون نے اوس کے حال کا ذکر کسی سے نہ کیا اور اوسے چھپا دیا۔ لیکن جرجیس نے لوگون سے کہدیا۔ اور چار ہزار آدمی نے اوسکا اتباع کیا۔ اور وہ مرا پڑا تہا۔ اس لیے پادشاہ نے اون سب کو انواع عذاب دیدیکر قتل کر دیا۔ اور اونمین سے کسی کو بہی زندہ نہ چھوڑا۔

۷ ۔ جرجیس کی دعا سے خشک لکڑیونکا سبز اور بار آور ہونا۔

پہر ایک شخص نے پادشاہ کے اراکین دولت مین سے کہا۔ جرجیس تو کہتا ہے کہ تیرا خدا مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ مین ایک بات کہتا ہون۔ اگر تیرا خدا وہ کر دے تو مین تجہے سچا جانونگا اور تجہ پر ایمان لے آؤنگا اور جتنے میری قوم کے آدمی ہین انہین بہی تیرا تابع کرونگا۔ یہان چودہ[۱۴] منبر (کرسیان) اور مائدہ (میز) اور پیالہ اور صحاف (رکابیان) خشک لکڑی کے ہین اور قسم قسم کے درختون کی لکڑی سے بنے ہین۔ اپنے رب سے دعا کر۔ کہ اونہین سبز کر دے جیسے اوس نے اونہین پہلے پیدا کیا تہا۔ اور اونمین سے ہر لکڑی اپنے رنگ

اور پتون پہلون اور پہولون سے معلوم ہوجائے جرجیس نے کہا۔ یہ جو تو نے سوال کیا ہے مجہپر اور تجہپر تو بڑا سخت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر یہ بات بڑی آسان ہے۔ پہر اوس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ تو فوراً وہ سرسبز ہوگئین۔ اور جڑین پہوٹ نکلین۔ اور شاخین نکل پڑین۔ اور پتے اور کلیان نمودار ہوگئین جس سے ہر لکڑی کا نام معلوم ہوگیا۔

۶۸۔ جرجیس کو ایک مورت مین جلاکر مار ڈالنا اور اون کا پہر زندہ ہونا۔

پہر اوسی شخص نے جس نے یہ سوال کیا تہا کہا۔ کہ مین جرجیس کو اب عذاب دیتا ہون۔ پہر اوس نے تانبا لیا۔ اور اوس سے بیل کی ایک مورت بنائی۔ اور اندر سے اوسے مجوف رکہا۔ اور اوسمین رال سیسہ گندگ اور ہرتال بہر دیا۔ اور جرجیس کو اوسمین گہسیڑ دیا۔ پہر اس مورت کے نیچے آگ جلائی۔ جس سے وہ بہڑک اوٹہی۔ اور اوس کی سب چیزین پگہل کر مخلوط ہوگئین۔ اور حضرت جرجیس اوسکے اندر مر گیے۔ جب وہ مر گیے تو اللہ تعالیٰ نے اون پر آندہی اور رعد و برق اور تاریک ابر بہیجا۔ جس سے تمام آسمان زمین مین اندہیرا ہوگیا اور کتنے ہی دن تک یہ لوگ متحیر پہرتے رہے۔ پہر اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیل کو بہیجا۔ اونہون نے آکر اوس مورت کو اوٹہایا۔ اور اوٹہاکر زمین پر دے مارا۔ جس سے اوسکے دہماکے کی آواز سنکر سب لوگ ڈر گیے۔ اور وہ مورت ٹوٹ گئی۔ اور اوس سے حضرت جرجیس زندہ نکل آئے۔ جب وہ کہڑے ہوئے۔ اور اون سے بات چیت کی۔ تو پہر اندہیرا جاتا رہا اور آسمان زمین مین جو غبار بہرا ہوا تہا وہ سب صاف ہوگیا۔

۶۹۔ جرجیس کا سترہ مردون کو زندہ کرنا۔

اون لوگون کے ایک امیر نے حضرت جرجیس سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ کہ ہمارے مردے جو ان قبرون مین ہین اونہین جلادے۔ حضرت جرجیس نے اون قبرون کو کہدوایا۔ دیکہین تو وہان بالکل بوسیدہ ہڈیان

ہین۔ پہر جرجیس نے دعا مانگی۔ دعا کے مانگتے ہی ستٗرہ آدمی نظرون کے سامنے آگئے جن مین نو مرد پانچ عورتین اور تین بچے تہے۔ اور اون مین ایک بوڑہا آدمی بھی تہا۔ جرجیس نے اوس سے پوچہا کہ تو کب مرا تہا۔ کہنے لگا کہ فلان فلان وقت مین مین مرا تھا۔ معلوم ہوا کہ اوسے چار سو برس گزرے تہے۔

۷۔ حضرت جرجیس کا ایک درخت کو سبز کرنا اور ایک اندہے کو آنکہین کان دینا۔

جب بادشاہ نے یہ حالت دیکھی۔ تو کہا اب ہم سب طرح سے اوسے اور اوسکے رفیقون کو عذاب دے چکے۔ اب بہوک پیاس کا عذاب اور باقی رہا ہے۔ اس واسطے اوسے ایک بوڑہیا کے گہر مین لے گئے۔ یہ نہایت محتاج تھی۔ اور اوس کا ایک اندہا بہرا اور لنگڑا بیٹا تھا۔ جرجیس کو اوسکے گہر مین بند کیا۔ اور ایسی نگرانی کی کہ کوئی اوسے کہانا پینا وہان نہ پہونچائے جب وہ بہوکے ہوگئے۔ تو اونہون نے اوس بوڑہیا سے پوچہا۔ کہو تیرے پاس کچہ کہانے پینے کو بہی ہے یا نہین۔ وہ بولی کہ مین نے اتنے روز سے نہ کچہ کہانا کہایا اور نہ پانی پیا ہے اب مین جاتی ہون اور کچہ کہین سے تیرے لیے مانگ کر لاتی ہون اونہون نے اوس سے کہا کیا تو اللہ کی عبادت کرتی ہے۔ کہا نہین۔ کہا تو کریگی۔ کہا ہان اور ایمان لائی۔ اور کچہ لینے کے واسطے باہر گئی۔ اوسکے گہر مین ایک خشک لکڑی کا ستون تھا۔ جس پر گہر کی چہت کا بوجہ تہا۔ حضرت جرجیس نے اللہ سے دعا مانگی۔ وہ فوراً سبز ہوگیا۔ اور ہر قسم کے پہل اوسمین لگ گئے۔ جو کہانے کے تہے اور جنہین سب جانتے تہے۔ اور اوس ستون مین شاخین نکلین۔ اور گہر کے اوپر اور گرداگرد اون کا سایہ ہوگیا۔ اسی مین وہ بڑھیا لوٹ کے آئی دیکہتی کیا ہے کہ وہ روٹی کہا رہے ہین۔ اور جب گہر کی حالت دیکھی تو بول اُٹھی۔ کہ مین اوس پر ایمان لائی۔ کہ جس نے اس بہوک کے تنگے گہر مین تجہے کہانا کہلایا۔ اُس پروردگار عظیم

سے دعا مانگ کہ وہ میرے بیٹے کو اچھا کر دے۔ کہا اوسے میرے پاس لا۔ وہ اوس کے پاس لے گئی۔ اونہون نے اوس کی آنکھ پر ہاتھ پھیر دیا وہ اوسی وقت بینا ہو گیا۔ پھر کانون مین پھونک دیا۔ وہ سننے لگا پھر وہ بڑھیا بولی۔ کہ اوس کی زبان اور پانو بھی درست کر دے۔ جرجیس نے کہا۔ اسکے لیے بھی ٹھیر جا۔ اوس کا وقت آنے والا ہے۔

جب بادشاہ نے اوس درخت کو دیکھا۔ تو کہا مین نے تو یہان اس درخت کو کبھی نہین دیکھا تھا۔ یہ کہان سے آگیا۔ کہا یہ درخت اس ساحر نے اوگایا ہے جسے حضور نے بھوک سے ایذا دینا چاہا ہے۔ اور اوس درخت کے پھل اس نے بھی کھائے ہین اور اودن کو بھی کھلائے ہین۔ اور بڑہیا کے بیٹے کو بھی اچھا کر دیا ہے۔ پھر اوس بادشاہ نے حکم دیا گھر کو گرا دین سو وہ گرا دیا گیا۔ اور حکم دیا کہ درخت کو کاٹ ڈالین۔ جبھی اوسے کاٹنے کو گیے اللہ تعالی نے اوسے خشک کر دیا۔ اس لیے اونہون نے اوسے چھوڑ دیا۔

۱۷۔ جرجیس کا قتل گاڑیون کے نیچے ڈالکر اور پھر زندہ ہونا۔

پھر بادشاہ نے حکم دیا۔ کہ جرجیس کو اوندہے منہ پچھاڑ دین۔ اور گاڑیان بنوائین اور اون پر ستون لادے۔ اور اون کے نیچے خنجر اور چھریان لگائین۔ پھر چالیس بیل منگائے۔ اور اونہین گاڑیون مین جوتکر ایک ساتھ ہانک دیا۔ اور جرجیس اون کے نیچے ڈالدئے گیے۔ اس سے اونکے تین ٹکڑے ہو گیے۔ پھر ایک ٹکڑے کو جلوا دیا۔ اور اوس کی راکھ لوگون کو دی۔ کہ جاکر دریا مین بکھیر دین جبھی اونہون نے دریا مین راکھ بکھیری ہی کہ آسمان سے ایک آواز آئی۔ دریا اللہ تعالی نے حکم دیا ہی کہ اس جسم پاک کی راکھ جو تجھ مین پڑی اوسے محفوظ رکھنا۔ کیونکہ مین اوسے پھر زندہ کرنا چاہتا ہون پھر اللہ تعالی نے ہوا کو بھیجا اور اوس نے وہ راکھ جیسی تھی پھر جمع کر دی۔ اور وہ لوگ جنہون نے راکھ پھینکی تھی ابھی کھڑے ہی ہوئے تھے گیے بھی نہ تھے کہ اسی مین جرجیس زندہ

گرد آلود نکل آئے۔ اور وہ لوگ لوٹے اور جرجیس بہی اون کے ساتہہ ہی لوٹے۔
اور اون لوگون نے جاکر اوس آواز کی اور ہوا کی سب کیفیت بیان کی۔

۴۷۔ جرجیس کا بتخانہ کو جانا اور بتون کو زمین مین دہسا دینا۔

پہر پادشاہ نے جرجیس سے کہا۔ ایک بات میرے اور تیرے دونون کے لیے بہتر ہے
آؤ وہ کرین۔ اگر تو یہ نہ سکے۔ کہ تو مجہہ پر غالب آگیا۔ تو مین تجہہ پر ایمان لے آؤن۔ لیکن
شرط یہ ہے۔ کہ تو میرے صنم کو ایک مرتبہ سجدہ کر لے۔ یا اوس کے واسطے
ایک بکری ذبح کر دے۔ پہر جو کہے گا مین وہ ہی کرونگا۔ جرجیس کے دل مین آیا۔
کہ جب اس کا صنم سامنے آئے لاؤ اوسی کو برباد کر ڈالین۔ اور پہر پادشاہ بہی ایمان
لے آئیگا۔ جرجیس نے اس لئے جہوٹ موٹ اوس سے کہدیا اچہا مجہے اپنے
بت کے پاس لیچلئے۔ مین سجدہ کرونگا۔ اور وہان بکری ہی ذبح کرونگا۔ پادشاہ اس سے
نہایت خوش ہوگیا اور اوسکے ہاتہہ پانو پر بوسہ دیا۔ اور کہا کہ آج تو رہنے دیجئے۔ اور
اب آج کے دن اور آجکی رات میرے پاس رہئے۔ کل دیکہا جائیگا۔ جرجیس وہان رہے۔ اور
پادشاہ نے اون کے لیے ایک گہر خالی کر دیا۔ وہان جرجیس گئے۔ جب رات ہوئی
تو اونہون نے نماز بہی پڑہی اور زبور بہی پڑہی۔ اون کی آواز بہت اچہی تہی۔ جب پادشاہ کی بی بی نے
اونکی آواز سنی۔ تو وہ فریفتہ ہوگئی اور ایمان لے آئی۔ مگر دل کا بہید چہپائے رکہا
جب صبح ہوئی تو پادشاہ اونہین بتخانہ کو لے گیا۔ تاکہ وہ اوسے سجدہ کرین۔ لوگون نے
بڑہیا سے کہا۔ کہ جرجیس بگڑ گیا۔ اور پادشاہ کے بعد اوس کے ملک کے لالچ
مین آگیا۔ وہ بڑہیا اپنے بیٹے کو کندہے پر اوٹہا کر نکلی۔ تاکہ جرجیس کو اس
سے روکے۔

جب وہ بتخانہ مین گیے - تو دیکھتے کیا ہین - کہ بڑھیا اور اوس کا بیٹا اون کے بہت ہی
نزدیک موجود ہین - جرجیس نے اوسکے بیٹے کو بلایا - تو اوس نے جواب دیا - اس سے
پہلے وہ کبھی نہین بولا تہا - پہر وہ اپنی مان کے کندہون پر سے اُترا - اوس کے پانون
اچھے ہوگیے - اس سے پہلے کبھی وہ پانون سے نہین چلا تھا - جب وہ جرجیس کے
سامنے کھڑا ہوا - تو اوس سے کہا - کہ ان بتون کو میرے پاس بلا - وہ طلائی کرسیون
پر رکھے ہوئے تھے - اور وہ سب اکہتر تھے - اور وہ آفتاب اور ماہتاب کو بہی پوجتے
تھے - جب اوس نے اونہین بلایا - تو وہ لڑکتے ہوئے چلے آئے - جب وہ اونکے
پاس آئے تو اونہون نے اون کے ایک لات ماری - وہ سب کرسیون سمیت زمین
مین دہس گیے - پادشاہ نے کہا جرجیس تو نے مجھے دہوکا دیا - اور میرے
بت برباد کردیئے - کہا کہ مین نے تو یہ جان کر کیا ہے - تاکہ تو ان سے عبرت پکڑے - اور
جان جاے - کہ اگر وہ خدا ہوتے تو اپنی حفاظت کرتے -

۴۷ - پادشاہ کی بی بی کا ایمان لانا اور پادشاہ کا اوسے مروا ڈالنا -

جب حضرت جرجیس نے یہ کہا - تو پادشاہ کی بی بی نے کہا - اور اپنا ایمان ظاہر کردیا - اور
جرجیس کے معجزات کا ذکر کیا - اور بولی تم لوگ کس خیال مین ہو - یہ شخص جس وقت بددعا
کرے گا - تم سب فوراً ہلاک ہوجاؤگے - بعینہ اوسی طرح جیسے کہ تمہارے یہ بت غارت
ہوگیے - پادشاہ نے کہا او ہو کیا اس ساحر نے تجھے بہی بہکالیا - اور اوسے ایک لکڑی
مین لٹکوا دیا - اور آہنی کنگہیون سے اوس کا بدن کہرچوایا - جب اوسے اوس سے تکلیف
ہوئی - تو اوس نے جرجیس سے کہا - اللہ تعالی سے دعا مانگو کہ مجھ سے وہ اس تکلیف
کو کم کردے - جرجیس نے کہا اوپر تو دیکھ - جب اوس نے نظر اٹھائی تو ہنس پڑی -

پادشاہ نے پوچھا کیون ہنستی ہے۔ کہا مین دیکھتی ہون کہ میرے سر پر دو فرشتے ہین۔ اور
اون کے پاس جنت سے دو تاج ہین۔ اور انتظار کر رہے ہین کہ روح نکلتے ہی مجھے وہ
پہنادین اور جنت کو مجھے اُٹھا لیجائین۔ پہر وہ مرگئی۔

۷۴۔ جرجیس کا قتل اور اوس شہر والون کا جلنا اور شہر کا اُلٹ جانا۔

جب وہ مرگئی تو جرجیس بد دعا کرنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور عرض کیا اے اللہ تو نے
مجھے اس بلا مین مبتلا کر کے اعزاز بخشا۔ تاکہ تو مجھے شہدا کے اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب
عنایت فرمائے۔ اور اب میرے آخر دن آ گئے۔ اب مین چاہتا ہون کہ یہ جو تیری سطوت
اور عقوبت کے منکر ہین ان پر تو ایسا عذاب بھیج کہ جس سے یہ لوگ کچھ نہ کر سکین۔ اس پر
اللہ تعالیٰ نے اون پر آگ کا مینہ برسایا۔ جس نے اونہین جلا دیا۔ جب اونہین اوسکی
گرمی معلوم ہوئی تو وہ حضرت جرجیس کی طرف آئے۔ اور اونہین تلوارون سے مار کر
قتل کر ڈالا۔ یہ اون کا چوتھا قتل تہا۔ جب شہر جل گیا۔ اور اوسمین کچھ نہ رہا۔ تو پہر اوس کی
زمین اُلٹ دی گئی۔ اور مدتون تک اوس مین سے دہوان نکلتا رہا۔ اور سڑی بو آتی رہی
جو لوگ کہ جرجیس پر ایمان لائے تہے اور قتل ہوئے تہے اون کی تعداد چونتیس ہزار تھی
اور ایک پادشاہ کی بی بی بہی تھی۔

خالد بن سنان العبسی

۷۵۔ خالد کی نبوت اور اوس کا آگ مین گھسکر اوسے بجھاتا۔

فترہ کے زمانہ مین (یعنی اوس زمانہ کے درمیان جو حضرت مسیح اور نبی صلعم کے درمیان گزرا ہی)
ایک شخص خالد بن سنان العبسی بہی ہوا ہے۔ کہتے ہین۔ کہ یہ بہی نبی تھا۔ اور اوسکے

معجزات مین سے یہ معجزہ بیان کیا کرتے ہین - کہ اوسکے عہد مین عرب کے ملک مین ایک آگ پیدا ہوئی تہی - جس سے عرب لوگ وہوکے مین آگیے تہے - اور مجوسی ہونے کے قریب پہونچ گیے تہے - اس پر خالد نے اپنا عصا لیا - اور اوسکے اندر گہس گیا اور بیچ مین جاکر اوسے پراگندہ کردیا - اور بولا - بد ا بد ا کل ھاد مؤد الی اللہ الا علی لا دخلنھا وھی تلظی ولا خرجن منھا وثیابی تندی (ترجمہ) ہر ایک ہادی اللہ کیطرف بلاکر لیجاتا ہے - مین اس آگ مین جاتا ہون - گو کہ وہ جل رہی اور شعلے مار رہی ہے - لیکن اوسمین سے جب نکلون گا تو میرے کپڑے تر ہی رہینگے اور آگ کا اثر جو خشک کرنے اور جلانے کا ہے مجہ پر کچہہ بہی نہ ہوگا -) پہر وہ آگ بجہ گئی - اور ابہی تک وہ آگ کے اندر ہی تہا -

۷۶ - خالد کی قبر پر گورخرون کا آنا اور اوسکی بیٹی کا مسلمان ہونا - جب خالد کی وفات کا وقت آیا - تو اوس نے اپنے لوگون سے کہا - کہ جب مجہے تم لوگ دفن کروگے - تو گورخرون کا ایک غول آئیگا - اور اون کے آگے آگے ایک بے دم کا گورخر ہوگا - اور اپنے سمون سے میری قبر کہودیگا - پہر جب تم ایسا دیکہو تو میری قبر کہودنا مین تمہین جتنا حال آیندہ کا ہوگا سب بتادونگا - پہر جب وہ مرگیا - تو لوگون نے اوسے دفن کردیا - پہر اونہون نے وہ ہی حال دیکہا - جو وہ کہہ مرا تہا - اسواسطے اونہون نے چاہا - کہ اوس کی قبر کہودین - لیکن بعض لوگون نے اوسے پسند نہ کیا - اور بولے اگر ہم قبر کہودینگے تو لوگ ہمین بدنام کرینگے - اور عرب لوگ گالیان دینگے کہ تم نے مردہ کی قبر کہودی - اسواسطے اوسے ویسے ہی چہوڑ دیا -

کہتے ہین کہ نبی صلعم نے اس کی نسبت فرمایا ہے ذالک نبی ضیعہ قومہ

دیہ نبی تھا لیکن اوس کی قوم نے اوس کی قدر نہ کی) اس کی بیٹی نبی صلعم کے پاس آئی۔ اور ایمان لائی تھی۔

کہتے ہین۔ کہ یہ واقعہ ملوک طوایف کے زمانہ کا آخری واقعہ ہے۔ مگر ملوک طوائف کے زمانہ کا واقعہ ہونے کے لیے اس پر کوئی دلیل نہین ہے۔ کیونکہ جس شخص کی بیٹی نے نبی صلعم کو دیکھا ہے وہ شخص اردشیر بن بابک کی بادشاہی کے ایک مدت دراز کے بعد ہوا ہوگا۔ اور اردشیر کے وقت سے ملوک طوائف کا خاتمہ ہوچکا۔ تو یہ واقعہ ملوک طوائف کے عہد کا نہین ہوسکتا۔

اب ہم سیاق تاریخ کے لیے شاہان فارس کا بیان کرتے ہین اور اون کے بیان سے بیشتر ملوک طوائف مین سے شاہان اشکانیہ کی گنتی لکھتے ہین۔ اور شاہان فارس کے طبقات بیان کرتے ہین۔ انشاءاللہ تعالی۔

شاہانِ فارس کے طبقات

طبقہ اوّل شاہانِ پیشدادی

پیشدادی بادشاہون کے نام۔ دنیا کے بادشاہون مین سے کیومرث کے بعد ہوشنگ بادشاہ ہوا اور پھر پیشداد نے چالیس برس بادشاہی کی۔ پیشداد کے معنی ہین۔ اول حاکم۔ اسکے بعد طہمورث ابن نوجہان تیس برس بادشاہ رہا۔ پھر اوسکا بھائی جمشید ہوا۔ اور سات سو سولہ برس بادشاہی کی۔ پھر بیوراسپ ابن اروند اسب نے ہزار برس حکومت کی پھر فریدون ابن اتقیان نے پانچ سو برس سلطنت کی۔ پھر منوچہر نے ایک سو بیس برس

پہر افراسیاب ترکی نے بارہ برس پہر زو بن تہماسب نے تین برس پہر کرشاسب نے نو برس پادشاہی کی ۔

طبقۂ ثانی شاہان کیانی

۷۸ ۔ کیانی بادشاہون کے نام ۔ پہر کیقباد ایکسو چھبیس[۱۲۶] برس بادشاہ رہا ۔ پہر کیکاؤس ایکسو پچاس[۱۵۰] برس پہر کیخسرو اسّی برس پہر کے لہراسپ ایکسو بیس[۱۲۰] برس پہر کے گشتاسب ایکسو بیس[۱۲۰] برس پہر کے بہمن ایکسو بارہ[۱۱۲] برس پہر دارا ابن دارا چودہ[۱۴] برس بادشاہ رہا ۔ یہی دارا ہے جس سے سکندر نے بادشاہی چھین لی تھی ۔ اور سکندر کی بادشاہی اسکے بعد بارہ[۱۲] برس رہی ۔

طبقۂ ثالث شاہانِ اشکانی

۷۹ ۔ شاہانِ اشکانی کے نام ۔ یہ لوگ عراق اور جبال کے بادشاہ تھے ۔ اور تمام طوائف ان کو بڑا مانتے تھے ان مین سے ملوک طوائف کے زمانہ مین اول بادشاہ اشک ہوا ۔ اور اوس نے باون برس بادشاہی کی ۔ پہر اوسکے بعد شاپور ابن اشک چوبیس برس پہر گودرز بن شاپور پچاس برس بادشاہ رہا ۔ اسی گودرز نے یحیٰی بن زکریا کے قتل کے بعد بنی اسرائیل پر چڑہائی کی تہی ۔ پہر اوسکے بعد اوسکے بہائی کا بیٹا ویجن بن بلاش اکیس[۲۱] برس بادشاہ رہا پہر گودرز بن ویجن نے اونیس برس حکومت کی ۔ پہر اوس کا بہائی نرسہ تیس[۳۰] برس حکومت کرتا رہا ۔ پہر اوس کا چچا ہرمزان بن بلاش بن شاپور اونیس[۱۹] برس پہر اوسکا بیٹا فیروز بن ہرمزان بارہ[۱۲] برس پہر اوس کا بیٹا خسرو چالیس[۴۰] برس پہر اوسکا بہائی

فیروز چوبیس[۲۴] برس پہر اوسکا بیٹا اردوان بن بلاش پچپن[۵۵] برس پادشاہ رہا۔ لوگون نے یہ بہی بیان کیا ہے۔ کہ ہرمزان بن بلاش کے بعد اردوان اکبر نے بارہ برس پادشاہی کی ہے ملوک طوائف کی تعداد مین مختلف اقوال ہین۔ کوئی کچہہ کہتا ہی اور کوئی کچہہ کہتا ہی۔ اور اہل فارس بہی اس امر کے معترف ہین۔ کہ ملوک طوائف اور حکومت بیوراسب اور افراسیاب ترکی کے زمانہ کی تاریخ مشتبہ ہے۔ اوس وقت اون کی حکومت جاتی رہی تہی اور اس وجہ سے اوس زمانہ کی تاریخ صحیح صحیح لکہی نہ گئی۔

طبقۂ چہارم شاہان ساسانی

۸۰۔ اردشیر کا نسب اور اوس کا داراب گرد کا حاکم ہونا۔

ان مین سب سے اوّل اردشیر بن بابک پادشاہ ہوا ہے۔

اردشیر ابن بابک اور شاہانِ فارس

کہتے ہین۔ کہ جب سکندر سرزمین بابل کا پادشاہ ہوا۔ تو قول نصاریٰ اور اہل کتاب اوّل کے بموجب اوسکے پانچ سو تیرہ برس بعد اور مجوس کے قول کی رو سے دو سو چہیاسٹہہ[۲۶۶] برس بعد اردشیر بن بابک ابن ساسان اصغر ابن بابک ابن ساسان ابن بابک ابن مہرمس ابن ساسان ابن بہمن پادشاہ ابن اسفندیار بن بشتاسپ پیدا ہوا۔ جس کے نسب کی نسبت اختلاف ہے۔ اور اوس نے چاہا۔ کہ دارا ابن دارا کے خون کا عوض لے۔ اور جن لوگون کے پاس ہمیشہ سے ملک چلا آتا تہا اور ملوک طوائف سے پہلے ملک کے مالک تہے اونہین کے قبضہ مین ملک کو پہیر دیوے۔ اور تمام ملک کا

ایک ہی پادشاہ بنادے۔

کہتے ہین۔ کہ اصطخر کے پاس (جسے انگریزی مین پرسپولس کہتے ہین اور جو فارس کا قدیمی دارالحکومت تھا) ایک بستی مین یہ پیدا ہوا تھا۔ جس کا نام طیرودہ تھا۔ اور جو رستاق اِصطخر مین سے تھا (رستاق ایک ایسے گانو کو کہتے ہین جہان پینٹھ لگا کرتی ہے۔ یا چھاونی وغیرہ ہوتی ہے) اوس کا دادا ساسان بڑا شجاع اور شکار کا بڑا شوقین تھا۔ اور نسل شاہان فارس مین جو مادرنگبین کے نام سے مشہور تھی ایک عورت سے اوس نے بیاہ کیا تھا۔ اور آتشکدہ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ یہ آتشکدہ اصطخر مین تھا۔ اور زہرہ کا آتشکدہ کہلاتا تھا۔

اس ساسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام بابک تھا۔ جب وہ بڑا ہوا تو باپ کے بجاے کام کرنے لگا۔ اور لوگون کا انتظام اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ پھر اوس کے یہان اردشیر پیدا ہوا۔ اس زمانہ مین اِصطخر کا پادشاہ مادرنگبین کی نسل مین سے تھا اور اوس کا نام گوزہر تھا اور اوسکا ایک خواجہ سرا تھا جسکا نام پیری تھا۔ اوسی پادشاہ نے دارابگرد کی حکومت دے رکھی تھی جب اردشیر سات برس کا ہوگیا۔ تو اوس کا باپ اوسے گوزہر کے پاس لے گیا۔ اور درخواست کی کہ اوسے پیری کے پاس پرورش کے لیے سپرد کردے۔ اور جب وہ مرجائے تو اوسکے بعد یہی وہان کا حاکم کیا جاے۔ پادشاہ نے اسے منظور کرلیا۔ اور پیری کے پاس بھیجدیا۔ اوس نے اوسے لے لیا۔ اور اپنا متبنی کرکے پالا۔ جب پیری مرگیا۔ تو یہی اوس کا کام دیکھنے بھالنے لگا۔ اور بہت اچھی طرح انتظام کیا۔

اردشیر بن بابک اور شاہان فارس

۱۸ ۔ اردشیر کو ایک نجومی کا پادشاہ ہونے کی	(یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کو لوگ ہونہار

بشارت دینا اور ابتدائی ترقی اور بابک کا گوزہر کو مارنا

پاتے ہین تو اوس کی طرح طرح سے خوشامد کیا کرتے ہین - جب لوگون نے دیکھا کہ اردشیر کی ترقی کے آثار نظر آتے ہین تو منجمین نے کہین اوس سے کہدیا - کہ تو بہت اچھے وقت مین پیدا ہوا ہے - اور تو بادشاہ ہوگا اس لیے وہ لوگون کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے لگا - اور (اسی وجہ سے) اوس نے خواب مین بھی دیکھا - کہ ایک فرشتہ اوسکے پاس کھڑا ہے اور کہتا ہے - کہ تو بڑے ملک کا بادشاہ ہوگا - اس سے اوس کی ایسی ہمت بندہی اور ایسا جوش آیا - کہ پہلے کبھی نہین آیا تھا - اور پہلے اوس نے یہ کام کیا - کہ داراب گرد کے ایک مقام موسوم خوبایان کو گیا - اور وہان کے حاکم کو مار ڈالا جس کا نام ماسین تھا - پھر ایک دوسری جگہہ کوسن کو گیا اور وہان کے بادشاہ منوچہر کو بھی قتل کر دیا - پھر ایک اور مقام لروزین پہونچا - اور وہان کے حاکم دارا کا بھی صفایا کیا - اور ان مقامات مین اپنے آدمی متعین کر دے اور اپنے باپ کو یہ حالات لکھہ بھیجے - اور کہا - کہ گوزہر کو مار ڈالنا چاہیئے ـــ وہ اس وقت بیضا مقام مین تھا - بابک نے اوسے مار ڈالا - اور اوسکا تاج لے لیا - اور اردوان کو جو جبال اور اوسکے گرد نواح کا بادشاہ تھا ایک عرضی بھیجی - کہ میرے بیٹے شاپور کو گوزہر کا تاج پہنا دے مگر اوس نے اسے منظور نہ کیا - اور اوسے ایک فرمان تہدید آمیز لکھا - لیکن بابک نے اس کی کچھ پروا نہ کی - مگر تین روز کے اندر مر گیا -

۸۲ - اردشیر کا شاپور کو پکڑ کر بادشاہ بننا اور کرمان کو لینا اور اسیون اور مہرک کو قتل کرنا -

پھر شاپور بن بابک نے اپنے سر پر تاج رکھا - اور باپ کے بجاے حاکم بن بیٹھا - اور اردشیر کو اپنے پاس بلایا - اور جب اردشیر نہ گیا تو بہت غصہ مین آیا - اور فوج جمع کر کے اوس کی طرف لڑائی کے لئے روانہ ہوا - اور اصطخر سے اپنے دوست و معتمد بھائی بند اور رشتہ دارون کو لیکر

نکلا۔ ان لوگون مین کچھ لوگ ایسے بہی تہے۔ جو اوس سے عمر مین بڑے تہے۔ اونہون نے تخت و تاج اوس سے لیکر اردشیر کو دیدیا۔ پہر اردشیر نے تاج پہنا۔ اور ملکداری اور کشور کشائی کا کام بڑے جوش و خروش سے شروع کیا۔ اور ایک وزیر مقرر کیا۔ اور موبد موبدان کے درجہ پر ایک شخص کو معین کیا۔ اور جب دیکہا کہ اوسکے بہائیون مین بعض اوس کے قتل کے درپے ہین تو اونمین سے بہت آدمیون کو قتل کر دیا۔ اور جب داراب گرد کے باشندون نے اوس سے بغاوت کی۔ تو وہان لوٹ کر آیا۔ اور اوسے فتح کر کے وہان دشمنون کو خوب قتل کیا پہر کرمان کو گیا۔ وہان پلاش بادشاہ تہا۔ اوس سے خوب لڑا۔ اور خود بذات خاص لڑکر اوسے قید کر لیا۔ اور شہر کا مالک ہو گیا۔ اور وہان اپنے بیٹے کو جسکا نام بہی اردشیر تہا حاکم مقرر کر دیا۔ یہان سواحل بحر فارس پر ایک بادشاہ اسیبون نام تہا۔ اوسے بہی جاکر اردشیر نے مار ڈالا۔ اور اوسکے ساتہیون کو قتل کر دیا۔ اور وہان سے اوسے بہت مال و اسباب ملا۔ پہر اوس نے کتنے ہی بادشاہون کو جن مین سے ایک مہرک مقام ابرساس علاقہ اردشیر خرہ کا حاکم بہی تہا اپنی اطاعت کے لیے لکہا۔ مگر اونہون نے اوس کی بات نہ مانی اس واسطے وہ اون پر چڑہ گیا۔ اور مہرک کو مار ڈالا پہر گور کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوسکی بنیاد ڈالی۔ اور ایک کوشک بنایا۔ جس کا نام طربال مشہور ہے اور وہان ایک آتشکدہ بہی بنایا۔

۸۳۔ اردوان کی دہمکی اردشیر کو اور اردشیر کا اپنی ترقی کیے جانا۔

اسی مین اردوان کے پاس سے ایک ایلچی آیا اور ایک فرمان اپنے ساتہ لایا۔ اور بہت آدمیون کو جمع کر کے اردشیر کے سامنے اوسے پڑہا۔ اوسمین لکہا تہا۔ کہ اسے کرد ی۔ تو اپنے درجہ سے آگے بڑہ گیا۔ اور تو نے بڑے ظلم پر کمر باندہی ہے۔ کس نے تجکو

تاج پہننے کی اجازت دی ہی۔ اور کس طرح تو ملک گیری کرنے لگا ہی۔ اور کس نے تجھکو شہر بسانیکا حکم دیا ہی۔ مینے اہواز کی بادشاہ کو حکم دیا ہی کہ وہ تجھے باندھکر میرے حضور مین لا کر پیش کری۔ اردشیر نے اسکے جواب مین لکھا۔ کہ اللہ تعالی نے مجھے تاج بخشا ہی۔ اور ملک کا مالک کیا ہی۔ اور مجھے امید ہی۔ کہ وہ تجھے میرے قابو مین کر دیگا۔ اوس وقت مین تیرا سر کاٹ کر اوس آتشکدہ مین چڑہا دونگا جو مین نے بنایا ہے۔

پھر اردشیر اصطخر کی طرف چلا گیا۔ اور اردشیر خرہ مین اپنے وزیر ابرسام کو چھوڑ گیا۔ وہان اوسے چند روز کے بعد خبر ملی۔ کہ اہواز کا بادشاہ برسام کے پاس آیا تھا۔ اور وہان سے منکوب و مخذول واپس چلا گیا ہے۔ (اہواز سات گویا ضلعون کو کہتے ہین اون کے نام یہ ہین۔ رامہرمز جو خوزستان مین ایک شہر ہے۔ عسکر مکرم۔ تستر جندیسابور۔ سوس۔ سرق۔ نہر تیری اور بعض نو ضلع بتاتے ہین اور یہ دو اور زیادہ کرتے ہین ایذج۔ مناذر) پھر اردشیر اصفہان کو گیا۔ اور اوس پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور پھر فارس کو لوٹا۔ اور تیرو فرداسے اہواز کی طرف توجہ کی اور ارجان کو گیا اور پھر میسان اور طاسا پہونچا۔ پھر شرق کی طرف آیا۔ اور دجیل کے کنارے آکر ٹھیرا۔ اور شہر کو لیکر وہان سوق اہواز شہر بسایا۔ اور مال غنیمت کے ساتھ فارس کو لوٹ گیا۔ پھر فارس سے براہ خرہ کازرون اہواز کو آیا۔ اور میسان کے بادشاہ کو قتل کیا۔ اور کرخ میسان وہان آباد کیا۔

۴۸۔ اردوان کو مار کر اور بابا کو مطیع کر کے اردشیر کا شاہنشاہ ہونا

پھر اردشیر فارس کو لوٹ آیا۔ اور اردوان کو لڑائی کا اذن دیدیا۔ اور کہا کہ کوئی لڑائی کا مقام متعین کرے اوس نے لکھا۔ کہ مین صحرائے ہرمزجان مین آتا ہون اور مہر ماہ کے اخیر تک وہان پہونچ جاؤنگا۔ اس واسطے اردشیر وہان کو روانہ ہوا۔ اور قبل از وقت وہان جاکر اپنے مورچون کے گرد خندق تیار کر لی۔ اور پانی پر قبضہ کر لیا۔ پھر اردوان اور ارمانیون کا بادشاہ

دونوں کر آئے۔ اور یہ دونو پہلے آپس مین لڑ رہے تھے۔ مگر اردشیر کے مقابلہ مین دونو ایک ہو گئے۔ اور اوس سے دونو لڑنے لگے۔ اور اونہون نے باری باری مقرر کرلی ایک روز بابا ارمانیون کا پادشاہ اردشیر سے لڑنے آتا اور ایک روز اردوان جبال کا پادشاہ آتا۔ لیکن ارمانیون کا پادشاہ زبردست تہا۔ اردشیر اوسکے سامنے نہین ٹھیر سکتا تھا۔ البتہ جب اردوان آتا۔ تو اردشیر اوسے پس پا کر دیتا تہا اسواسطے اردشیر نے بابا سے تو صلح کرلی۔ اور اوسے اس بات پر راضی کرلیا۔ کہ جب تک اردوان سے فیصلہ نہ ہو جائے تب تک وہ نہ بولے۔ اس طرح پر جب اکیلا اردوان رہ گیا۔ تو اوسے اردشیر نے بہت جلد مار لیا۔ اور اوسکے ملک کا مالک ہو گیا۔ اور اوسکے بعد بابا نے بہی اردشیر کی اطاعت قبول کرلی۔ اور اس وقت سے اردشیر شاہنشاہ کہلانے لگا

۸۵۔ اردشیر کے باقی فتوحات اور ملک کا آباد کرنا پہر اردشیر ہمدان کو گیا۔ اور اوسے فتح کرلیا۔ اور جبل اور آذربائیجان اور موصل اور ارمینیہ کو بہی جا کر چہین لیا۔ اور پہر موصل سے سواد کو گیا اوس کا بہی مالک ہو گیا۔ اور دجلہ کے کنارون پر قبالہ طیسون کو بسایا۔ جو مدائن کے مشرق مین ہے۔ اور ایک اوسکے مغرب مین شہر آباد کیا۔ اور اوسکا نام اردشیر رکہا۔ پہر سواد سی اصطخر کو لوٹ گیا۔ اور وہان سے سیستان کو اور جرجان کو گیا۔ پہر نیشاپور مرو بلخ خوارزم کی سیر کی۔ پہر فارس کو لوٹ آیا اور گور مین قیام کیا۔ یہان اوسکے پاس پادشاہ کوسان اور پادشاہ طوران (طہران) اور پادشاہ مکران کے قاصد آئے۔ اور سب نے اطاعت کا اظہار کیا پہر اردشیر گور سے بحرین کو گیا۔ یہان کا پادشاہ اوس کی آمد کی خبر سنکر ایسا مضطرب ہوا کہ قلعہ پر سے اپنے آپ کو نیچے گرا دیا۔ اور مر گیا۔ پہر اردشیر مدائن کو لوٹ آیا۔ اور وہان اپنے بیٹے شاپور کو اپنے حین حیات ہی تاج شاہی پہنایا۔

پہر اردشیر نے آٹھ شہر بسائے۔ مدینۃ الخط[۱] بحرین مین شہر بہرسیر[۲] مدائن کے مقابل جس کا نام اوس نے اردشیر رکھا تھا۔ اور عربون نے اوسے مُعرّب کر کے بہرسیر کر لیا ہے۔ اور اردشیر خرہ[۳] بہی اوس نے بسایا۔ جس کا نام عضد الدولہ بن بویہ نے فیروزآباد رکھدیا ہے۔ اور کرمان مین بہی ایک شہر بسا کر اوس کا نام اَردشیر[۴] رکہا۔ اوسے بہی عربون نے بردشیر کر لیا ہے۔ ایک شہر اوس نے بہمن[۵] اردشیر دجلہ کے کنارے بصرہ کے پاس بسایا تھا بصرہ والے اوسے بہمن شیر کہتے ہین۔ اور فرات کے پاس میسان[۶] بہی اوسی کا بسایا ہوا ہے۔ رام[۷] ہرمز بھی خوزستان مین اور سوق الاہواز اور موصل مین بوذ[۸] اردشیر بہی اوسی کے آباد کیے ہوئے ہین۔

یہ پادشاہ نہایت محمود السیرت اور مظفر و منصور تھا۔ کبہی اوسے شکست نہین ہوتی تہی۔ اس نے شہر بسائے۔ ضلع مقرر کیے اور اہلکارون کے مراتب قرار دئے اور ملک کو آباد کیا۔ اس کی پادشاہی اردوان کے قتل کے دن سے شمار کی جاتی ہے اور چودہ[۱۴] برس پادشاہی کی ہے۔ اور ایک روایت مین ہے۔ کہ چودہ[۱۴] برس دس مہینے اوس کی حکومت رہی ہے۔

۸۶۔ حیرہ انبار اور کوفہ کی آبادی۔ جب اردشیر عراق کا مالک ہوگیا تو تنوخ مین سے بہت لوگون نے وہان کی سکونت چھوڑدی۔ قضاعہ وہان سے نکل کر شام کو چلے گیے اور حیرہ اور انبار کے لوگ اوسکے مطیع ہوگیے حیرہ اور انبار بخت نصر کے زمانہ مین آباد ہوئے تہے۔ لیکن جب وہان کے باشندے انبار کو چلے گیے۔ تو حیرہ خراب ہوگیا اور انبار پانچ سو پچاس برس تک آباد رہا۔ لیکن جب عمرو بن عدی کے زمانہ مین حیرہ آباد ہوا۔ تو پانچ سو تیس برس سے بہی زیادہ برسون تک آباد رہا۔ اور پہر کوفہ نے اوسکی

جگہ لے لی۔ اور اہل اسلام وہان رہنے لگے۔

شاپور بن اردشیر بن بابک کی پادشاہی

۸۷۔ شاپور کی پیدایش پرورش اور ولی عہد ہونا | جب اردشیر بن بابک مر گیا۔ تو اوس کے بعد اوس کا بیٹا شاپور پادشاہ ہوا اردشیر نے اشکانیون کو خوب قتل کیا تہا۔ یہان تک کہ اون کو فنا ہی کر دیا تہا۔ اوس کا سبب یہ تہا۔ کہ اوسکے پردادا ساسان بن اردشیر بن بہمن نے قسم کہائی تہی۔ کہ اگر مین ایک دن کے واسطے بہی پادشاہ ہو جاؤن۔ تو اشک بن جرہ کی نسل سے کسی کو زندہ نہ چہوڑونگا۔ اور یہ قسم اُس نے اپنی اولاد کو بہی دیدی تہی۔ پہر جب اردشیر اوس کی اولاد مین پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اوس کی تمام اولاد کو خواہ عورتین ہون خواہ مرد ہون سب کو قتل کر ڈالا۔ ایک لڑکی رہ گئی۔ جسے اوس نے دار المملکت مین پایا تہا اور اوس پر فریفتہ ہو گیا تہا۔ وہ وہان کے مقتول پادشاہ کی بیٹی تہی۔ اردشیر نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے۔ تو اوس نے کہا۔ مین پادشاہ کے ایک بی بی کی خادمہ ہون۔ تو اوس نے پوچہا۔ کہ تیرا بیاہ ہو گیا ہے یا نہین۔ کہا۔ نہین مین باکرہ ہون اس واسطے اردشیر نے اوسے اپنے پاس رکہ لیا۔ اور ہم بستر ہوا۔ جس سے وہ حاملہ ہو گئی جب وہ حاملہ ہوئی تو اوس نے جان لیا کہ پادشاہ اب قتل نہ کریگا۔ تب اوس نے کہا کہ مین اشک کی بیٹی ہون۔ اس سے اردشیر کو اوس سے نفرت ہو گئی اور ہرجبد ابن سام کو بلایا۔ جو ایک بڑا بوڑہا آدمی تہا۔ اور اوس سے یہ سب حال کہا۔ اور حکم دیا۔ کہ اوسے قتل کر دے۔ تاکہ اوسکے دادا کی قسم پوری ہو جائے۔ اوس بزرگ نے اوسے قتل کرنے کو لے لیا۔ لیکن عورت نے کہا۔ کہ مین پیٹ سے ہون۔ اس واسطے دائیان

بلائی گیئین۔ اوراونہون نے اوس کے حاملہ ہونے کی شہادت دی۔ اس واسطے برجد نے اوسے ایک تہ خانہ کے اندر بند کردیا۔ اور اپنا آلہ تناسل کاٹ ڈالا۔ اور اوسے ایک ڈبیا مین بند کیا۔ اور اوس پر مہر کردی۔ اور پادشاہ کے پاس آیا۔ پادشاہ نے پوچھا تو نے کیا کیا۔ کہا مین نے زمین کے سپرد کردیا۔ اور وہ ڈبیا پادشاہ کو دیدی اور درخواست کی کہ اس پر اپنی مہر کردے۔ اور خزانہ مین رکہہ چھوڑے۔ کسی وقت یہ کام آئیگی۔ پادشاہ نے رکہہ چھوڑی۔ پہر اوس عورت کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور اوس نے یہ پسند نہ کیا۔ کہ پادشاہ کی اجازت بغیر اوس لڑکے کا کچھہ نام اپنی طرف سے رکہدے۔ اور یہ بہی اوسے خوف ہوا۔ کہ ابھی بچپن مین ہی اوسے پادشاہ کو بتادے پہر اوس کا زائچہ نکلوایا۔ اور اوسکا نام شاپور (پادشاہ کا بیٹا) رکہدیا۔ جو صفت کی صفت اور نام کا نام تہا۔ پہلے پہلے یہ نام اسی شخص کا رکہا گیا ہے۔

پہر ایک مدت تک اردشیر کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ پہر وہی بزرگ جس کے پاس بیجہا تہا ایک روز پادشاہ پاس آیا دیکھتا کیا ہے کہ وہ محزون ومغموم بیٹھا ہے۔ پادشاہ سے پوچھا کہ آپ کیون رنجیدہ خاطر نظر آتے ہین۔ پادشاہ نے کہا۔ مین نے اپنی تلوار سے مشرق ومغرب کا ملک فتح کیا۔ اور اپنے باپ دادا کے ملک کا مالک ہوگیا۔ اب مین مرجاؤنگا میرے کوئی اولاد نہین ہے۔ جو ملک کا میرے پیچہے مالک ہو۔ اوس بزرگ نے کہا اللہ تعالی ابتجہے خوش رکہے۔ میرے پاس تیرا ایک بیٹا ہے۔ آپ مجھے وہ ڈبیا دیجئے جو مین نے آپ کے پاس امانتاً رکہی ہے۔ تاکہ مین اوس کے صدق کی دلیل لاؤن۔ اردشیر نے وہ ڈبیا منگائی۔ اور کہولا۔ تو دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوسمین اوس بزرگ کا آلہ تناسل رکہا ہوا ہے۔ اور ایک نوشتہ بہی موجود ہے۔ اور اوسمین لکہا ہوا ہے جب

مجھے اشک کی بیٹی نے جو شاہنشاہ سے حاملہ ہوئی تھی - اور اوس نے مجھے اوس کے
قتل کا حکم دیا تھا کہا پادشاہ کے تخم کو ضایع نہ کر - تو مین نے اوسے زمین مین امانت رکھدیا
جیسا کہ پادشاہ نے مجھے حکم دیا تہا - اور مین نے اپنی بریت کے لیے وہ کام کرلیا -
کہ جس سے مجھپر کوئی الزام ہی عائد نہین ہو سکتا ہے -

پھر اردشیر نے حکم دیا - کہ شاپور کے ساتھ سو لڑکے اور ایک قول کے بموجب ہزار لڑکے
اوسی کی ہیئت اور قامت کے لئے جائین - اور ایک ہی سا لباس پہنکر وہ میرے پاس
آئین - چنانچہ اوس بزرگ نے ایسا ہی کیا - جب اردشیر نے شاپور کو دیکھا - تو اوس نے
اپنے بیٹے کو پہچان لیا - اور اوس کے خط و خال سے معلوم کرلیا کہ یہ اوسی کا بیٹا ہے
پھر اون کو گیند بلّے دئے - اور گیند سے وہ کھیلنے لگے - شاہی ایوان مین ہی کھیل رہے
تھے - کہین گیند ایوان کے اندر جا پڑی - لڑکون کو خوف ہوا مکان مین اندر نہ گھس سکے
مگر شاپور بے دھڑک آگے بڑھ کر اندر گھس گیا - اور اس سے پادشاہ نے جان لیا کہ اوسی
کا بیٹا ہے - اور پہلے اوسکے دل کو گمان ہو گیا تھا - اب بالکل یقین آگیا - کہ اگر وہ اوسکا
بیٹا نہ ہوتا تو اس قدر جرائت ہی نہ ہوتی - اردشیر نے اوس سے پوچھا - کہ تیرا کیا نام ہے
کہا شاپور - جب اردشیر کو کامل طرح پر ثابت ہو گیا کہ شاپور اوسی کا بیٹا ہے تو اوس نے
پھر اس امر کی شہرت دیدی - اور اپنے بعد اوسے ولی عہد قرار دیا -

۸۸ - شاپور کی پادشاہی اور نیشاپور جندی شاپور وغیرہ شہر بسانا اور نصیبین اور انطاکیہ وغیرہ کی فتح اور شاہ روم کا گرفتار کرنا -

شاہپور ذہن کا عاقل طبیعت کا رسا اور فاضل تھا
جب پادشاہ ہوا اور اپنے سر پر تاج رکھا - تو جو لوگ
نزدیک و دور تھے اون سب پر انعام و اکرام کی
خوب بھرمار کی - اور سب پر احسان کئے - اس سے مخلوق مین اوس کی نیک نامی کی

خوب شہرت ہو گئی اور تمام بادشاہون سے بڑھ گیا۔ اور اوس نے فارس مین شہر نیشاپور اور
شہر شاپور بسایا۔ اور فیروز شاپور بھی آباد کیا۔ جسے انبار کہتے ہین۔ اور جندی شاپور بھی
اوسی نے بسایا۔ اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ نصیبین مین اوس نے رومیون کو محصور کیا تھا
اور وہان رومیون کو ایک مدت تک پکڑ پکڑ کر جمع کیا تھا۔ پھر اوسے خراسان کی طرف کچھ
ایسی ضرورت ہوئی کہ وہان جانا پڑا۔ اس لیے وہ وہان چلا گیا۔ اور وہان کا انتظام اچھی
طرح کرا دیا۔ پھر نصیبین کو لوٹ کر آیا۔ پھر کہتے ہین۔ کہ اوس کی دیوار ڈہل گئی۔ اور اوس
مین ایک شگاف پڑ گیا۔ جس سے وہ اندر گھس گیا۔ اور دشمنون کو قتل و قید کیا۔ اور
مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور پھر وہان سے آگے بلاد شام مین پہونچا۔ اور کثرت سے
وہان کے شہر فتح کیے۔ فالوقیہ اور قدوقیہ تک اوس کی فتوحات پہونچ گئین اور انطاکیہ
مین اوس نے روم کے بادشاہ کو محصور کیا۔ اور اوسے قید کر کے اور کثرت سے رومیون
کو پکڑ کر لے گیا۔ اور جندی شاپور مین جا کر اونہین آباد کر دیا۔

شہر حضر

۸۹۔ شاپور کا محاصرہ حضر پر اور نضیرہ کی مدد سے اوسے فتح کرنا۔

کوہستان تکریت مین (جو موصل کے نواح مین ایک شہر ہے۔ اور جو تکریت بنت وائل اخت قاسط
کے نام سے مشہور ہے) دجلہ اور فرات کے درمیان (عراق مین علاقہ مسکن کے محاذی)
ایک شہر تھا جس کا نام حضر تھا (اسے بعض لوگون نے جزیرہ مین اور بعض نے ناحیۃ الثرثار مین
بھی بتایا ہے) اور اوسمین اوس زمانہ مین ایک بادشاہ حکمرانی کرتا تھا جس کا نام ساطرون
تھا۔ وہ جرامقہ قوم سے تھا۔ عرب اوسے ضیزن کے نام سے پکارتے ہین
(ضیزن بروزن حیدر اوس شخص کو کہتے ہین جو اپنے باپ کی بی بی کو یا اپنے بیٹے کی

عورت کو اوسکے بعد یا طلاق دینے پر اپنے پاس رکھ لے اور اوس سے نکاح کر لے یہ
مجوسیون مین جایز تھا -) یہ ضیزن قضاعہ مین سے تھا - اور جزیرہ کا بادشاہ تھا اور اوس کا
لشکر بہی بہت تھا - جب شاپور خراسان مین تھا - تو اوس نے سواد کے ایک حصہ پر
تاخت کی تہی - جب شاپور ادہر سے لوٹ کر آیا - تو اوس کی تاخت کا حال معلوم ہوا
اس واسطے وہ اوس پر چڑہ گیا - اور اوس پر چار سال تک اور ایک قول کے بموجب
دو سال تک محاصرہ ڈالا - مگر قلعہ کی دیوار کسی طرح نہ گر سکی - اور وہان تک رسائی
نہ ہو سکی -

ضیزن کی ایک بیٹی تہی - اوس کا نام نضیرہ تھا - اوس کو حیض آیا (یعنی بالغ ہوگئی) تو
اوسے اوس جگہہ کے دستور کے بموجب قلعہ کی دیوار پر لائے - یہ نہایت خوبصورت لڑکی
تہی - اور شاپور بہی نہایت خوبصورت تھا - جب ان دونون نے ایک دوسرے کو دیکھا -
تو ایک دوسرے پر عاشق ہوگیے - نضیرہ نے شاپور کے پاس پیغام بہیجا - کہ اگر مین اس
قلعہ کی دیوار کے گرانے کی تدبیر بتا دون تو تو مجہے کیا دیگا - شاپور نے کہا جو تو مانگے -
اور تجھ سے مین اپنی شادی کر لونگا - نضیرہ نے کہا - ایک با دامی رنگ کی فاختہ کنٹہ دار
لے - اور اوسکے پیر پر کسی کنجی اور کنواری لڑکی کے حیض سے لکہہ پہر اوسے چھوڑ دے -
وہ شہر کی دیوار پر آبیٹہیگی - اور دیوار اوس سے گر جائیگی - یہ ایک طلسم تھا - جو اس شہر مین
کسی نے کر رکہا تھا - اور اوسکے توڑنے کی یہی صورت تہی - شاپور نے ایسا ہی کیا -
اور شہر کی دیوار گر گئی - اور شاپور اوس مین گہس گیا - اور ضیزن اور اوسکے آدمیون کو مار ڈالا
یہان تک کہ اوس قوم مین سے اب ایک بہی معلوم نہین ہوتا اور شہر کو غارت کر ڈالا -

۹۰ - شاپور کا نضیرہ کی بیوفائی سے اوسے | پہر نضیرہ کو لے گیا - اور عین التمر مین جا کر اوس سے

قتل کرنا اور مانی زندیق۔

بیاہ کیا۔ اور ہم بستر ہوا (عین التمر کوفہ کے قریب بغداد سے تین منزل پر فرات کے مغرب مین ہے) لیکن نضیرہ رات بھر بستر پر بے چین لوٹتی رہی۔ شاپور نے پوچھا کہ تجھے کس بات کی تکلیف ہے۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہان آس کے درخت کا ایک پتا اوسکے پیٹ کی شکنون پر چپٹا ہوا ہے شاپور نے پوچھا۔ تیرا باپ تجھے کیا کھلایا کرتا تھا۔ نضیرہ نے کہا۔ مکھن انڈے کی زردی شہد اور جوہر شراب شاپور نے کہا۔ جس باپ نے تجھے ایسے ناز و نعمت سے پالا تو نے اوسکے ساتھ وفاداری نہ کی تو تو میرے ساتھ کیا کریگی اور ایک شخص کو نہایت سرکش گھوڑے پر سوار کرایا۔ اور عورت کی چوٹی کے بال اوس کی دم سے باندھ دئے۔ اور گھوڑے کو بھگا دیا۔ جس سے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ شعرا نے اس ضیزن کا ذکر اپنے اشعار مین بہت کیا ہے۔

اسی شاپور کے زمانہ مین مانی زندیق بھی ہوا ہے۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور بہت مخلوق اوسکے تابع ہو گئی تھی۔ اوخھین لوگون کو مانویہ کہا کرتے ہین۔

شاپور نے بتیس۳۲ برس پندرہ دن پادشاہی کی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اکتیس برس چھہ۶ مہینے نو۹ دن اوس کی حکومت رہی ہے۔

ہرمز ابن شاپور بن اردشیر

۹۱۔ ہرمز کی پیدایش اور اوس کی مان کا مہرک کی نسل سے ہونا۔

یہ پادشاہ شکل و صورت مین تو اردشیر کے ہی طرح تھا۔ لیکن تدبیر و دانائی مین اوس کو نہین پہنچتا تھا۔ اور بڑا جری اور دلاور تھا۔ اس کی مان مہرک پادشاہ کی بیٹیون مین سے تھی۔ جسے

اردشیر نے قتل کیا تہا - اور اوس کی نسل کے پیچہے پڑ گیا تہا - جہان پاتا تہا قتل کر دیتا تھا
اور اون کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ کہین منجمین نے اوس سے کہا تہا - کہ مہرک کی نسل سے
ایک پادشاہ پیدا ہوگا - اسواسطے اوسے اوس کی نسل سے اندیشہ پیدا ہو گیا تھا -
اور اسی وجہ سے ہرمز کی مان جنگل کی طرف بہاگ گئی تہی - اور کسی چرواہے کے پاس
رہتی تہی -

اتفاقاً شاپور ایک مرتبہ شکار کھیلنے کو گیا تہا - وہان اوس کو پیاس لگی - اور اوسے دو خیمے
نظر آئے جہان ہرمز کی مان تہی وہ اودہر کو گیا - اور وہان جاکر پانی مانگا - تو ایک لڑکی نے پانی
اوسے لاکر دیا - جو نہایت خوبصورت تہی - اسی مین وہ چرواہی بہی آ گیے - شاپور نے اون سے
پوچہا کہ یہ کون لڑکی ہے - ایک نے اون مین سے کہا - کہ یہ میری بیٹی ہے - شاپور نے
اوس سے بیاہ کر لیا - اور اوسے اپنے گہر لے گیا - وہان اوسے اچہے کپڑے پہنوائے
اور خوشبو لگائی - جب اوس نے اوس سے ہم بستر ہونا چاہا - تو اوس نے نہ مانا - اور
ایک مدت تک انکار ہی کرتی رہی - جب ایک مدت گزر گئی تو اوس نے اوس کا سبب پوچہا
اوس نے کہا - کہ مین مہرک کی بیٹی ہون - مین یہ چاہتی ہون - کہ اردشیر کی طرف سے تجہے
کچہہ نقصان نہ پہونچے - اس واسطے شاپور نے یہ عہد کر لیا - کہ مین تیرا حال کسی سے
نہ کہونگا - پہر ہم بستر ہوا - اور اوس کے پیٹ سے ہرمز پیدا ہوا - اوسے بہی شاپور نے چہپائے
رکہا - جب وہ کئی برس کا ہو گیا - تو اتفاقاً اردشیر شاپور کے گہر کو آیا - کچہہ اوسکو بیٹے سے
مشورہ کرنا تہا - اور یکایک اوسکے گہر مین چلا آیا - اسی مین ہرمز اوسکے سامنے آگیا
اوسکے ہاتہہ مین بلا تہا - اور چلاتا ہوا گیند کے پیچہے دوڑتا آتا تہا - جب اردشیر نے دیکہا
تو اوسے تعجب ہوا - اور اوسکے چہرے کے حسن اور جسم کے ثقل وغیرہ سے پہچان لیا

کہ وہ شاپور کے مشابہ ہے۔ اور اوسے اپنے پاس بلاکر شاپور سے پوچھا کہ یہ کون ہے۔
شاپور نے سر جھکا کر کچھ ندامت آمیز اقرار کیا۔ اور سارا قصہ اوسے سنایا۔ اردشیر
یہ سنکر خوش ہوگیا۔ اور کہا کہ جو بات منجمون نے کہی تھی وہ سچ نکلی کہ مھرک کی اولاد مین
یہان کی پادشاہی ہوگی۔ لیکن اس بات سے اب میری تسلی ہوگئی۔ کہ تیرے نطفہ
سے یہ بچا پیدا ہوا ہے۔ پھر اوسے اپنے ساتھ لے گیا اور پرورش شروع کی۔

۹۲۔ ہرمز کا اپنے باپ کے اطمینان کے واسطے اپنا ہاتھ کٹوانا اور اوس کی پادشاہی

جب شاپور پادشاہ ہوگیا۔ تو اوس نے ہرمز کو خراسان پر حاکم کردیا اور وہان بھیجدیا۔ اس نے
جاکر دشمنون کو خوب مغلوب و مقہور کیا۔ اور بالاستقلال حاکم بن گیا۔ اسے مین مخبرون نے
آکر شاپور کو خبر دی۔ کہ ہرمز کا ارادہ آپ سے ملک چھیننے کا ہے۔ اور اوسمین خوب لگاؤ
بجھائی کی۔ جب ہرمز کو اس بات کی خبر پہونچی۔ تو اوس نے اپنا ایک ہاتھ کاٹا۔ اور باپ کے
پاس بھیجدیا۔ اور لکھا کہ مین نے ایسے ایسے سنا تھا اور اس تہمت کے ازالہ کے واسطے
مین نے اپنا ہاتھ کٹوادیا ہے۔ کیونکہ اوس زمانہ مین رسم یہ تھی۔ کہ عیب دار کو پادشاہ نہین
کیا کرتے تھے۔ جب شاپور کے پاس اوسکا ہاتھ پہونچا تو اوس کو سخت افسوس ہوا۔ اور
ہرمز کو لکھا۔ کہ مجھے اس بات سے سخت رنج ہوا۔ اور مین نے تجھے اپنے بعد ولی
عہد کیا۔

غرض جب یہ پادشاہ ہوا۔ تو اس نے رعیت پروری مین کوئی کوتاہی نہین کی۔ اور بڑی
عدل و داد سے ملکداری کی وہ بڑا راستباز تھا۔ اور اپنے آبا کے طریق پر چلتا تھا۔ اوسی
نے رام ہرمز کا ضلع قرار دیا ہے۔ اوس کی پادشاہی ایک برس دس مہینے رہی۔

بہرام بن ہرمز بن شاپور

۹۳ - بہرام کی پادشاہی اور مانی کا قتل - بہرام بڑا حلیم متانی اور نیک سیرت پادشاہ تھا - اس نے مانی زندیق کو قتل کیا - اور اوس کی کھال کھچوا کر اوسمین بہس بھر دیا - اور جندی شاپور کے دروازے پر اوسے لٹکوایا تھا جسے دروازہ مانی کہا کرتے ہین - اس نے تین برس تین مہینے اور تین دن پادشاہی کی ہے -

۹۴ - امرء القیس الکندی کی حکومت عرب پر - جب عمرو بن عدی مر گیا - تو ربیعہ اور مضر وغیرہ عراق حجاز اور جزیرہ کے بدویون پر شاپور اور ہرمز اور بہرام کی طرف سے امرء القیس الکندی عمرو بن عدی کا بیٹا عامل رہا - یہی شخص آل نصر بن ربیعہ مین اور فارس کے عاملون مین سب سے اول نصرانی ہوا ہے - اسکی ایک سو چودہ برس کی عمر ہوئی تھی - اور اس نے شاپور کے زمانہ مین تیئیس برس ایک مہینا اور ہرمز کے وقت مین ایک برس دس مہینے اور بہرام کے زمانہ مین تین برس تین مہینے تین دن اور بہرام بن بہرام کے زمانہ مین اٹھارہ برس حکومت کی تھی -

بہرام ابن بہرام ابن ہرمز

۹۵ - بہرام ابن بہرام اور بہرام ابن بہرام ابن بہرام اور نرسی ابن بہرام کی پادشاہی - اس نے اچھی طرح ملکداری کی - اور امور سیاست کو خوب جانتا تھا - جب اس نے اپنے سر پر تاج شاہی رکھا - تو لوگون سے وعدہ کیا - کہ نیک سیرتی کے کام کرونگا - اس کی حکومت کی مدت مین اختلاف ہے - کوئی تو اٹھارہ برس اوسکی حکومت کی مدت بتاتا ہے - اور کوئی سترہ برس واللہ اعلم -

بہرام ابن بہرام ابن بہرام

جب یہ تخت وتاج کا مالک ہوا۔ تو عظما اور اکابر سلطنت نے اسکے لیے دعا دی۔ اس نے بھی اوس کا جواب بہت اچھی طرح سے دیا۔ پادشاہ ہونے سے پیشتر یہ سیستان کا حاکم تھا۔ اس نے چار برس پادشاہی کی۔

نرسی ابن بہرام ابن بہرام

یہ بہرام ثالث کا بھائی تھا۔ جب اوسے تخت وتاج ملا۔ تو اوسکے پاس اشراف اور عظمائے سلطنت آئے۔ اور اوسکے حق مین دعا دی۔ اس نے بھی اون سے بحسن سلوک پیش آنے کا وعدہ کیا۔ اور اون کے ساتھ بہت ہی اچھی طرح سلوک کرتا رہا۔ وہ کہا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے جو ہم پر انعام واکرام کیا ہے اوس کا شکر فراموش نہ کرنا چاہیئے اس نے نو برس پادشاہی کی۔

ہرمز بن نرسی

۹۶۔ ہرمز بن نرسی کی پادشاہی اور شاپور کا اوسکے بعد پیدا ہونا۔

اس کی سختی سے لوگ بہت ڈرتے تھے۔ اس واسطے اس نے اون سے کہدیا۔ کہ مجھے معلوم ہے آپ لوگ میری سخت مزاجی سے ڈرتے ہین۔ اور میری حکومت سے خوف کرتے ہین۔ اسواسطے مین آپ سے کہے دیتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزاج کی سختی کو رقت اور رافت سے بدلدیا ہے۔ اس نے ملکداری اور سیاست نہایت نرمی اور رفق کے ساتھ کی۔ اوسکو اس بات کا شوق تھا۔ کہ ضعفا اور غربا کو قوی اور امیر بنا دے۔ اور ملک کو آباد کرے اور ملک مین عدل وداد پھیلائے۔

جب یہ مرا ہے تو اوسکے اولاد کوئی نہ تھی۔ اس سے لوگ نہایت پریشان ہوئے۔ اور اوس کی عورتون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا۔ کہ ایک عورت حاملہ ہے۔ یہ یہی بیان کرتے ہین۔ کہ اوس نے مرتے وقت وصیت کردی تہی کہ جب بچا پیدا ہو۔ تو اوسے بادشاہ کرنا۔ غرض اوسکے پیٹ سے شاپور ذوالاکتاف پیدا ہوا۔

ہرمز نے چھ برس پانچ مہینے بادشاہی کی۔ ایک روایت ہے کہ سات برس پانچ مہینے وہ بادشاہ رہا۔ یہان تک شاپور ابن اردشیر سے جتنے بادشاہ ہوئے ہین اون سب کے نام اتنے ہی ہین ان مین سے کوئی نہین چھوٹا ہے۔

شاپور ذوالاکتاف

۹۷۔ شاپور ذوالاکتاف کے لڑکپن مین عربون کی تاخت فارس پر۔

اس کا نام ہے شاپور بن ہرمز بن نرسی بن بہرام بن بہرام بن ہرمز بن شاپور بن اردشیر بن بابک۔ کہتے ہین کہ اسکی سلطنت کے واسطے اوس کا باپ وصیت کر مرا تہا۔ اس واسطے جب یہ پیدا ہوا تو لوگ نہایت خوش ہوئے۔ اور فوراً اوس کی ولادت کی خبر ملک مین مشتہر کردی۔ اور جس طرح پر اوسکے باپ کے وقت مین وزیر اور امیر جس جس کام پر مقرر تھے اوسی طرح کام کرتے رہے۔ لیکن جب پاس پڑوس کے ترکون رومیون اور عربون نے سنا۔ کہ بادشاہ ابہی ایک گود کا بچا ہے۔ تو اونہون نے اوسکے ملک پر نظر دوڑائی۔ عرب بلاد فارس سے بہت ہی نزدیک تھے۔ اس واسطے عبد القیس اور بحرین کے لوگون کے غول کے غول بلاد فارس پر اور سواحل اردشیر خرہ پر پہونچے۔ اور وہان کے باشندون کے مویشی اور مال واسباب چھین لائے۔ اور بڑا فساد ڈالدیا۔ اودہر ایاد سواد عراق

پر قابض ہوگیے اور وہان فتنہ و فساد اُٹھ کھڑا ہوا - لیکن فارس سے ان کے دفعیہ کے واسطے ایک مدت تک کوئی بھی نہ آیا - کیونکہ پادشاہ نہایت خوردسال تھا -

۹۸ - شاپور کی دانائی اور عربون کو اوس کا قتل اور قید کرنا اور ذوالاکتاف کی وجہ تسمیہ

جب شاپور پیر چلنے لگا اور بڑا ہوا - تو سب سے اول اوس کی سمجھ کی خوبی اس سے ظاہر ہوئی کہ اوس نے دریا کی طرف بڑا شور و غل سنا - تو پوچھا کہ یہ کیا ہے - کسی نے عرض کیا کہ لوگ دجلہ کے پل پر سے آمد و رفت کرتے ہین اور اوسکے آنے جانے مین آدمیون کی کثرت کے سبب سے دھکا مکی کا شور ہوا کرتا ہے - اس لیے شاپور نے حکم دیا کہ اوس پر ایک پل اور بنادیا جاوے کہ ایک پل پر سے لوگ آئین اور دوسرے پر سے جایا کرین - اس دانائی کی بات کو سنکر لوگ نہایت خوش ہوئے - اور پل بنادیا گیا - جب یہ سولہ برس کا ہوا - اور ہتیار اُٹھانے کے لایق ہوگیا - تو اوس نے اپنے اراکین دربار کو جمع کیا - اور اپنے مملکت کے کامون مین جو خلل پڑرہے تھے اوسکے باب مین اون سے مشورہ لیا - اور کہا - کہ مین دشمنون کو دفع کرنا اور اون پر جانا چاہتا ہون سب لوگون نے اوسے دعادی - اور عرض کیا - کہ وہ تو دارالسلطنت مین رہے - اور کسی سردار کو لشکر دیکر روانہ کرے - وہ اس کام کو بخوبی کرینگے - مگر اوس نے نہ مانا اور اپنے لشکر سے ہزار آدمی چنے - اگرچہ لوگون نے کہا کہ اور بھی لشکر لے - مگر اوس نے اور لشکر نہ لیا - صرف اونھین آدمیون سے چلدیا - اور حکم دیدیا - کہ جو عرب ملے اوسے قتل کردین زندہ نہ چھوڑین - عرب تو ابھی اپنی لوٹ ہی مین لگے تھے - کہ یہ یکایک اون پر جاپڑا - اور اونھین خوب قتل اور اسیر کیا - پھر دریا مین ہوکر خط تک پہونچا خط بحرین اور عمان کے ساحل کو کہتے ہین - جسکے قطیف عقیر اور قطر مشہور مقامات ہین) اور بحرین کے

لوگون کو بہی خوب قتل کیا - اور مال غنیمت کی طرف کچھ التفات نہ کیا - پھر ہجر کو گیا (جو بحرین کا دارالحکومت تہا - اور یبرین سے سات منزل کے فاصلے پر بستا تھا) وہان تمیم بکر بن وائل اور عبدالقیس کے لوگ رہتے تہے - اونہین اتنا قتل کیا - کہ اونکے خون زمین پر بہہ گئے - اور عبدالقیس کو تو نیست و نابود ہی کر دیا - پھر یمامہ مین جاکر وہان کے لوگون کو بہی خوب قتل کیا اور اون کے پانی خشک کر دئے - پہر بکر اور تغلب کی طرف مناظر شام اور عراق پر توجہ کی - اور اونہین بہی خوب قتل و قید کیا - اور اون کے پانی خشک کر دے - اور مدینہ کے قریب پہونچا - اور وہان بہی یہی حال کیا - اوس کا یہ قاعدہ تہا کہ عربون کے سردارون کو پکڑوا تا اور اون کے کتف یعنی شانہ نکلوا ڈالتا اور قتل کر دیتا تہا - اس واسطے عربون نے اوس کا لقب شاپور ذوالاکتاف رکہدیا تہا -

پہر ایاد جزیرہ کی طرف چلے گئے - اور سواد پر تاخت و تاراج کرنے لگے - اس لیے شاپور نے اون پر فوج بہیجی - اس فوج مین ایک عرب القیط الایادی ساتھ تہا - اوس نے اپنی قوم ایاد کو ہوشیار کرنے کے واسطے یہ اشعار لکھکر بہیجے -

سَلَامٌ فِی الصَّحِیفَۃِ مِنْ لَقِیطٍ	اِلٰی مَنْ بِالْجَزِیْرَۃِ مِنْ اَیَادِ

اس خط مین پہلے تو لقیط کی طرف سے ایاد کے اون لوگونکو سلام پہونچے جو جزیرہ مین رہتے ہین -

بِاَنَّ اللَّیْثَ کِسْرٰی قَدْ اَتَاکُمْ	فَلَا یَشْغَلْکُمْ سَوْقُ النِّقَادِ

پہر اونکو یہ معلوم ہو کسریٰ جو شیر کیطرح ہے تمہاری طرف آتا ہے تمہین چاہیے کہ بہیڑ بکری رکہوالی کی سرداری مین ہی مشغول نہ پڑے رہو

اَتَاکُمْ مِنْہُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا	یُزَجُّوْنَ الْکَتَائِبَ کَالْجَرَادِ

اوسکے ستر ہزار آدمی آرہے ہین - جو لشکرون پر ایسی کثرت سے تیر پہینکتے ہین جیسے ٹیری دل ہو -

مگر ایاد نے اوس کی یہ بات نہ سنی - اور اپنی لوٹ مار مین مشغول رہے - اس واسطے اوس نے پہر اون کو لکہا -

اِنّی اَرَی الرَّاْیَ اِنْ لَمْ اَعْصَ قَدْ نَصَعَا	اَبْلِغْ اَیَادًا وَخَلِّلْ فِی سَرَاتِہِمْ

اے قاصد تو ایاد کے پاس جا - اور خاصکر تو اونکے اشراف سے کہہ کہ میری یہ رائے اگر مانی جائیگی تو نہایت بہتر ہوگا

یہ ایک مشہور قصیدہ ہے - اور لڑائی کے باب مین نہایت ہی اچھا کہا گیا ہے - لیکن ایاد نے پہر بہی اپنے بچاو کی کوئی تدبیر نہ کی - اور شاپور وہان جا پہونچا - اور اون کو بالکل برباد کر ڈالا صرف وہ ہی بچ رہے جو شام کے ملک کو چلے گئے -

۹۹ - الیانوس بادشاہ روم کی چڑہائی شاپور پر اور الیانوس کا قتل -

یہ تو اوسکے وہ معاملات تہے جو عربون کے ساتہ گزرے - اب رہے رومی - سو اون کا حال سنئے - شاپور نے روم کے بادشاہ سے صلح کر لی تہی - اس رومی بادشاہ کا نام قسطنطین تہا - یہی رومی بادشاہون مین سے اول بادشاہ ہے جو نصرانی ہوا ہے - اسکے نصرانی ہونے کا سبب ہم شاپور کے ذکر کے بعد بیان کرینگے - انشاء اللہ تعالیٰ - پہر قسطنطین مرگیا اور اوس نے اپنا ملک تین بیٹون مین منقسم کر دیا - وہ بادشاہ ہوے - پہر رومیون نے قسطنطین کے خاندان کے ایک آدمی کو اپنا بادشاہ بنا لیا - جس کا نام الیانوس تہا - اس کا مذہب پہلے رومیون کا سا تہا - اور اپنے مذہب کو چہپائے ہوئے تہا - جب بادشاہ ہوا تو اوس نے اپنا مذہب ظاہر کر دیا - اور رومیون کے مذہب کو پہر رواج دیا - اور کنیسون کو خراب و برباد کر ڈالا - اور اسقفون کو مار پہینکا - پہر رومیون کے اور خزرون کے آدمی جمع کیے اور شاپور کی طرف روانہ ہوا - اور عرب بہی اپنا انتقام لینے کے لیے جمع ہوئے - اور الیانوس کے لشکر مین جا کر بہت کثرت سے

اونکے لوگ شامل ہوگیے۔ اور شاہ پور کے پاس ٹروس کے جاسوسون نے آکر خبر دی اور طرح طرح کی روایتین بیان کین۔ جس کا شاپور کو یقین نہ آیا۔ اس واسطے شاپور خود اپنے معتبر آدمی لیکر رومیون کی طرف گیا۔ اور جب یوسانوس کے پاس پہونچا۔ جو الیانوس کا مقدمۃ الجیش تھا تو وہان چھپ رہا۔ اور اپنے بعض ہمراہیون کو وہان بھیجا۔ رومیون نے اونمین سے کسی کو پکڑ لیا۔ اور اوس نے شاپور کا حال اونہین بتا دیا۔ اسپر یوسانوس نے خفیہ شاپور کو کہلا بھیجا کہ بچکر نکل جا۔ اس سے شاپور اپنے لشکر کو چلدیا۔ پھر اوس سے اور عرب و روم سے لڑائی ہوئی۔ شاپور کے لشکر کو شکست ہوئی۔ اور اوسکے بہت آدمی مارے گیے اور رومیون نے طیسفون پر قبضہ کر لیا۔ طیسفون مدائن شرقیہ کو کہتے ہین اور نیز شاپور کا مال و خزانہ بھی لے لیا۔

اب شاپور نے اپنے لشکر اور سردارون کو لکھا۔ کہ یہان یہ حال ہوا ہے۔ اور رومیون اور عربون سے ایسا نقصان پہونچا ہے۔ اور اون سے کہا کہ جلد میرے پاس آؤ۔ اس لیے لوگ جمع ہوگیے۔ اور وہ فوج لیکر لوٹا اور طیسفون آکر لے لیا۔ اور الیانوس شہر بہر شیر پر پہونچا۔ اور فریقین مین رسل رسائل آنے جانے لگے۔ اسی مین الیانوس بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہانی ایک پتھر آکر اوسکے لگا۔ اور وہ مارا گیا۔

۱۰۰۔ رومیون کی پریشانی اور یوسانوس کی بادشاہی اور شاپور کا نصیبین لیکر رومیون کو چھوڑنا

جب الیانوس مارا گیا۔ تو رومی سخت حیران و پریشان ہوگئے۔ اور بلاد فارس سے خلاصی کی بھی اونکو امید نہ رہی۔ اور یوسانوس سے کہا۔ کہ بادشاہ ہوجائیے۔ مگر اوس نے کہا۔ مین اوس وقت تک بادشاہ نہین ہوتا۔ جب تک کہ تم نصرانی نہ ہوجاؤ۔ سب لوگون نے اوس سے کہا۔ کہ ہم تو پہلے ہی سے نصرانی ہین۔ صرف الیانوس

کے خوف سے ہمنے اس مذہب کو چھوڑ رکھا تھا۔ یہ سنکر اوس نے پادشاہی قبول کرلی اوہر شاپور نے رومیون کو دہمکیان دین۔ اور اون سے کہلا بہیجا جو تم مین پادشاہ ہو اوسے میرے پاس بہیجو۔ تاکہ اوس سے ملکر مین بات چیت کرون۔ اس واسطے یوسانوس اسّی آدمی لیکر اوسکے پاس گیا۔ اور شاپور بہی اوس سے ملا۔ اور دونون نے آپس مین دعا وسلام کیا۔ اور ملکر کہانا کہایا۔ اور شاپور نے یوسانوس کو مدد دی۔ اور رومیون سے کہا۔ تم نے ہمارے ملک کو خراب کیا۔ اور یہان فساد پہیلایا۔ یا تو تم ہم کو اون نقصانات کی قیمت دو جو تم نے کئے ہین۔ ورنہ نصیبین کا علاقہ ہمین دیدو (نصیبین بلاد جزیرہ مین سنجار سے نو فرسخ پر ایک شہر ہے۔ اور اون لوگون کے راستے مین پڑتا ہے جو موصل سے شام کو جاتے ہین سنجار موصل سے نو فرسخ پر واقع ہے۔ اوسکے گرد فصیل بنی ہوئی ہے۔ اور پانی بافراط ملتا ہے۔ مگر قدیم زمانے کے کہنڈر بہی وہان بہت دکہائی دیتے ہین۔ دیار ربیعہ کا دارالحکومت تہا۔ آیندہ چلکر معلوم ہوگا کہ اسے عیاس بن غنم الاشعری نے فتح کیا ہے) غرض یہ علاقہ قدیم سے اہل فارس کا تہا۔ رومیون نے اسے چند روز سے لے لیا تھا۔ مجبوراً رومیون نے اوسے شاپور کو دیدیا۔ اور وہان کے باشندے وہان سے چلے گئے۔ اور شاپور نے اصطخر اور اصفہان وغیرہ کے بارہ ہزار گہر والے وہان بہیجکر آباد کرادیئے پہر رومی اپنے ملک کو چلے گئے۔ اور تہوڑے دنون کے بعد اون کا یہ پادشاہ بہی مرگیا۔

۱۰۱۔ شاپور کا روم مین گرفتار ہونا اور قیصر کا حملہ جندی شاپور پر اور شاپور کا چہوٹکر قیصر کو گرفتار کرنا

ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ شاپور روم کی حدود تک گیا۔ اور وہان اپنے لوگون سے کہا۔ کہ مین خود روم کو مخفی طور پر جاتا ہون۔ اور وہان کے حالات اور شہرون کی کیفیت جاکر دیکھتا ہون

چنانچہ وہ گیا۔ اور کچھ روز ون تک وہان گشت کرتا پہرا۔ اسی مین اوسے خبر ملی کہ قیصر کچھ
بیمار ہوا ہے۔ اوس نے لوگون کو کہانا کہلاتے کے لیے جمع کیا ہے۔ شاپور بہی ایک سائل
کے لباس مین وہان پہونچا کہ قیصر کو کہانا کہاتے وقت خود دیکہے۔ مگر قیصر تاڑ گیا۔ اور شاپور
کو پکڑ لیا۔ اور ایک بیل کی کہال مین اوسے بند کر دیا۔ پہر قیصر اپنا لشکر لیکر فارس کو روانہ
ہوا۔ اور شاپور بہی اس حال مین اوسکے ساتھ تہا۔ قیصر نے فارس مین خوب قتل کیا۔
اور ملک کو خراب و برباد کرتا ہوا جندی شاپور تک پہونچا۔ وہان کے لوگ یہ دیکہکر متحصن
ہو گیے اور اوس نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔
اتفاقاً اسی محاصرہ کی حالت مین شاپور پر جو نگران مقرر تہے وہ غافل ہو گیے۔ اور ایسے
ہی اتفاق سے کچھ لوگ اہواز کے قیدی بہی اوسکے پاس تہے۔ شاپور نے اون سے
کہا۔ کہ اس کہال پر جسمین وہ بند تہا زیتون کا تیل ڈالو جو وہین کہین موجود تہا اونہون نے
ڈالا۔ اور چمڑا نرم پڑ گیا۔ اور وہ اوسمین سے نکل گیا۔ اور نکلکر جندی شاپور مین جا پہونچا۔
اور وہان کے نگہبانون کو اطلاع دی۔ اونہون نے فوراً اوسے اندر لے لیا۔ اور قلعہ والون
نے خوشیون کے نعرے مارے۔ جس نے رومیون کو غفلت کی نیند سے جگا دیا۔
پہر شاپور نے اپنے لوگون کو جمع کیا۔ اور آراستہ کر کے رومیون کی طرف اسی رات کی صبح
کو نکلکر آیا۔ اور اون سے لڑ لڑا کر بادشاہ روم کو قید کر لیا۔ اور اوس کا مال لوٹ لیا۔ اور
عورتون کو پکڑ لیا۔ اور اوسکے ہاتھ پیرون مین زنجیرین ڈالدین اور حکم دیا۔ کہ جو ملک
اوس نے فارس کا برباد کیا ہے اوسے آباد کرے۔ اور روم کے ملک سے مٹی منگائے
اور جو منجنیق جندی شاپور کے اوس نے گرا لیے ہین اونہین اوس مٹی سے بنائے۔ اور
خرماستان کے بجائے زیتون کے درخت لگائے۔ پہر اوسکی ایڑیان کاٹ گدہے

پر سوار کر روم کو بہیجدیا اور کہا - کہ تو نے جو ہم سے بغاوت کی اوس کی یہ سزا ہے - پہر ایک مدت تک شاپور نے آرام کیا - پہر تاخت و تاراج کے لیے گیا - اور لوگون کو قتل و قید کیا - اور قیدیون سے سوس کی طرف ایک شہر بسا کر اوس کا نام ایران شہر شاپور رکہا - اور خراسان مین ایک شہر نیشاپور بسایا - اور عراق مین بزرگ شاپور آباد کیا - اس نے کل بہتر برس حکومت کی -

۱۰۲ - امرء القیس کی وفات اور عمرو بن امرء القیس کی ولایت -

امرء القیس الکندی بن عمرو بن عدی جو شاپور کا عربون پر عامل تھا اسی کے زمانے مین مر گیا اس کے اوسکے بعد اوسی کے بیٹے عمرو بن امرء القیس کو ہی عامل مقرر کر دیا - اور وہ تمام بقیہ شاپور کے زمانے مین اور اوسکے بعد اوس کے بہائی اردشیر بن ہرمز کے کل زمانے مین اور کچہہ شاپور بن شاپور کے زمانے مین اون پر عامل رہا - اور کل اوس کی ولایت تیس ۳۰ برس رہی -

۱۰۳ - قسطنطین کے نصرانی ہونے کی وجہ اور قسطنطنیہ کی آبادی -

اب قسطنطین کے نصرانی ہونے کا سبب سنیے یہ پادشاہ بہت بوڑہا ہو گیا تہا اور اوسکے خلق سے لوگ راضی نہ تہے - اور اوسے برص کا مرض بہی ہو گیا تہا - اسواسطے رومیون نے چاہا کہ اوسے معزول کرین اس لیے اوس نے اپنے دوستون سے مشورہ لیا - اونہون نے کہا - کہ دشمنون کا دفعیہ تو تجہہ سے ممکن نہین ہے - اون کا مقابلہ نہین ہو سکتا - اون سب نے تجہے معزول کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اب تو اگر کچہہ تدبیر اسکے رفع کی کرنا چاہتا ہے تو کوئی دین اختیار کر کے کر سکتا ہے - نصرانی مذہب اوس وقت پہیل گیا تہا - مگر چہپا چہپا تہا - اونہون نے اوسے رائے دی - کہ اپنے مخالفون سے کچہہ مہلت لے - اور بیت المقدس

کو جا - جب تو وہان جاے تو نصرانی ہوجا - اور لوگون سے کہہ کہ اوس دین مین آجائین تو بہت لوگ نصرانی ہوجائینگے - پہر تو اون لوگون کی مدد سے جو نصرانی ہوجائین اون لوگون سے لڑ جو تیرے مخالف ہین اور یہ قاعدہ کی بات ہے - کہ جب کوئی قوم دین کے واسطے لڑتی ہے تو اوسے ضرور نصرت و فتح ہوتی ہے - اس نے یہی کیا - اور بہت کثرت سے مخلوق اوسکے تابع ہوگئی - اور بہت لوگ اوس کے مخالف بہی ہوگئے - اور یونانیون کے ہی مذہب پر رہے - اور یہ اون سے لڑا - اور اون پر فتح پاکر اونہین خوب قتل کیا - اور اون کی کتابون اور فلسفہ کو جلا ڈالا - اور قسطنطنیہ شہر بسایا - اور وہان لیجا کر لوگون کو آباد کیا - ابہی تک شہر رومیہ روم کا دارالسلطنت تہا - یہ وہان کا بہی پادشاہ رہا اور شام پر بہی اس نے قبضہ کر لیا -

۱۰۴ - اکاسرہ کا دارالسلطنت شاپور ذی الاکتاف سے پہلے جتنے اکاسرہ تہے وہ سب طیسفون مین رہتے تہے جو مدائن سے مغرب مین بستا تہا - پہر جب شاپور بڑا ہوا - تو اوس نے مدائن شرقیہ مین ایوان بنایا - اور وہین رہنے لگا - اس لیے یہی دارالسلطنت ہوگیا - جو اب تک برابر موجود ہے - اور اس ہمارے زمانہ ۲۵ھ تک آباد ہے -

اردشیر ابن ہرمز شاپور ذی الاکتاف کا بہائی

۱۰۵ - اردشیر ابن ہرمز شاپور ابن شاپور وبہرام ابن شاپور - جب یہ پادشاہ ہوا اور اوس کی حکومت جم گئی - تو اس نے عظماے سلطنت اور ذی الریاست لوگون کی خوب خبر لی - اور اون مین سے بکثرت لوگ مار ڈالے - اس واسطے چار سال کے بعد لوگون نے اسے معزول کر دیا -

شاپور ابن شاپور ذی الاکتاف

جب اپنے چچا کے خلع کے بعد یہ پادشاہ ہوا۔ تو اوسکے باپ کی حکومت اوسکے ہاتھ مین دیکھکر لوگ نہایت خوش ہوئے اور اوس نے اپنے عمال کو لکھا۔ کہ مخلوق پر عدل وداد اور رفق ومروت سے حکومت کرین۔ اور یہی بات اوس نے اپنے وزرا اور ارکین سلطنت سے بھی کہی۔ اور اوس کے مخلوع چچا نے بھی اوس کی اطاعت اختیار کرلی۔ اور رعیت اوسے بہت چاہنے لگی۔ پہر عظماے سلطنت اور عمائد دولت نے اوس کے خیمہ کی طنابین کاٹ دین۔ جس کے نیچے دبکر یہ مرگیا اوس کی پادشاہی پانچ برس رہی۔

بہرام بن شاپور ذی الاکتاف

اس کا لقب کرمان شاہ تہا۔ کیونکہ اسکے باپ نے ایام حیات مین اسے کرمان کا حاکم کردیا تہا۔ اس نے اپنے سپہ سالارون کو پادشاہ ہوکر ایک فرمان بھیجا۔ اور اوس نے اپنی اطاعت کی اونھین رغبت دلائی۔ یہ اپنے کامون مین بڑا نیک نام تہا۔ اور کرمان مین اوس نے ایک شہر آباد کیا تہا۔ اس پر بلوائیون نے آکر حملہ کیا۔ اور ایک نے تیر سے اسے مار ڈالا گیارہ برس اس کی حکومت رہی۔

یزدگرد اثیم (یعنی بزہ کار) بن بہرام

بعض اہل علم یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ یہ یزدگرد بہرام کرمان شاہ بن شاپور کا بیٹا نہین بلکہ بہائی

۱۰۶۔ یزدگرد کی بداخلاقیان جو درحقیقت سلطنت کے لیے اچھی چیز ہین۔

ہے - یہ بڑا ستمگر سنگدل اور بڑا عیب دار تھا جس چیز کا جہان موقع ہوتا اوسے اوس جگہ کبھی
نہ کرتا - اور ادنی ادنی خطاؤن پر بڑی سزا دیتا - اور جہان تک ہوسکتا فریب و دغا چالاکی
اور دہوکا دہی سے کام کرتا - اور شرارت کی باتون کو خوب سمجھتا تھا اور بڑا مغرور اور بڑا
بدزبان اور بڑا بدچلن تہا - اگر کسی سے کوئی لغزش ہوجاتی تو کبھی معاف نہین کرتا
اور نہ کسی کی شفاعت کسی کے حق مین قبول کرتا اگرچہ کتنا ہی کوئی قریب ہو اوس کی بات
ہرگز نہین مانتا تھا - اور ہر ایک پر تہمت لگاتا - اور کسی کا اعتبار نہین کرتا تہا - اگر کوئی
شخص کوئی اچھا کام کرتا تو اوس کی محنت کا عوض نہین دیتا - اور جب اوسے یہ خبر ملتی
کہ کسی اوسکے درباری سے اور اوسکے کسی کارپرداز سے دوستی ہے تو اوسے خدمت
سے معزول کردیتا - لیکن باوجود اسکے اوس کا ذہن بڑا تیز اور ادب کا بہت اچھا
تہا - اور انواع واقسام کے علوم مین بھی بڑا ماہر تھا - اور نرسی جو اپنے زمانے کا حکیم تہا
اوسے اوس نے اپنا وزیر بنایا تہا یہ شخص بڑا فاضل اور صاحب کمال تہا اور اوس کا
لقب ہزار بیدہ تہا - اس واسطے لوگون کو امید ہوئی کہ نرسی کے ذریعے سے اوسے سیدہا
کرلین مگر یہ امید اون کے دل کی دل ہی مین رہی پوری نہ ہوئی -

۱۰۷ - یزدگرد کا ایک گھوڑے کی لات سے مرنا جب اوسکی حکومت جم گئی اور خوب رعب داب
بیٹھ گیا - تو اشراف سلطنت اور عظماے دولت اوس سے ڈرنے لگے - اور ضعفا
مین سے پکڑ کر اوس نے بہتون کو قتل کردیا - جب رعیت اوس کے ظلم وستم مین
مبتلا ہوئی تو اونہون نے اللہ تعالی سے شکایت کی - اور دعا کی - کہ اونہین اوس کے
پہندے سے نجات دے - کہتے ہین کہ اسی واسطے اوس پر یہ بلا نازل ہوئی - وہ
جرجان مین تہا - ایک روز اوسکے قصر مین ایک بڑا سرکش گھوڑا آیا - جو ایسا خوبصورت

وعمدہ تہا کہ کسی نے کبھی ایسا دیکھا ہی نہ تھا۔ لوگون نے اوس سے جاکر کہا۔ اوس نے حکم دیا۔ کہ اوسے کسین اور لگام دین۔ اور اوس کے پاس لائین۔ لیکن وہ ایسا سرکش تھا کہ کسی کے قابو مین نہ آیا۔ لوگون نے پادشاہ سے جاکر عرض کیا تو وہ خود نکل آیا۔ اور اپنے ہاتھہ سے اوسے لگام دی اور زین بہی کس لیا۔ لیکن جبہی اوس نے اوس کی دُم اُٹھائی اور چاہا کہ دمچی لگاے۔ گھوڑے نے اوسکے دل پر ایسی لات ماری کہ وہین مر گیا پہر گھوڑا بہاگا اور فارس والون نے خوف سے اوسے نہ پکڑا معلوم نہین کہ کہان چلا گیا یہ ایک خدا کی قدرت کا کرشمہ تہا اور مخلوق پر اوس کی عنایت تہی۔ اوس نے کل بائیس[۲۲] برس پانچ مہینے سولہ دن حکومت کی (جرجان گرگان کا معرب ہے جو خراسان اور طبرستان کے درمیان ایک شہر تہا۔ اور علاقہ استرآباد کا دارالحکومت تھا۔ یہ شہر تو اب نہین ہے مگر اسی کے قریب استرآباد ہے۔ چونکہ اس ملک مین بہیڑیے بکثرت تہے اس لئے اسکا نام گرگان پڑ گیا تہا۔)

۱۰۸۔ اوس بن قلام اور امرءالقیس بن عمرو اور نعمان ابن امرءالقیس کی حکومت عرب پر اور بہرام گور کے لیے خورنق بنانا۔

اب عرب کا حال سنئے۔ کہتے ہین۔ کہ جب عمرو بن امرءالقیس الکندی ابن عمرو بن عدی شاپور کے عہد مین مر گیا۔ تو شاپور نے اوس کے بجاے اوس بن قلام کو عامل مقرر کر دیا۔ یہ شخص عمالیق کی نسل سے تہا۔ پانچ سال اوس نے حکومت کی۔ اور بہرام بن شاپور کے زمانے مین مارا گیا۔ پہر پادشاہ نے اوسکے بجاے امرءالقیس بن عمرو بن امرءالقیس الکندی کو عامل کر دیا۔ جس نے پچپن برس حکومت کی۔ اور یہ یزدگرد اثیم کے زمانہ مین مر گیا۔ پہر اوس نے اوس کے بجاے اوس کے بیٹے نعمان کو مقرر کیا۔ اس نعمان کی مان کا نام شقیقہ بنت ابی ربیعہ بن ذہل

بن شیبان تھا۔ اسی نعمان نے خورنق محل بنایا تھا۔ اور وجہ اس کی یہ ہوئی تھی۔ کہ یزدگرد اثیم کی اولاد نہین جیتی تھی۔ اس لیے اوس نے چاہا۔ کہ کسی صحت بخش مقام مین اپنی اولاد کو رکھے۔ لوگون نے بتایا۔ کہ حیرہ کا قرب وجوار اس کام کے لیے اچھا ہے۔ اس لیے اوس نے اپنے بیٹے بہرام گور کو وہان نعمان کے پاس بہیجدیا۔ اور اوس سے خورنق بنانے کے لیے کہا۔ کہ یہ مکان بنا کر اوسے وہان رکھے اور حکم دیا۔ کہ اوسے عرب کے بوادی مین بہیجا کرے۔

۱۰۹۔ خورنق بنانے والے معمار کو یزدگرد کا مار ڈالنا۔ یہ خورنق ایک شخص نے بنایا تھا۔ جس کا نام سنمار تھا۔ (یہ اپنے زمانہ کا نہایت مشہور معروف اُستاد تھا) جب یہ اوس کی تعمیر سے فارغ ہو چکا تو لوگون نے اوسے نہایت پسند کیا۔ اوس وقت اوس نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم میرے کام کی پوری پوری اُجرت دوگے۔ تو مین ایک ایسا مکان بناتا جو آفتاب کے ساتھ ساتھ گھوما کرتا۔ یزدگرد نے کہا۔ تو کیا تو اس سے بھی بہتر بنا سکتا ہے۔ پہر اوسے خورنق سے نیچے گرادیا جس سے وہ مرگیا۔ عرب لوگ اسکو صلہ کی اکثر مثالین دیا کرتے ہین۔ اور اونکے اشعار مین اسکا ذکر بہت آیا کرتا ہے (خورنق اصل مین خوردن گاہ تھا اور عربون نے اوسے خورنقاہ اور پہر خورنق کرلیا ہے)

۱۱۰۔ نعمان کی چڑہائی شام وغیرہ پر اور اوس کا عزلت گزین اور مفقود الخبر ہوتا۔ اس نعمان نے شام کے ملک پر کئی مرتبہ چڑہائی کی ہے۔ اور وہان کے لوگون کو خوب خوب تنگ پکڑا۔ اور اونہین لوٹا اور قید کیا ہے بادشاہ نے بھی اسکے ساتھ دو دستہ فوج کردی تھی ایک کو دوس (پامال کرنے والا) کہتے تھے۔ یہ تنوخ قوم سے مرکب تھا۔ اور دوسرے کا نام شہبا (ہتیارون سے جھلکتی ہوئی فوج) تھا۔ اسمین فارس والے تھے۔ ان دونو

فوجون کو لیکر وہ شام پر جاتا - اور جو عرب اوس کی اطاعت نہ کرتے اونہین مطیع کرتا تہا -
ایک روز نعمان اپنے دربار مین محل خورنق مین بیٹہا ہوا تہا - اور وہان سے نجف کی طرف
دیکہہ رہا تہا - اور اوس کے قرب وجوار کی بساتین اور نہرون کی بہار سے ایام بہار مین محفوظ
ہو رہا تہا - جب اس سے وہ بہت خوش ہوا - تو اوس نے اپنے وزیر سے کہا - کہ
آپ نے کہین اور بہی ایسا عمدہ تماشا دیکہا ہے - کہا افسوس کہ یہ پایدار نہین - اگر پایدار
ہوتا تو بیشک اسی تعریف کے قابل تہا جو آپ فرماتے ہین - نعمان نے کہا پہر پایدار کیا ہے
کہا پایدار وہ چیز ہے جو خدا کے پاس آخرۃ مین ہے - نعمان نے کہا پہر وہ کیسے میسر آئے
کہا وہ اس طرح ملسکتی ہے کہ اس دنیا کو چہوڑ دے اور اللہ تعالی کی عبادت کیا کرے
یہ سنتے ہی نعمان نے اوسی رات مین پادشاہی سے کنارہ کر لیا - اور کمبل اوڑہ کر کہین
کو نکل بہاگا - معلوم نہین کہ کہان چلا گیا - جب صبح ہوئی - تو اوسکا پتا بہی نہ ملا - اس کی
حکومت سب اونتیس[۲۹] برس چار مہینے رہی - یزدگرد کے زمانہ مین پندرہ برس اور بہرام گور ابن یزدگرد کے زمانہ مین چودہ برس لیکن
علماے فرس کچہ اور کہتے ہین - جسکا ذکر آیندہ آتا ہے - (نجف اوس بلند زمین کو کہتے
ہین جو کسی وادی وغیرہ مین واقع ہو - اور اوس پر پانی نہ چڑہ سکے - بلکہ پانی کو روکدے
اسی سے اسکا اطلاق بند آب پر بہی آیا کرتا ہے - اور کوفہ کے پاس پانی کے
روکنے کے لیے جو بند بنایا گیا ہے - اوس کا نام ہی نجف پڑگیا ہے جس سے وہان
کے قبرستان اور مکانات پر پانی چڑہنے سے روکا گیا تہا - اسی کے قریب مین حضرت
علی ابن ابی طالب کی قبر شریف ہے)

بہرام ابن یزدگرد الاثیم

۱۱۱ - بہرام کا منذر ابن نعمان کو پاس پرورش پانا	جب یزدگرد کا بیٹا بہرام پیدا ہوا تو اوس نے

اور اوس کی تعلیم۔

اوس کی پرورش عربون کے سپرد کی۔ اور منذر بن نعمان کو بلایا۔ اور اوس سے کہا کہ بہرام کو پرورش کرے۔ اور اسواسطے اوس کی بڑی عزت و تعظیم کی۔ اور اوسے عربون کا مالک کر دیا۔ منذر اوسے لے آیا۔ اور اوسکے دودہ پلانے کے واسطے تین عورتین رکہین۔ جو بڑی تندرست تہین۔ اور ذہن اچھا اور آداب حسنہ سے واقف اور اشرافون کی بیٹیان تہین۔ اون مین سے دو تو عربی تہین اور ایک عجمی تہی۔ اونہون نے اوسے تین سال دودہ پلایا۔ جب وہ پانچ برس کا ہوگیا تو اوس کے لیے معلم بلائے اور لکہنا پڑھنا تیر اندازی اور دانائی کی تعلیم دینا شروع کی۔ کیونکہ بہرام نے یہی کہدیا تہا اور فارس کے ایک حکیم سے بہی پڑہا۔ اور جو کچھ اوسے پڑہایا گیا اوس نے ایک ادنی توجہ مین سب کو یاد کر لیا جب بارہ برس کا ہوگیا۔ تو وہ مقید علوم سب پڑہ چکا اور اپنے اساتذہ سے بہی فایق ہوگیا۔ پہر منذر نے اون اُستادون کو واپس کر دیا اور سواری کے استاد بلائے۔ اور جو کچہ چاہیئے تہا وہ بہی اوس نے سیکہ لیا۔ پہر اونہین بہی رخصت کر دیا۔ پہر منذر نے گھوڑے منگائے۔ اور گھوڑ دوڑ کی گئی۔ وہان منذر کا اشقر گھوڑا سب سے نکل گیا اور باقی گھوڑے آگے پیچہے آئے۔ پہر منذر نے اپنا گھوڑا اوسے اپنے ہاتھ سے دیدیا۔ اور وہ لیکر اوسے سوار ہوا۔ اور شکار کو گیا۔ وہان گورخرون کا ایک غول دیکھا اون پر اوس نے تیر چلائے۔ اور اون کا پیچہا کیا۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہان ایک شیر ہے اور ایک گورخر کو پکڑے ہوئے ہے اور اوس کی پیٹہہ اوسکے منہ مین ہے۔ بہرام نے اوسکے ایک تیر مارا۔ وہ تیر جاکر شیر اور گورخر کے لگا۔ اور دونو سے پار ہو کر زمین مین ایک تہائی گہس گیا۔ لوگ جو ہمراہ تہے یہ زور و قوت اور تیر اندازی دیکھکر حیرت مین رہ گئے

پہر وہ اسیطرح سیر وشکار لہو ولعب اور عیش وعشرت مین وہان پرورش پاتا رہا۔

۱۱۲۔ یزدگرد کے مرنے پر اکابر سلطنت کا کسریٰ کو پادشاہ کرنا اور منذر کا مدائن کو فوج بہیجنا۔

اسی مین بہرام کا باپ مرگیا۔ اور وہ ابہی منذر کے ہی پاس تہا۔ اکابر سلطنت اور اہل شرف نے مشورہ کیا۔ کہ یزدگرد بڑا بدسیرت تہا اوس کی اولاد مین سے کسی کو پادشاہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور بہرام نے عربون مین پرورش پائی تہی۔ اونہون نے اتفاق کرلیا۔ کہ بہرام کے اخلاق عربون کے سے ہین اور وہ یزدگرد کا بیٹا ہے اوسے پادشاہ نہ کرین۔ اور اس واسطے ایک شخص اردشیر بن بابک کی اولاد مین سے لیا جس کا نام کسریٰ یا خسرو تہا اور اوسے پادشاہ کردیا۔ پہر یزدگرد کے مرنے اور کسریٰ کے پادشاہ ہونے کی خبر بہرام کے پاس پہونچی۔ اوس نے منذر اور اوسکے بیٹے نعمان کو بلایا اور اشراف عرب کو اکہٹا کیا اور اونہین اپنے باپ کے احسان یاد دلائے۔ اور اہل فارس پر جو وہ سختی کرتا تہا اوس کا تذکرہ کیا۔ اور یہ سب حال اوس سے کہا منذر نے کہا۔ کہ آپ اس کا کچھ خوف نہ کیجئے۔ مین اس کی ایک تدبیر کرتا ہون۔ اور دس ہزار سوار تیار کیے اور اپنے بیٹے نعمان کے ساتہ طیسفون اور بہر سیر کو بہیجے جو تخت گاہ تہی۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ ان شہرون کے پاس اپنا لشکر لیجائے اور وہان ٹہیرے۔ اور جو کوئی اوس سے لڑے اوسے مارے۔ اور ملک مین تاخت وتاراج کرنا شروع کردے۔ چنانچہ نعمان گیا۔ اور باپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اسواسطے اکابر فارس نے جوانی کو جو یزدگرد کے فرامین لکہا کرتا تہا منذر کے پاس بہیجا۔ اور لکہا کہ نعمان نے یہان آکر ایسا کیا ہے۔ جب جوانی منذر کے پاس آیا۔ تو اوس نے کہا بہرام پادشاہ کے پاس جا۔ وہ اوسکے پاس گیا۔ اور جب اندر گیا۔ تو اوس پر ایسا رعب چہایا کہ آداب شاہی کو خوف سے

بجا لانا بھول گیا۔ بہرام یہ دیکھکر اوس سے اچھی طرح سے بولا۔ اور اوس سے حسن سلوک کا وعدہ کیا اور اوسے پھر منذر کے پاس بھیجدیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ تو ہی اسکا جواب دے۔ منذر نے کہا۔ کہ بہرام شاہ نے نعمان کو تمہاری طرف بھیجا ہے۔ اوسے اللہ تعالیٰ نے پادشاہ کیا ہے۔ اور باپ کے بعد وہ ہی حقدار سلطنت ہے۔ جب خوانی نے منذر کی گفتگو سنی اور بہرام کے رعب کو یاد کیا تو اوس نے جان لیا کہ جن لوگون نے بہرام کے برخلاف سازش کی ہے اون کی کچھہ نہ چلیگی۔ اس لئے منذر نے اوس سے کہا کہ تو دارالسلطنت کو چل اور وہان اشراف اور اکابر سلطنت کو جمع کر۔ اور اس باب مین سب ملکر مشورہ کرو۔ مین جانتا ہون کہ تیرے مشورہ سے کوئی مخالفت نہ کریگا۔

۱۱۳۔ منذر کا بہرام کو مدائن لیجانا اور بہرام کا دو شیرون کے درمیان سے تاج لیکر پادشاہ ہونا

پھر خوانی کی واپسی کے ایک روز بعد منذر نے تیس ہزار عرب سوار لیے۔ اور دارالسلطنت کو روانہ ہوا۔ اور وہان جاکر اراکین سلطنت کو جمع کیا۔ اور بہرام ایک طلائی کرسی پر بیٹھا جو جواہرات سے مکلل اور مرصع تھی۔ اور اکابر فارس نے اوس سے گفتگو کی۔ اور بہرام کے باپ یزدگرد کی سنگدلی اور بدسیرتی کا اوس سے تذکرہ کیا۔ کہ اوس نے کثرت سے لوگون کو قتل کیا اور ملک کو خراب و برباد کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم نہین چاہتے۔ کہ اوس کی اولاد مین سے کسی کو پادشاہ کرین۔ بہرام نے کہا مین سچ سچ کہتا ہون کہ مجھکو اپنے باپ کی یہ عادت خود بری معلوم ہوتی تھی۔ اور مین ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرتا تھا۔ کہ اگر وہ مجھے پادشاہ کردے تو جو جو خرابیان اوس نے ڈالی ہین اونہین رفع کردون علاوہ برین مین یہ بھی اقرار کرتا ہون۔ کہ ایک برس تک جو جو اقرار مین اب کرتا ہون اگر اونہین پورا نہ کرون تو مین خوشی سے ملک چھوڑدونگا۔ اور اس بات پر راضی ہون۔

کہ تاج شاہی اور لباس ملوکانہ دو گرسنہ شیرون کے درمیان رکھہ دیا جاوے۔ اور
کسریٰ کو اور سب مجھے اجازت دیجائے جو اوسے اٹھالے وہی بادشاہ ہو جائے
وہ سب اس بات پر راضی ہو گیے۔ اور تاج شاہی اور لباس ملوکانہ دو شیرون کے
درمیان رکھدیا۔ اور موبد موبدان بہی آیا۔ پھر بہرام نے کسریٰ سے کہا۔ یہ تاج اور
لباس لے لے۔ کسریٰ نے کہا تو ہی لے۔ کیونکہ تو تو بادشاہی وراثت کے طور پر
طلب کرتا ہے اور مین تو ایک غاصب ہون۔ اس پر بہرام نے ایک گرز لیا۔ اور
تاج کی طرف گیا۔ اور ایک شیر اوس پر چپٹا۔ بہرام کود کر اوس کی پیٹھہ پر جا بیٹھا۔ اور اپنی
رانون سے اوس کے دونو پہلو خوب دبائے۔ اور اوس کے سر پر گرز مارا۔ پہر جب
دوسرا شیر اوس پر آیا تو اوس نے اوسکے بہی کان پکڑ لئے۔ اور دونو شیرون کی
ٹکرین لڑائین۔ اور لڑاتے لڑاتے سر پہوڑ دئے اور گرز سے اونہین مار ڈالا۔ اور پہر
تاج اور لباس شاہی لے لیا۔ اس پر سب سے اول کسریٰ نے اوس کی اطاعت کی
اور سب کے سب بے ساختہ بول اٹھے۔ ہم تیرے تابع اور تجھ سے راضی ہین۔
پہر تمام علما اور اشراف اور وزرا نے منذر سے درخواست کی کہ بہرام سے ہمارے
قصور معاف کرادے۔ منذر نے بہرام سے سفارش کی۔ اور بہرام نے اوسے قبول
کرلیا۔ پہر بہرام بیس[۲۰] سال کی عمر مین بادشاہ ہو گیا۔

۱۴۴- خاقان ترک کا حملہ فارس پر اور بہرام کا اوسے شکست دیکر قتل کرنا۔

پہر بہرام نے رعیت کو حکم دیا۔ کہ باطمینان خاطر چین سے رہین۔ اور دربار مین بیٹھکر اون سے
بہلائی کے وعدہ کیے۔ اور اونہین اللہ کی اطاعت و تقویٰ کی ہدایت کی۔ پہر سب
باتون کو چہوڑ دیا۔ اور کہیل کود مین مشغول ہو گیا۔ جب گردنواح کے بادشاہون نے

یہ غفلت دیکھی تو اونہون نے اوس کے ملک پر نظرین جمائین - اوران مین سب سے اول خاقان ترکون کا پادشاہ اُٹھا - اور وہ لاکھہ پچاس ہزار ترک لیکر اوس کے ملک پر چڑھ آیا - اہل فارس اس سے بہت ڈرے - اور عظماے سلطنت بہرام کے پاس آئے - اور اوس سے بڑے خوف و اندیشہ کی باتین کہین - مگر وہ اپنے لہو ولعب مین پڑا رہا - پھر اوس نے اپنا سامان کیا - اور آذربائیجان کی طرف چلا گیا - کہ وہان کسی آتشکدہ مین جاکر عبادت مین مشغول ہوجاے - اور باطمینان خاطر وہان سیر وشکار کرتا رہے - اس وقت اوس نے اپنے ساتھہ صرف سات سردار - اور تین سو دلاور اور بہادر سپاہی لیے تھے - اور اپنے بھائی نرسی کو اپنے بجاے قایم مقام کر گیا تھا یہ سنکر لوگون کو یقین کامل ہوگیا - کہ بہرام دشمن کے خوف سے بھاگ گیا - اور سب نے اتفاق کرلیا - کہ خاقان کی اطاعت اختیار کرلیجاے اور اوسی سے خراج گزاری کا وعدہ کیا جائے - کیونکہ اونھین اپنی جان اور مال کا پورا پورا اندیشہ ہوگیا تھا - جب خاقان کو یہ حال معلوم ہوا تو وہ فارس والون سے بے کھٹکے ہوگیا - اور بہرام آذربائیجان ہوکر انھین چند آدمیون سے عین عالم غفلت مین خاقان پر جا پڑا - اور خوب مقابلہ کیا - اور خاقان کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا - اور اوس کے لشکر کو خوب مارا - جس سے اوسکے لوگ شکست کھاکر بھاگے - اور بہرام نے اون کا تعاقب کیا - اور اونھین خوب قتل وقید کیا اور مال واسباب لوٹا اور اونہین لونڈی غلام بنایا - اور لشکر کو سالم لیکر لوٹ آیا - اور خاقان کا تاج وتخت بھی لایا - اور کچھہ اوس کا ملک بھی دبا لیا - اور اوس پر ایک مرزبان مقرر کردیا - اور ترکون کے قاصد اوس کے پاس اطاعت کے پیغام لائے اور ایک حد مقرر کی - کہ اوس سے آگے کبھی نہین بڑھینگے - اور پھر ماوراء النہر پر ایک

سردار کو بھیجا۔ وہان جاکر اوس نے خوب قتل وغارت کیا۔ اور قیدی اور لونڈی غلام لایا۔ اور بہرام پہر عراق کو آیا۔ اور اپنے بھائی نرسی کو خراسان کا والی کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ شہر بلخ مین رہا کرے (جو دریاے جیحون کے کنارے ایک بڑا شہر ہے)

۱۱۵۔ بہرام کا دیلم کے رئیس کو گرفتار کر کے اپنا دوست کر لینا۔

پہر بہرام کو یہ خبر پہونچی کہ دیلم (قوم) کے ایک رئیس نے بہت فوج جمع کر لی ہے۔ اور رے کو (جو علاقہ دیلم کا قوس اور جبال کے درمیان ایک مشہور ومعروف شہر ہے) اور اوس کے گرد ونواح کو آکر لوٹا کھسوٹا ہے۔ اور وہان سے مال غنیمت اور لونڈی غلام پکڑ کر لے گیا ہے۔ اور ملک کو خراب وبرباد کیا ہے۔ اور جو سردار کہ سرحد پر ہین اون سے اوسکا دفعیہ نہ ہوسکا ہے۔ اور اونہون خراج دینے کا اوس سے وعدہ کر کے اپنی جان بچائی ہے۔ یہ اوس کو نہایت ناگوار گزرا۔ اور رے کی طرف ایک سردار کو بہت لشکر دیکر بھیجا اور اوسے حکم دیا۔ کہ اس طرح سے اوسکا مقابلہ کرے۔ کہ وہ ملک گیری کے لالچ مین آکر آگے بڑہ آئے۔ اس سردار نے ایسا ہی کیا۔ اور اوس دیلمی نے فوج جمع کی۔ اور رے کی طرف روانہ ہوا۔ اور ادہر مرزبان نے بہرام گور کو اس کی خبر بھیجی۔ بہرام گور نے اوسے لکھا۔ کہ دیلمی کی طرف بڑہے۔ اور فلان مقام پر چلکر ٹھیرے۔ پہر بہرام نے چند خواص لیے اور جریدہ اپنے دار القرار سے اپنے لشکر مین پہونچا۔ دیلمی کو یہ بات معلوم بہی نہ ہوئی۔ وہ ابہی اپنے گھمنڈ مین بہرا ہوا تہا۔ کہ بہرام نے لشکر کو آراستہ کیا اور ترتیب دیکر دیلمی پر آگے بڑہا۔ اور اوسکے مقابل ہوکر خود لڑا۔ اور اون کے رئیس کو گرفتار کر لیا۔ اور لشکر کو شکست دیدی پہر بہرام نے منادی کرادی کہ جو دیلمی فوراً لوٹ کر ہمارے حضور مین حاضر ہوجائیگا اوس کو امن دیا جائیگا۔ اس واسطے تمام دیلمی اوسکے پاس لوٹ آئے

اور اونہین امن دیا گیا - ایک کو بہی اوس نے نہین قتل کیا - اور اون پر احسان کیا اور اوس رئیس کو بہی نہین مارا - اور اوسے اپنا مطیع کر لیا - پہر وہ اوسکے خواص مین سے ہوگیا - ایک روایت مین ہے - کہ یہ واقعہ ترکون کی لڑائی سے پہلے کا ہے - واللہ اعلم -

۱۶۱ - بہرام گور کا ہند کو آنا اور ایک ہاتی کا قتل کرنا

جب بہرام گور کو دیلم مین فتح حاصل ہوگئی - تو اوس نے وہان ایک شہر بسایا اور فیروز بہرام اوسکا نام رکہا - جب وہ بس گیا اور اوسکے دیہات بہی آباد ہوگئے - اور اوس نے نرسی کو اپنا وزیر کیا تو اوس سے کہا کہ مین خفیہ طور پر ہند کو جاتا ہون - چنانچہ وہ ہند کو گیا - اور کسی کو اوس کا حال نہ معلوم ہوا - صرف ہندیون نے اوس کی شجاعت دیکہی اور دیکہا کہ وہ درندون کو خوب قتل کرتا ہے - پہر ایک ہاتی کہین وہان ایسا نکل آیا - جس نے مخلوق کا راستہ ہی بند کر دیا - اور بہت آدمیون کو مار ڈالا - بہرام گور نے اوس کا پتہ پوچہا - اور وہان کے بادشاہ کو بہی خبر ہوئی - کہ یہ شخص ہاتی کے مارنے کو جاتا ہے اس واسطے اوس نے ایک شخص کو بہرام کے ہمراہ کر دیا - کہ وہ اوسے نتیجہ کی خبر لا کر دے - پہر بہرام اور وہ ہندی رفیق ایک جہاڑی مین پہونچے - اور ہندی ایک درخت پر چڑہ گیا - اور بہرام آگے بڑہا اور ہاتی کو ڈہونڈہا - جب وہ چنگہاڑتا ہوا نکلا اور پاس آیا - تو بہرام نے اوس کی پیشانی پر ایسا تیر مارا - کہ تقریبا سب کا سب گہس گیا - اور پہر بہی علی الاتصال تیر مارے ہی گیا اور اوس کی سونڈ پکڑلی - اور گرز پر گرز مارے - کہ جس سے آخر وہ قابو مین آگیا اور بہرام نے اوس کا سر کاٹ لیا - اور اوسے نکال لایا یہ سب حال ہندی نے آکر اپنے بادشاہ سے بیان کیا - بادشاہ نے بہرام کی بڑی تعظیم و تواضع کی - اور بحسن

سلوک اوس سے پیش آیا۔ اور اوس کا حال پوچھا۔ بہرام نے کہا۔ کہ فارس کا پادشاہ اوس سے کچھ ناراض ہو گیا ہے۔ اس واسطے وہ بہاگ کر وہان چلا آیا ہے۔

۱۱۷۔ بہرام گور کا دیبل اور مکران کو فارس مین شامل کرنا

اس ہندی راجہ کا ایک دشمن تہا۔ اوس کی فوج اوس پر چڑھ کر آئی یہ راجہ دب گیا اور چاہا کہ اوس کی اطاعت اور خراج گزاری قبول کر لے۔ بہرام گور نے اوسے منع کیا۔ اور لڑائی کی رائے دی۔ جب مقابلہ ہوا تو اوس نے ہندی سردارون سے کہا۔ کہ میری پشت پر رہو۔ اُدہر سے کوئی حملہ ہونے پائے۔ پہر دشمن پر حملہ کیا۔ اور ایسی مار پیٹ کی اور تیر مارے۔ کہ اونہین بہگا دیا۔ اور بہرام گور کے آدمیون نے دشمن کے لشکر کو خوب لوٹا۔ اس پر ہند کے راجہ نے اوسے دیبل اور مکران کا علاقہ دیا۔ اور اپنی بیٹی اوسے بیاہ دی۔ پہر بہرام گور نے یہ ملک مملکت فارس مین شامل کر لیا۔ اور خوشی خوشی وہان سے لوٹ آیا۔ (دیبل سندہ کا دار الحکومت تہا۔ یہان کے امرا اکثر بحری قزاقون کے ساتہ شریک رہا کرتے تہے)

۱۱۸۔ بہرام گور رومیون کا خراج دینا اور یمن اور سودان پر بہرام کی تاخت۔

ادہر بہرام نے نرسی کو چالیس ہزار آدمی سے بلاد روم پر بہیجا۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ پادشاہ روم سے خراج طلب کرے۔ نرسی قسطنطنیہ کو گیا۔ اور پادشاہ روم نے اوس سے صلح کر لی۔ پہر وہ بہرام کے حسب مراد واپس آیا۔

یہ بہی کہتے ہین۔ کہ جب بہرام گور کو خاقان ترک اور روم سے فراغت حاصل ہو گئی تو وہ خود بذات خاص یمن کو گیا۔ اور بلاد سودان تک جا پہونچا۔ اور وہان پر دشمن کی سپاہ کو قتل کیا۔ اور بہت کثرت سے لونڈی غلام بنا کر لایا۔ اور بخیر و عافیت اپنی مملکت کو لوٹا۔

۱۱۹ - بہرام گور کی وفات | جب اوس کی سلطنت کا زمانہ آخر آیا - تو وہ ایک روز شکار کو نکلا - اور ایک ہرن کو دیکھکر اوسکے پیچھے چلا - اتفاقاً کسی کنوے مین جا پڑا اور ڈوب گیا - جب اوس کی ماں کو معلوم ہوا - تو وہ اوس مقام پر گئی اور آدمیون کو اوس پر لگایا - کہ بہرام کو نکالین - اگرچہ کنوے مین بہت دیکھا گیا - اور کثرت سے مٹی نکالی گئی - کہ جس سے وہ بڑا گہرا غار ہو گیا - مگر اوسکا پتا نہ چلا - اوس نے اٹھارہ برس دس مہینے بیس دن پادشاہی کی - اور ایک روایت مین ہے کہ تیئس برس حکومت کی -

ابو جعفر نے بہرام گور کے ذکر مین لکھا ہے - کہ اوسکے باپ نے اوسے منذر بن نعمان کے سپرد کیا تہا - جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا - اور جب اوس نے یزدگرد کا ذکر کیا ہے - تو اوس نے یہی لکھا ہے کہ اوس نے اپنے بیٹے بہرام کو نعمان بن امرء القیس کے حوالہ کیا تہا - اسمین شک نہین کہ علما مین سے بعض نے منذر کا نام لیا ہے اور بعض نے نعمان کا نام بیان کیا ہے مگر ابو جعفر نے اس قول کے قائل کا نام نہین بیان کیا -

یزدگرد ابن بہرام گور

۱۱۲۰ - یزدگرد کی حکومت اور ہرمز و فیروز کے جہگڑے اور فیروز کا ہیاطلہ سے مدد لیکر پادشاہ ہونا -

جب یزدگرد نے تاج پہنا - تو ایک دربار کیا اور اون سے عدل و داد کا وعدہ کیا - اور اپنے باپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کیا - اور کہا کہ اگرچہ میرے باپ کے وقت مین آپ لوگ دربار مین بہت حاضر رہتے تہے اور خوب خوب اوس سے بات چیت ہوتی تہی - میرے وقت مین درباداری تو بہت

نہ ہو گی ۔ مگر خلوت مین بین تمہارے ہی مصالح اور دشمنون کے مکر و فریب کے رفع مین مصروف رہونگا ۔ اور اوس نے نرسی کو اپنا وزیر کیا ۔ جو اوس کے باپ کے زمانہ سے وزیر تھا ۔ اور رعیت کا خوب عدل و انصاف کیا ۔ اور دشمنون کا قلع قمع کیا ۔ اور لشکر کے ساتھ باحسان و اکرام پیش آیا ۔

اسکے دو بیٹے تھے ۔ ایک کا نام ہرمز اور دوسرے کا فیروز تہا ۔ ہرمز کو اوس نے سیستان کا حاکم کر دیا تہا ۔ جب اوس کا باپ یزدگرد مرا تو یہ آکر باپ کے ملک کا مالک بن گیا اور فیروز (جو بڑا تہا) اوسکے خوف سے بہاگ کر بلاد ہیاطلہ کو (غالباً کابل کو) چلا گیا (ہیاطلہ کو فارسی مین ہیتال یعنی مضبوط اور قوی کہتے ہین) فیروز نے ہیاطلہ کے بادشاہ سے مدد چاہی اور اوس نے طالقان لیکر (جو بلخ اور مرو الرود کے درمیان کوہستان کے قریب واقع ہے) اوس کو مدد دی ۔ اور فیروز فوج لیکر آیا ۔ اور اپنے بہائی کو رے مین قتل کر دیا یہ دونو بہائی ایک ہی مان کے بطن سے تھے ۔ بعض کہتے ہین کہ مارا نہین بلکہ قید کر لیا اور ملک کا مالک ہو گیا

اور ہر یدیمون نے بھی یزدگرد کو خراج دینا موقوف کر دیا تھا ۔ اسواسطے اوس نے اوسیقدر فوج نرسی کو دی جس قدر اوس کے باپ نے اوسے دی تہی ۔ اور روم کو بہیجا ۔ اور وہ وہان سے حسب دلخواہ کام درست کر کے واپس آیا ۔ یزدگرد نے اٹھارہ برس چار مہینے اور ایک قول کے بموجب اونیس برس حکومت کی ۔

فیروز ابن یزدگرد ابن بہرام گور

۱۲۱ ۔ فیروز کی حکومت مین قحط ۔ جب فیروز کو بہائی پر فتح حاصل ہو گئی ۔ اور بادشاہ ہو گیا تو اوس نے مخلوق کا اچھا انتظام کیا ۔ اوس کی سیرت بہت اچھی تھی ۔ اور متدین بہی

تہا۔ مگر رعیت کے حق مین بڑا منحوس تھا۔ اوسکے زمانہ مین سات برس علی التواتر قحط پڑا۔ دریا اور چشمے خشک ہوگئے۔ دجلہ مین پانی نہ رہا۔ درخت سوکھ گیے۔ میدان اور پہاڑ اور تمام کہیتون مین خاک اُڑنے لگی۔ طیور و وحوش مر گیے۔ اور تمام ملک مین الجوع الجوع کی آواز آنے لگی۔ اسواسطے اوس نے اپنی رعیت سے خراج جزیہ موقوف کر دیا۔ اور ہر طرح کی سختی اون سے دفع کر دی۔ اور حکم دیدیا کہ جس کسی کے پاس غلہ ہو وہ دوسرے آدمیون کے کہانے کیلئے دے۔ غنی اور فقیر کا حال یکسان رہے اور سب سے تاکید کر دی۔ کہ اگر ایک انسان بہی کسی شہر و قریہ مین بہوک سے مرے گا تو وہان کے تمام لوگون سے بازپرس کی جائیگی اور اون کو سزا دی جائیگی اور ایسا انتظام کیا کہ کسی آدمی کو بہوک سے تکلیف نہ پہونچے۔ صرف ایک شخص اردشیر خرہ کے دیہات کا مر گیا۔ باقی کہین جان کا کوئی نقصان نہ ہوا۔ پہر فیروز نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ اور بہت گریہ وزاری کی۔ اللہ تعالی نے قحط رفع کر دیا۔ اور اوس کا ملک پہر پہلے ہی کی طرح سرسبز و شاداب ہوگیا۔

۱۲۲۔ فیروز کی چڑہائی ہیاطلہ پر اور بہوک پیاس کی شدت کے باعث اون سے مغلوبانہ صلح

جب فیروز کی رعایا خوشحال ہوگئی۔ اور ملک مین پہر فارغ البالی آگئی۔ تو اوس نے دشمنون کی طرف توجہ کی۔ اور ہیاطلہ کی لڑائی کے واسطے نکلا۔ جب وہان کے بادشاہ اخشنوار نے سنا تو اوسے بڑا خوف ہوا۔ اس پر اوسکے ایک دربار والے نے کہا کہ تو میرے ہاتھ پاؤن کاٹ دے۔ اور کہین راستہ پر ڈالدے۔ اور میرے گہر والون کی خبر لیتا رہ۔ مین فیروز کے ساتھ ایک مکر کرتا ہون۔ چنانچہ اخشنوار نے ایسا ہی کیا۔ اور فیروز کا اوس دمکار مظلوم کی طرف سے گزر ہوا۔ تو فیروز نے اوس کا

حال پوچھا۔ بولا۔ کہ مین نے اخشنوار سے کہا تہا۔ کہ تو فیروز سے نہین لڑ سکتا ہے۔ اس لیے اوس نے میرا یہ حال کیا ہے۔ مین تجھے ایک راستہ بتاتا ہون کہ اُدہر سے کوئی بادشاہ کبھی نہین گیا ہے۔ مگر وہ نہایت نزدیک ہے۔ فیروز اوسکے دہوکہ مین آگیا۔ اور اوس کے کہنے کے بموجب اُدہر سے چلدیا۔ اور لشکر کو لیچلا۔ اور برابر (بلوچستان کے بے آب و دانہ) بیابان پر بیابان قطع کرتا آگے بڑہے ہے چلا گیا۔ آخر کا اوسے معلوم ہوا۔ کہ اب پانی و دانہ کے نہ ملنے کے سبب سے جان بری دشوار ہے۔ تب اوس مکار نے اپنا حال بیان کیا۔ یہان فیروز کے ہمراہیون نے کہا۔ کہ ہم نے تجھے منع کیا تہا۔ کہ تو آگے نہ جا۔ تو نے نہ مانا۔ اب اس وقت بجز اس کے اور کوئی چارہ نہین۔ کہ آگے کو بڑہین۔ اس لیے وہ آگے چلے۔ اور اپنے دشمن کے پاس بہوکے پیاسے بدحال پہونچے کہ راستے مین ہزارون مر چکے تہے۔ اس لیے اخشنوار سے اونہون نے اس شرط پر کہ وہ اونہین نہ چہیڑے اور بلا مزاحمت لوٹ جانے دے یہ اقرار کر لیا کہ وہ اوسکے ملک پر کبہی چڑہائی نہ کرینگے۔ اور جب فریقین مین صلح ہوگئی۔ تو ان شرایط کے بموجب ایک عہدنامہ لکہا گیا اور فیروز لوٹ آیا۔

۱۲۳۔ فیروز کی مکرر چڑہائی اخشنوار پر اور ایک خندق مین گر کر فیروز کا اور اوس کے لشکر کا ہلاک ہونا۔

پہر جب فیروز اپنے ملک مین پہونچا اور آرام لے لیا تو اوسے غیرت نے بہڑکایا۔ کہ اخشنوار پر چڑہکر جاے۔ اوسکے وزرا نے نقض عہد سے منع کیا۔ لیکن فیروز نے نہ مانا۔ اور اخشنوار پر چلدیا۔ جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے۔ تو اخشنوار نے اپنے لشکر کے پیچہے ایک خندق

کہودوائی جس کا عرض دس گز اور عمق بیس گز تہا۔ اور اوس پر پتلی کمزور لکڑیان بچہوا کر
مٹی سے ڈہانک دیا۔ پہر میدان سے پیچہے کو چلدیا فیروز نے سمجہا۔ کہ وہ بہاگا جاتا
ہے اس لیے اوس کا پیچہا کیا۔ فیروز کے لشکر والون کو اوس خندق کا حال معلوم نہ تہا
فیروز اور اوسکے لشکر والے اوسمین جا گرے اودہر گئے۔ اور اخشنوا لوٹ کر آیا۔
اور فیروز کے تمام لشکر کا مال واسباب لوٹ لیا۔ اور عورتون کو اور موبدان کو پکڑ لیا
پہر فیروز کی اور فیروز کی فوج کی لاشون کو خندق سے نکلوایا۔ اور نا ووسون دیعنی مجوس
کے گورستانون) مین دفن کرا دیا۔
ایک اور روایت مین اس طرح ہے۔ کہ فیروز جب اوس خندق کے پاس پہونچا
جو اخشنوار نے کہودوائی تہی تو چونکہ وہ کہلی ہوئی تہی اوس سنے اوس پر پل بنواسے
اور اوس پر کچہہ علامتین بتادین۔ تاکہ جب یہ لوگ لوٹین تو اوسی جگہہ سے اوس سے
عبور کرین۔ اور فیروز وہان سے آگے بڑہا۔ اور دو لو لشکر آمنے سامنے ہوسئے۔
اوس وقت اخشنوار نے پچہلے عہد و مواثیق کا ذکر کیا۔ اور غدر کے انجام سے ڈرایا
مگر فیروز نہ لوٹا۔ حالانکہ اوسکے ہمراہیون نے منع کیا۔ اس پر بہی اوس نے کچہہ نہ سنا
اس لیے فیروز کے آدمیون کی نیتون مین فرق آگیا۔ اور لڑائی سے جی چرانے لگے۔ جب
فیروز نے لڑائی کا ارادہ کیا۔ تو اوس وقت اخشنوار نے عہد نامہ کو ایک تیر کی نوک پر
بلند کیا۔ اور کہا اللہ تعالی اس عہد نامہ مین جو لکہا ہے تو اوسے پورا کر۔ اور باغی کو بغاوت
کی سزا دے۔ اور پہر لڑائی کی۔ فیروز کو شکست ہوئی۔ اور وہ اور اوس کے لشکر کے
لوگ بہاگے۔ اور جہان پل تہے وہ راستے بہول گئے۔ اور خندق مین آکر گر گیے
اور فیروز اور اوس کا لشکر سب مر گئے۔ اور اخشنوار نے اون کا مال واسباب اور چاروا

وغیرہ آکر سب سے لیے۔ اور تمام خراسان پر آکر قابض ہوگیا۔

۱۲۴۔ سوخرا کا ہیاطلہ کو خراسان سے نکالنا اور قیدیون وغیرہ کو چھڑانا۔ پہر فارس کا ایک شخص جس کا نام سوخرا تھا اور جو بڑا سردار تہا اُٹھا۔ اور محتسب کے طور پر نکلا۔ بعض کہتے ہین کہ فیروز نے اوسے اپنا جانشین کردیا تہا۔ اور وہ سیستان کا حاکم تھا۔ جب یہ وہان پہونچا تو ہیاطلہ کے بادشاہ سے مقابل ہوا۔ اور اوسے خراسان سے نکالدیا اور جو کچھ اوس نے فیروز کے لشکر سے قیدی وغیرہ پکڑ لے گئے تھے اور مال و اسباب لیا تہا وہ اُس سے سب لے لیا۔ اور پہر اپنے ملک کو لوٹ آیا۔ اس واسطے فارس والون نے اوس کی ایسی تعظیم و تکریم کی۔ کہ بادشاہ کے بعد بس اوسی کا رتبہ تھا۔

اس ہیاطلہ قوم کی حکومت طخارستان مین تہی۔ اور جب وہان کے حاکم نے فیروز کو اپنے بہائی کے مقابلہ مین مدد دی تہی تو اوس نے اوسے طالقان بہی دیدیا تہا۔ فیروز نے چہبیس برس اور بعض کہتے ہین کہ اکیس برس حکومت کی۔

یزدگرد اور فیروز کے زمانہ مین عرب کے واقعات

۱۲۵۔ عمرو بن حجر کا نعمان کو قتل کرکے حیرہ کا حاکم ہونا۔ حمیر وغیرہ قبائل کے شرفا ملوک حمیر کی خدمت کیا کرتے تہے چنانچہ انہین مین سے حسان بن تبع کا خادم عمرو بن حجر الکندی کندہ کا سردار تھا۔ جب عمرو بن تبع نے اپنے بہائی حسان بن تبع کو قتل کردیا تو اوس نے عمرو بن حجر پر بڑی مہربانی کی۔ اور اوسے اپنے بہائی حسان کی بیٹی دیدی اس وقت تک اس خاندان مین کسی عرب کو ازدواج کی عزت حاصل نہین ہوئی تہی۔ اس لڑکی کے پیٹ سے حارث بن عمرو پیدا ہوا۔

اور عمرو بن تبع کے بعد عبد کلال بن مثوب یمن کا پادشاہ ہوا - اوسے اس واسطے لوگون
نے پادشاہ کر دیا تہا - کہ عمرو کی اولاد نہایت خرد سال تہی - اور اس سے پیشتر تبع بن
حسان کو ایک جن اُڑا لے گیا تہا اور عبد کلال کا مذہب پہلے نصرانیون کا سا تہا - لیکن
اپنے مذہب کو چہپائے ہوئے تہا - اسمین تبع بن حسان جنون کے پاس سے لوٹ
آیا - اور اوسے پہلے کا حال سب لوگون سے زیادہ معلوم تھا اس واسطے وہ ہی پادشاہ
ہو گیا - اور حمیر ون پر اوس کی ہیبت چہا گئی - اسکے بعد اوس نے اپنے بہائی عمرو بن حجر
کے ہمراہ لشکر کیا - اور اوسے حیرہ کو بہیجا - اس وقت نعمان بن امرؤ القیس وہان کا عامل
تہا جس کی مان کا نام شقیقہ تھا - فریقین مین لڑائی ہوئی - نعمان اور اوسکے خاندان کے
کتنے ہی آدمی مارے گئے - البتہ منذر بن النعمان الاکبر بچ گیا - جس کی مان کا نام
ماء السما تہا اور وہ نمر بن قاسط کے قبیلہ سے تہی - اس واسطے آل نعمان سے
حیرہ کی حکومت جاتی رہی - اور حارث بن عمرو اوس ملک کا مالک ہو گیا - جسکے
وہ مالک تہے - یہ بعض لوگون کا بیان ہے -

۱۲۶ - منذر اور اسود کی مدت حکومت اور عمرو بن حجر کی حکومت حیرہ مین کب ہوئی

مگر ابن الکلبی کہتا ہے - کہ نعمان کے بعد منذر بن النعمان بن المنذر بن النعمان چوالیس
برس پادشاہ رہا - ان مین سے بہرام گور کے زمانہ مین آٹھہ برس اور یزدگرد بن بہرام گور کے
عہد مین اٹھارہ برس اور فیروز بن یزدگرد کے زمانہ مین سترہ برس - پہر اوسکے بعد اسود ابن منذر بیس سال حاکم رہا
فیروز ابن یزدگرد کے زمانہ مین دس سال اور بلاش بن فیروز کے زمانہ مین چار سال اور
قباد بن فیروز کے زمانہ مین چھہ سال -

اور ایسے ہی بعض لوگون کی طرح ابو جعفر نے بہی بیان کیا ہے - کہ حارث بن عمرو

نے نعمان بن امرء القیس کو قتل کیا اور اوسکا ملک لے لیا۔ اور اوسکے خاندان سے حکومت جاتی رہی۔ اور نیز جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ بھی ذکر کیا کہ منذر بن نعمان یا نعمان نے لشکر جمع کیا۔ اور بہرام گور کو جاکر فارس کا پادشاہ کردیا۔ پھر ملوک حیرہ تمام اسی نعمان کی اولاد مین اخیر تک بیان کئے ہین۔ اور کہین حارث کی وجہ سے آل نعمان کی حکومت منقطع نہین کی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کی تاریخ لکھی ہوئی نہین ہے اور اپنے زمانہ مین اون کے حالات کبھی نہین لکھے گئے ہین۔ جس کسی کو جو حال معلوم ہوگیا وہ اوس نے بلا تحقیق لکھدیا ہے۔ علاوہ برین اس کی اور بھی وجھین لوگون نے بیان کی ہین۔ اور عرب مین جہان ہم عمرو بن حجر کا ذکر اور امرء القیس کے قتل کا حال لکھینگے یہ وجہ بھی ہم وہان بیان کرینگے۔ انشاء اللہ تعالی۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ ملوک کندہ عمرو اور حارث نجد کے عربون کے پادشاہ تھے رہے لخمی اور مناذرہ یہ حیرہ کے پادشاہ تھے۔ اور علی التسلسل یہی وہان کے پادشاہ رہے۔ جب قباد فارس کا پادشاہ ہوا تو اس نے وہان سے اون کی حکومت دور کردی۔ اور حارث بن عمرو کندی کو حیرہ کا عامل کردیا۔ پھر نوشیروان نے لخمیون کو مکرر حیرہ کا حاکم بنادیا۔ جس کا ذکر آیندہ ہم کرینگے۔ انشاء اللہ تعالی۔

بلاش بن فیروز بن یزدگرد

۱۲۷۔ بلاش و قباد کا جھگڑا اور ساباط کی آبادی

پھر فیروز کے بعد اوسکا بیٹا بلاش پادشاہ ہوا۔ اور اوس کے اور اوس کے بھائی قباد کے درمیان جھگڑا ہوا۔ اور اوسمین بلاش قباد پر غالب آیا۔ اور پادشاہ ہوگیا۔ جب بلاش پادشاہ ہوگیا۔ تو اوس نے سوخرا کو

بڑی عزت دی۔ اور اوسکے ساتھہ کمال احسان کیا۔ یہ بہت ہی اچھا پادشاہ تھا اور ملک اس کے وقت مین خوب آباد ہو گیا تہا۔ جب کبھی اوسے یہ خبر ملتی۔ کہ کسی گانون سے کوئی شخص چلا گیا۔ اور گہر ویران ہو گیا تو وہ اوس گانوکے مقدم کو سزا دیتا کہ تونے اوس کی روزی کا بندوبست کیون نہ کیا۔ جس سے وہ اپنے وطن کو نہ چھوڑتا۔ اس نے مدائن کے قریب ساباط آباد کیا تہا۔ اور کل اوس نے چار برس پادشاہی کی۔ (ساباط ایک مقام کا نام ہے۔ جو بلاس آباد کا معرب ہے)

قباد بن فیروز بن یزدگرد

۱۲۸۔ قباد کے بیٹے نوشیروان کا پیدا ہونا قباد پادشاہ ہونے سے پہلے خاقان کے پاس گیا تھا۔ کہ اپنے بہائی بلاش کے مقابلہ کے واسطے اوس سے مدد لے۔ راستے مین حدود نیشاپور پر اس کا گزر ہوا۔ اور اوس کے ساتھ اوسکے اور بہی چند رفیق تھے۔ لیکن وہان کے لوگون کو یہ نہین معلوم تھا کہ یہ کون ہے۔ یہان پر زرمہر بن سوخرا بہی تھا۔ قباد کو یہان عورت کی خواہش ہوئی۔ اوس نے زرمہر سے اس کی درخواست کی۔ اور ایک عورت مانگی زرمہر اوس مکان کے مالک کی عورت کے پاس گیا۔ جہان قباد ٹہیرا ہوا تہا۔ یہ کسی سردار کی بی بی تھی اور اوس کی ایک حسین بیٹی بہی تھی۔ زرمہر نے اوس عورت سے بیٹی کو مانگا۔ اور اوسے اور اوس کے شوہر کو کچھ لالچ بہی دیا اوتہون نے اپنی بیٹی دیدی۔ اور قباد اوسی رات اوس کے پاس رہا۔ اور اوسے حمل رہ گیا۔ یہی نوشیروان کی مان تہی۔ پہر اس لڑکی کو اوس نے بڑا انعام واکرام دیا۔ اور اوسے مان باپ کے پاس واپس کردیا۔ اس لڑکی کی مان نے اپنی بیٹی سے قباد کا

حال پوچھا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ مجھے تو کچھ نہین معلوم۔ البتہ اوس کا پائجامہ زرین تھا
اس سے اوس کی مان نے جان لیا کہ وہ کوئی شاہزادہ ہے۔
پھر قباد خاقان کی طرف چلا گیا۔ اور بھائی کے مقابلہ کے واسطے اس سے مدد مانگی
اور وہان چار برس تک پڑا رہا خاقان اوس سے مدد کا وعدہ کرتا رہا۔ اوس کے بعد
اوس نے فوج دی۔ اور اوسے رخصت کیا۔ جب قباد کا اوس طرف گزر ہوا۔ جہان
اوس کی بی بی تھی۔ تو اوس نے اوس کا حال دریافت کیا۔ اور اوسے بلایا۔ دیکھتا
کیا ہے۔ کہ اوس کے ساتھ ایک لڑکا بھی ہے۔ جس کا نام نوشیروان ہے۔ اوس کی
بی بی نے کہا کہ یہ تیرا بیٹا ہے۔ اور اسی مین قباد کو خبر ملی۔ کہ اوس کا بھائی بلاش
مرگیا۔ اس لیے قباد نے اس اپنے بیٹے کو بڑا مبارک سمجھا اور اوسے اور اوس کی
مان کو اپنے ساتھ سواریون مین حرم کے طور پر سوار کرایا۔

۱۲۹۔ قباد کا سوخرا کو وزیر کرنا اور شاپور الداری کے ذریعے سے اوسے مار کر شاپور کو وزیر بنانا۔

پھر جب قباد بادشاہ ہوگیا۔ تو سوخرا کے بیٹے نے جو اوس کی خدمت کی تھی اوس کی شکر
گزاری مین سوخرا کو اپنا دوست بنایا اور اوسے تمام امورات حوالہ کر دیئے۔ لیکن جب
لوگ سوخرا کی طرف حد سے زیادہ مائل ہوگیے۔ اور قباد سے رجوع کم کر دیا۔ تو قباد کو
نہایت ناگوار گزرا۔ اور اوس نے شاپور الداری کو جو دیار جبیل کا سپہبد تھا اور مہران کے
خاندان سے تھا فرمان بھیجکر اپنے پاس بلایا۔ کہ لشکر لیکر آئے۔ جب وہ آیا تو سوخرا کے
قتل کرنے کے واسطے اوس سے کہا۔ اور کہا کہ کسی پر اس امر کو ظاہر نہ کرے۔ چنانچہ ایک
روز شاپور اور سوخرا دونو قباد کے پاس آئے۔ شاپور نے اوس کی گردن مین کمند ڈالکر گرفتار
کر لیا۔ اور قباد نے گلا گھونٹ کر اوسے مار ڈالا اور اوس کے گھر کو لاش بھیجدی۔ اور

شاپور الداری کو اوسکا درجہ عنایت کر دیا۔

۳۰ا۔ مزدوک کی شریعت اور محرمات کا حلال کرنا اور قباد کا مزدکی ہونا اور مزدوک اور نوشیروان کی ماں۔ اسی قباد کے زمانہ مین ایک شخص مزدوک نام ظاہر ہوا تہا۔ وہ بڑا مستبدع تہا اور بعض بعض امور مین زردشت کے موافق تہا۔ اور کچھہ کچھہ اوس مین کمی و بیشی بہی کی تھی۔ اور کہتا تہا کہ مین بہی زردشت کی طرح سے ابراہیم الخلیل کی شریعت کی طرف لوگونکو بلاتا ہون اور محارم و منکرات کو اوس نے حلال کر دیا تہا۔ اور تمام مخلوق کو برابر کر دیا تہا۔ مال و دولت جاگیر زمین عورتین غلام لونڈیان سب کے لیے مساوی کر دئے تہے۔ کسی امر مین کسی کو فضیلت نہ رہی تہی۔ اس وجہ سے کمینہ اور اوباش اوسکے متبع ہوگئے تہے۔ مزدوک کا یہ قاعدہ تہا کہ ایک شخص کی عورت لیتا اور دوسرے کو دیدیتا تھا۔ اور ایسے ہی مال و منال لونڈی غلام وغیرہ جاگیرون اور زمینون کا حال تھا۔ اور جب اوس کے کثرت سے متبع ہوگیے۔ تو اوسکو بڑا غلبہ ہوگیا اور قباد نے بہی اوس کا مذہب قبول کر لیا۔ ایک روز مزدوک نے قباد سے کہا۔ کہ آج تیری بی بی نوشیروان کی ماں سے میری باری ہے۔ قباد نے اسے قبول کر لیا۔ نوشیروان یہ سنکر کہڑا ہوگیا۔ اور اوس کے موزہ اپنے ہاتہہ سے اُتارے اور پیرون کو بوسہ دیا۔ اور اوس سے التجا کی۔ کہ میری ماں سے کچھہ تعرض نہ کرے۔ باقی جتنا کچھہ مال و اسباب ہے سب اوسی کا ہے۔ اس واسطے مزدوک نے اوسے چھوڑ دیا۔ مزدوک نے حیوانات کا ذبح کرنا بہی حرام کر دیا تھا اور کہدیا تھا۔ کہ زمین سے جو چیزین پیدا ہوتی ہین وہ ہی آدمی کے لیے کافی ہین۔ اور حیوانات سے انڈے دودہ گہی وغیرہ کا بہی استعمال کرنا جائز ہے۔ اس سے مخلوق پر بڑی بلا نازل ہوگئی تہی۔ کوئی شخص یہ نہین جانتا تہا۔ کہ کون کس کا بیٹا ہے اور کون کس کا

باپ ہے۔

۱۳۱۔ قباد کا معزول ہونا اور جاماسپ کی حکومت اور قباد کا پھر بادشاہ ہونا۔

جب قباد کی حکومت کو دس سال گزر گئے تو موبد موبدان اور عظماے سلطنت مجتمع ہوئے اور مزدکی ہونے کے سبب سے قباد کو مخلوع کر دیا اور بجاے اوس کے اوسکے بھائی جاماسپ کو بادشاہ کیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ مزدک کے اتباع سے تو بہت بُرا ہو گیا ہے اور مزدک کے اصحاب نے جو مخلوق کے ساتھہ بدمعاشی کر رکھی ہے۔ اوس کا گناہ بھی تیرے ہی اوپر ہے۔ تیری اوس وقت تک نجات نہین ہو سکتی ہے۔ کہ تو اپنے آپ کو اور اپنی عورتون کو قربانی نہ کر دے اور اونہون نے اوس سے چاہا۔ کہ وہ ذبح ہونے اور آگ پر قربانی کیے جانے کے واسطے راضی ہو جائے مگر اوس نے اسے قبول نہ کیا۔ اس واسطے لوگون نے اوسے قید کر دیا۔ اور اوسکے پاس جانے آنے کی ممانعت کر دی۔

پھر زرمہر ابن سوخرا اُٹھا۔ اور مزدکیون کے کثرت سے آدمی قتل کر دئے۔ اور قباد کے بھائی جاماسپ کو معزول کر کے قباد کو پھر بادشاہ بنایا۔ پھر اس قباد نے کچھہ دنون کے بعد زرمہر کو قتل کر دیا ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ جب قباد قید ہو گیا۔ اور اوس کا بھائی سلطنت کا مالک بنگیا۔ تو قباد کی بہن قباد سے قید خانہ مین ملنے کو گئی۔ اور اوسے ایک بساط مین لپیٹا اور غلام کے سر پر رکھوا کر نکال لائی۔ جس وقت قباد قید خانہ سے باہر جاتا تھا۔ تو محافظین نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ قباد کی بہن نے کہا۔ کہ یہ میرے حیض کے کپڑے ہین۔ اس لیے بساط کو کسی نے ہاتھہ نہ لگایا۔ اور غلام قباد کو لیکر باہر چلا گیا۔ اور قباد بھاگا۔ اور ہیاطلہ کے بادشاہ کے پاس پہونچ گیا۔ تاکہ اوس سے مدد مانگے۔

جب وہ ایران شہر یعنی نیشاپور مین پہونچا - تو ایک شخص کے مکان مین فروکش ہوا اوس مکان والے کی ایک حسین دختر تہی - اوس سے قباد نے ہم بستری کی - وہ ہی نوشیروان کی مان تہی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس کا نکاح اس سفر مین ہوا ستا - اوس سفر مین نہین ہوا تہا جسے ہم نے اوپر بیان کیا ہے -

پہر قباد لوٹا اور نوشیروان اوسکے ساتہہ آیا - اور جاماسپ سے ملک لے لیا - جاماسپ کی حکومت چھہ برس رہی -

۱۳۲ - قباد کی چڑہائی روم اور خزر پر اور شہرون کا آباد کرنا -

اس کے بعد قباد نے روم پر چڑہائی کی - اور شہر آمد کو فتح کیا - (جو دیار بکر مین بلاد روم کے قریب دریاے دجلے کے کنارے ایک شہر تہا) اور شہر ارجان اور شہر حلوان کو آباد کیا - اور مرگیا (حلوان دو قریہ ہین - ایک تو عراق مین ہے - جسے حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ نے آباد کیا ہے - اور جہانکے انجیر اور انار مشہور ہین دوسرا یہ قریہ جسکا یہان ذکر ہے شام مین ہے - غالباً قباد نے اسی اپنے عراق کے حلوان کے مناسبت سے حلوان موسوم کیا ہوگا -) پہر اوس کا بیٹا کسریٰ نوشیروان اوسکے بعد بادشاہ ہوا - قباد کی حکومت تینتالیس ۴۳ برس رہی اسمین اوس کے بہائی جاماسپ کی حکومت بہی شامل ہے -

پہر نوشیروان اس سب ملک کا مالک ہوگیا جس کا قباد تہا -

اوس کے زمانہ مین خزر قوم نے سر اُٹھایا اور اوسکے ملک مین آکر تاخت و تاراج کی تہی - اور دینور یا دینور تک آگئے تہے - (جو علاقہ جبل مین موصل اور اذربائیجان کے درمیان ہمدان سے کوئی ستائیس ۲۷ فرسخ پر قرمیسین کے قریب واقع ہے) اسواسطے قباد نے اپنے سردارون مین سے ایک سردار کو بارہ ہزار فوج دیکر بہیجا - اوس نے

بلاد اللان کو (جو علاقہ گرجستان آذربائیجان کے درمیان ایک صوبہ ہے) جا کر پامال کیا اور دریاے رس سے لیکر شروان تک فتح کرلیا۔ پہر قباد ہی اوسکے پاس جا پہونچا۔ اور اران مین ایک شہر بیلقان (جو شہر دربند کے پاس بستا تہا) اور ایک شہر بردعہ بسایا دیہ بردعہ شہر آذربائیجان کی سرحد پر اور نہایت آباد شہر تہا۔ اور اوسے سلمان بن ربیعہ الباہلی نے حضرت عثمان کے زمانہ مین فتح کیا تہا) یہ ہی سرحدی شہر ہین۔ ان سے خزرون کا آنا رک گیا۔ پہر علاقہ شروان اور باب اللان کے درمیان دیوار لان بنوائی۔ اور اس دیوار پر بہت شہر آباد کیے۔ جو باب الابواب کے آباد ہونے کے بعد ویران ہوگئے

قباد کے زمانہ مین عرب کے واقعات

۱۳۳ - حارث بن عمرو کی حکومت حیرہ مین اور اوس کی جرات قباد کے مقابلہ مین۔ جب حارث بن عمرو الکندی عرب کا بادشاہ ہوا اور نعمان بن المنذر بن امری القیس کو قتل کردیا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہین۔ تو قباد نے اوس کے پاس پیغام بہیجا۔ کہ یہ جو بادشاہ عرب تجہ سے پہلے تہا۔ اوس سے اور ہم سے عہد تہا۔ اور اوس عہد کے بموجب مین چاہتا ہون کہ تو آکر مجہ سے ملجائے۔ اور قباد زندیق تہا۔ بہلائی کرتا تہا اور کسی کا خون پسند نہ کرتا تہا۔ اور دشمنون کے ساتہہ مدارات سے پیش آتا تہا۔ اس واسطے حارث اوسکے پاس بے کھٹکے چلا گیا۔ اور دونو نے ملاقات کے بعد اس بات پر صلح کرلی۔ کہ فرات کے پار ایران مین کوئی عرب نہ آئے۔

اس سبب سے حارث الکندی کو اور جرات ہوئی۔ اور ملک گیری کا ارادہ کیا۔ اور اپنے لوگون کو حکم دیا۔ کہ فرات سے اتر کر سواد پر تاخت کرین۔ جب قباد کو اس کی

خبر پہونچی۔ اور اوس نے جانا کہ تاخت و تاراج کرنے والے لوگ حارث کے ماتحت ہین۔ تو اوس نے حارث کو بلایا۔ جب وہ اوسکے پاس گیا۔ تو قباد نے اوس سے کہا۔ کہ عرب کے ڈاکوؤن نے ایسا ایسا کیا ہے۔ حارث نے کہا مجھے اس کی کچھ خبر نہین۔ اور نہ مجھ سے یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بغیر مال اور لشکر کے مین عربون کو روک سکون۔ اور قباد سے سواد کا کچھ علاقہ مانگا۔ اسواسطے قباد نے اوسے چھ طسوج (یعنی ضلع) دیے۔

۱۳۴۔ شمر کا قباد کو حیرہ مین جاکر مار ڈالنا اور شمر و حسان کا چین پر اور یعفر کا روم پر جانا۔ پھر حارث بن عمرو نے یمین کے تبع کو لکھا۔ کہ بلاد عجم کو فتح کرنا چاہیئے۔ اون کی حکومت کمزور ہو رہی ہے۔ چنانچہ تبع حیرہ مین آیا۔ اور اپنے بھتیجے شمر ذوالجناح کو قباد کی طرف روانہ کیا۔ اور شمر نے اوس کو لڑائی مین شکست دی جس سے وہ بھاگ کر رے مین پہونچا۔ پھر شمر نے اوسے جاکر وہان پکڑ لیا اور مار ڈالا۔ پھر تبع نے شمر کو خراسان کی طرف بھیجا۔ اور اپنے بیٹے حسان کو سغد کو (جو سمرقند کے قریب ایک شہر تھا) روانہ کیا۔ اور کہا۔ تم مین سے جو کوئی چین کو پہلے پہونچ جائے مین وہان کا بادشاہ اوسے ہی کردونگا۔ ان دونو کے پاس بڑے بڑے لشکر تھے۔ جن کی تعداد چھ لاکھ چالیس ہزار بیان کرتے ہین۔ اور ایسے ہی تبع نے اپنے دوسرے بھتیجے یعفر کو روم کی طرف بھیجا اور وہ قسطنطنیہ مین پہونچا۔ اور وہان کے لوگ اوس کے مطیع اور خراجگزار ہو گیے پھر وہ رومیہ کو گیا اور وہان جاکر اوسکا محاصرہ کیا مگر وہان اون کو طاعون نے آلیا۔ اور رومیون نے اون پر چڑہائی کی۔ اور سب کو مار ڈالا ایک بھی اون مین سے نہ بچا۔

۱۳۵۔ شمر کا سمرقند کو فتح کرنا اور حسان کا چین کو جانا۔ پھر شمر ذوالجناح سمرقند کو گیا۔ اور اوسکا محاصرہ

کیا۔ مگر اوسے فتح نہ کرسکا۔ اوس نے سنا کہ پادشاہ وہان کا احمق ہے۔ اوس کی ایک بیٹی ہے۔ وہ امورات سلطنت کا انتظام کرتی ہے شمر نے اوسکے پاس بڑے ہدیہ بھیجے۔ اور اوس سے کہا۔ مین یہان تجھ سے بیاہ کرنے آیا ہون۔ میرے ساتھہ چار ہزار صندوق ہین جن مین سونا چاندی بھرا ہوا ہے مین وہ تجھے دیتا ہون۔ اور چین کو جاتا ہون۔ اگر مین نے وہ ملک فتح کرلیا۔ تو تو میری بی بی ہوگی۔ اور اگر مین مارا گیا۔ تو یہ مال تیرا ہے۔ جب یہ خط اوسکے پاس پہونچا۔ تو اوس نے اس بات کو قبول کرلیا۔ اور یہ مال منگایا۔ اوس نے چار ہزار صندوق اوس کے پاس روانہ کیے۔ ہر صندوق مین دو دو سپاہی بٹھائے۔ سمرقند کے چار دروازے تھے۔ اور ہر ایک دروازہ پر دو دو ہزار آدمی رہتے تھے اور اون صندوق کے آدمیون سے کہدیا تھا۔ کہ جب گھنٹہ بجایا جائے تو تم نکل پڑنا۔ جب وہ شہر مین اندر داخل ہو گیے تو شمر نے آواز دی۔ اور گھنٹہ بجایا۔ وہ صندوقون مین سے نکلے۔ اور دروازہ پر قبضہ کرلیا۔ اور شمر شہر مین داخل ہوگیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا۔ اور اوس پر قبضہ کرلیا۔

پھر چین کو چلا۔ اور ترکون کو شکست دی۔ اور اونکے ملک کے اندر داخل ہوا۔ اور جب حسان بن تبع ملا تو معلوم ہوا کہ وہ اس سے تین سال پیشتر وہان پہونچ چکا تھا۔ پھر وہ دونو وہین رہے۔ اور اوسی جگہہ مر گیے۔ کہتے ہین کہ وہ وہان اکیس برس رہے۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہین کہ وہ وہان سے لوٹ آئے۔ اور لونڈی غلام اور جواہر تبع کو لا کر دئے۔ پھر اپنے ملکون کو لوٹ گیے۔ اور تبع بھی یمن مین مر گیا۔ اس لیے اوس کے بعد یمن سے کوئی بھی باہر نہ نکلا۔ اوس تبع کی حکومت ایکسو اکیس برس رہی۔ کہتے ہین کہ وہ یہودی ہوگیا تھا۔

ابو اسحق کہتا ہے ۔ کہ ایک اور تبع تبان اسعد ابو کرب تہا جو شرق سے ملکون کو فتح کر کے لوٹا تھا اوس کا گزر مدینہ پر سے ہوا تھا یہ ابتدا مین	۱۳۶ - تبان کا مدینہ پر سے آکر مکہ جانا اور خانہ کعبہ کو سب سے اول لباس پہنانا اور اوسکا دروازہ بنا کر کنجی بنانا ۔

بہی اس طرف سے ہو کر گیا تہا ۔ اس وقت اس نے اون سے کچہہ نہین لیا تھا ۔ اور اپنے بیٹے کو وہان چہوڑ گیا تہا ۔ لوگون نے دہوکہ سے اوسے مار ڈالا ۔ اس لیے اب تبان اس ارادہ سے آیا تہا ۔ کہ اوسے خراب و برباد کر ڈالے اور وہان کے لوگون کا استیصال کر دے ۔ جب انصار نے سنا تو وہ جمع ہوئے ۔ اون کا رئیس عمرو بن الطلہ تھا ۔ جو اولاد عمرو بن مبذول اور بنی النجار سے تہا ۔ یہ لوگ اوس سے لڑنے کو نکلے ۔ دن کو تو اوس سے لڑتے ۔ اور رات کو ضیافت بہیجتے ۔ اسی لڑائی کے زمانہ مین دو حبر تبان کے پاس آئے جو بنی قریظہ کے عالم تہے ۔ اونہون نے کہا ۔ ہمنے جو تیرا ارادہ ہے اوس کا حال سنا ہے ۔ اوس سے تو باز آ ۔ اگر تو ہماری بات نہ مانیگا تو یا د رکہنا کہ تجھکو کوئی نہ کوئی بہت جلد نقصان پہونچے گا ۔ اور کوئی بلا نازل ہو گی ۔ اوس نے پوچہا یہ کیون ۔ کہا مدینہ مین بنی قریش سے ایک پیغمبر ہجرت کر کے تشریف لائینگے اور وہ اون کا مسکن ہو جائیگا ۔ اسواسطے جو اوس نے ارادہ کیا تہا اوسے موقوف کر دیا ۔ اور اون کی باتون سے وہ بہت خوش ہوا ۔ اور اون کے دین کا اتباع کرنے لگا ان دونو عالمون کا نام کعب اور اسد تھا ۔ اور یہ تبع اور اوس کی قوم والے سب بت پرست تہے ۔

پہر وہ مدینہ سے مکہ گیا ۔ کیونکہ یہ مقام اوسکے راستہ مین تہا ۔ وہان اوس نے کعبہ کو وصائل (ایک یمانی دہاری دار کپڑا) اور ملا (ایک پاٹ کی چادر) کا لباس پہنایا ۔ یہ پہلا شخص ہے

جس نے خانہ کعبہ کو لباس پہنایا۔ اور دروازہ بنا کر اوسکی مفتاح بنائی ہے۔

۱۳۷۔ بت پرستون اور یہودیون کا آگ سے امتحان اور حمیریون کا یہودیت کو قبول کرنا۔

پہر اوس نے یمن کو کوچ کیا۔ اور اپنی قوم کو یہودیت کی ہدایت کی۔ لیکن جب اونہون نے اوس کی بات نہ مانی۔ تو اونہون نے ایک آگ کو اپنا حکیم بنایا اون کے یہان کہین آگ نکلا کرتی تہی۔ جو اون کے کہنے کے بموجب ظالم کو کہا لیتی اور مظلوم کو کچہہ نقصان نہین پہونچاتی تہی۔ تبان نے کہا ہان یہ بات انصاف کی ہے۔ پہر وہ لوگ اپنے بت لیکر نکلے۔ اور یہ دو نو حبر اپنے مصحف اپنے گلون مین ڈالکر آئے۔ اور جہان سے آگ نکلتی تہی اوس مقام کے دروازہ پر جا کر بیٹہے پہر آگ نکلی۔ اور اون کو ڈہانک لیا۔ اور بتون کو اور جو اون کے نزدیک چیزین تہین اور جو آدمی حمیر کے بتون کو اوٹہائے ہوئے تہے اون سب کو کہا گئی۔ اور دو نو حبر اوسمین سے پسینہ پسینہ ہو کر نکل آئے۔ اونہین کچہہ بہی نقصان نہ پہونچا اس واسطے حمیریون نے اوسکے دین کو مان لیا۔

۱۳۸۔ شافع بن کلیب کا احمد صلعم کی سلطنت کی خبر دینا

اس سے پیشتر اس تبع کے پاس شافع بن کلیب الصدفی آیا تہا۔ جو ایک کاہن تہا۔ اوس سے تبع نے پوچہا۔ کیا کوئی قوم ایسی بہی ہے جس کا ملک میرے ملک کے برابر ہے۔ کہا نہین صرف ایک غسان کا پادشاہ ہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ غسان کے پادشاہ سے بہی کسی کا ملک زائد ہے کہا۔ ہان ایک شخص کا ملک اوس سے بہی بڑا ہوگا۔ جو نیکو کار برگزیدہ پروردگار ہے اور ایک رائد (یا راعی اور ہادی) بالقہر ہے اوسکا وصف زبور مین اور اوس کی امت کی فضیلت کتابون مین لکہی ہے۔ وہ جہالت کی ظلمت کو ایمان سے دور کریگا اور اوس کا نام پاک احمد نبی ہوگا۔ جب وہ آئیگا تو اپنی امت کے لیے رحمت ہوگا۔ اور وہ خاندان

بنی لوئی اور نبی قصی مین سے ظہور کریگا - اس پر تبع نے زبور مین دیکھا - تو وہان نبی صلعم کی صفت لکھی ہوئی پائی -

۱۳۹ - ربیعہ بن نصر کی بادشاہی یمن مین اور ایک خواب کی تعبیر سطیح اور شق کاہنون سے پوچھنا اور ربیعہ کی نسل کا حیرہ جانا -

پھر اس تبع یعنی تبان اسعد ابو کرب ابن ملکیکرب کے بعد ربیعہ بن نصر اللخمی بادشاہ ہوا - پھر جب ربیعہ مرگیا - تو حسان بن تبان اسعد بادشاہ ہوگیا جب یہ ربیعہ بن نصر بادشاہ ہوا تھا - تو اوس نے ایک خواب دیکھا تھا - جس سے اوسے بڑا خوف ہوا تھا - اور اوسکی تعبیر اوس نے ہر شخص سے پوچھی تھی کوئی کاہن کوئی ساحر اور کوئی عائف ایسا نہین چھوڑا تھا جس سے اپنے خواب کی تعبیر نہ پوچھی ہو - اون سے وہ کہتا تھا - کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے جس سے مجھے بڑا خوف ہوگیا ہے اوس کی تعبیر بتاؤ - جب وہ کہتے کہ اپنا خواب بیان کر تو وہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنا خواب تم سے کہونگا - تو اوس وقت جو تعبیر تم مجھے بتاؤ گے اوس سے مجھے اطمینان نہ ہوگا - اس لیے وہ خواب کسی کو نہین بتاتا تھا - اس پر ایک نے اون مین سے کہا - کہ اگر بادشاہ کی ایسی ہی خواہش ہے تو چاہیئے کہ سطیح اور شق کو بلائے وہ لوگ جو تو پوچھے گا تجھے بتا دینگے - سطیح کا نام تھا ربیع بن ربیعہ بن مسعود بن مازن بن ذئب بن عدی بن غسان اور اوسے ذئب بن عدی کی وجہ سے ذئبی کہا کرتے تھے - اور دوسرے کا نام تھا شق بن مصعب بن یشکر بن انمار اوس نے ان دونو کو بلایا - ان مین سطیح شق سے پہلے آیا -

جب سطیح آیا تو اوس نے کہا کہ میرا خواب اور اوس کی تعبیر مجھے بتا دے - اوس نے کہا - تو نے ایک کھوپری دیکھی جو تاریکی سے نکلی - اور پھر گھاس کی سرزمین (یعنی یمن)

مین آپڑی - اور جتنے کھوپریون والے تھے اون سب کو کھا گئی - ربیعہ نے کہا - یہ تو
تو نے میرا خواب بالکل صحیح صحیح بتادیا - اب اس کی تعبیر بھی بتادے - کہا تیرے
ملک پر حبشی آئینگے - اور ابین سے جو عدن سے آٹھ فرسخ پر واقع ہے جرش تک
(جو یمن کا ایک مخلاف ہے اور یہ دونو یمن کے دوسرحدی مقام ہین) مالک ہوجائینگے
ربیعہ نے کہا - سطیح یہ تو تو نے بڑی رنج دہ اور دردانگیز بات سنائی - یہ بتا کہ یہ واقعہ کب ہوگا
میرے زمانہ مین ہوگا یا میرے بعد - کہا - تیرے زمانہ مین نہین - بلکہ ساٹھ ستر برس بعد
ہوگا - پھر پوچھا - کہ پھر وہ لوگ کیا ہمیشہ مالک رہینگے - یا اون کی حکومت جاتی رہیگی
کہا جاتی رہیگی - کوئی ستر برس سے کسی قدر اوپر رہیگی - وہ سب مارے جائینگے وہ بھی بچینگے جو یہان سے بھاگ
جائینگے - پوچھا تو پھر اونکے بعد کون حاکم ہوگا - کہا - ذی یزن کی نسل سے ایک شخص ہوگا -
جو عدن سے خروج کریگا - اور اون مین سے کسی کو یمن مین نہ چھوڑیگا - پھر ربیعہ نے
پوچھا - کیا اوس کی حکومت ہمیشہ رہیگی - یا وہ بھی ایسی ہی جاتی رہیگی - کہا وہ بھی جاتی رہیگی
ایک نبی پیدا ہوگا - اوس پر آسمان سے وحی آئیگی - اور وہ غالب بن فہر بن مالک
بن نضر کی آل سے ہوگا - اوس کی قوم مین آخر زمانہ تک حکومت رہیگی - ربیعہ نے پوچھا
کہ زمانہ کا اخیر بھی ہے - سطیح نے کہا - ہان - اخیر وہ دن ہوگا جب تمام اولین و آخرین
جمع ہونگے - اور نیکوکارون کو نیکی کا اور بدکارون کو بدی کا معاوضہ ملیگا - ربیعہ نے
کہا کیا یہ باتین جو تو کہتا ہے سچ ہین - کہا - بے شک - جو مین نے کہا ہے یہ بالکل
حق ہے -

پھر اسکے بعد شق بھی آیا - ربیعہ نے شق سے بھی پوچھا - کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہے
مجھے وہ خواب اور اوس کی تعبیر بتادے - اور سطیح نے جو اوس سے کہا تھا اوسکا حال

شق سے کچھہ نہ کہا۔ تاکہ اوسے معلوم ہوجاے کہ یہ دونو ایک ہی جواب دیتے ہین
یا الگ الگ بیان کرتے ہین۔ شق نے کہا۔ تو نے ایک کہوپری دیکھی۔ جو تاریکی مین
سے نکلی۔ اور آکر ایک باغ اور سرسبز زمین مین ٹپری۔ اور جتنے جاندار تھے اون سب
کو کہا گئی۔ جب بادشاہ نے دیکھا۔ کہ اوس نے خواب ٹہیک بتادیا۔ تو کہا۔
یہ تو تو نے بالکل صحیح صحیح بتادیا۔ اب تعبیر بہی بتادے۔ کہا تیرے ملک مین سودانی
آئینگے۔ اور ابین سے نجران تک کے (جو مکہ کے مخالیف مین شمار ہوتا ہے) مالک
ہوجائینگے۔ کہا شق یہ تو تو نے بڑے رنج کی بات کہی یہ واقعہ کب ہوگا۔ کہا تیرے
زمانہ کے کچھہ بعد ایک عظیم الشان بادشاہ اون پر چڑہ آئیگا۔ اور اونہین بڑا ذلیل وخوار
کریگا اور وہ ایک لڑکا خاندان ذی یزن سے ہوگا۔ کہا۔ اوس کی حکومت ہمیشہ رہیگی
کہا نہین اوسکے بعد ایک رسول خدا کی طرف سے آئیگا۔ اور عدل وانصاف اور
حق کی باتین سکہائیگا۔ اور ایک نیا دین لوگون مین پہلائیگا۔ یوم الفصل تک اوسی کی
قوم مین حکومت رہیگی۔ ربیعہ نے کہا۔ یوم الفصل کون سا دن ہے۔ کہا وہ دن ہے
کہ والیون سے اوس روز باز پرس ہوگی۔ اور آسمان سے ندا آئیگی۔ اور زندہ اور مردہ
سب اوسے سینگے۔ اور وہان تمام آدمی جمع ہونگے۔

پہر جب ربیعہ ان دونو سے اپنے خواب کا حال پوچھہ چکا۔ تو اوس نے اپنے
اہل وعیال کے لیے عراق کے جانے کا سامان کردیا۔ اسی ربیعہ بن نصر کی آل مین
سے نعمان ابن المنذر حیرہ کا بادشاہ تھا۔ جس کا نام تہا نعمان ابن المنذر ابن النعمان
ابن المنذر بن عمرو بن امری القیس بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر۔

۱۴۰ – عمرو کا حسان کو قتل کرنا اور ذو رعین کا ادب | جب ربیعہ بن نصر مرگیا۔ اور حسان بن تبان

منع کرنا اور حمیریون کی حکومت مین خلل پڑنا | اسعد ابی کرب ابن ملکیکرب بن زید بن عمرو ذی الاذعار کا

پادشاہ ہوگیا۔ تو وہ واقعہ ہوا۔ جس سے حبشیون کو قوت ہوئی۔ اور حمیریون سے ملک نکل گیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حسان یمن والون کو لیکر نکلا۔ اور عرب اور عجم مین تاخت وتاراج کا ارادہ کیا۔ جیسے کہ پہلے تبابعہ کیا کرتے تھے۔ لیکن جب عرب کے یمنی قبائل نے اوسکے ساتھ جانے سے ناراضی ظاہر کی اور اوس کے بہائی عمرو سے کہا۔ کہ حسان کو قتل کردے۔ اور خود پادشاہ ہوجاے۔ اور اوس نے اون کی بات مان لی۔ تو ذورعین حمیری نے اس بات کو منع کیا۔ لیکن عمرو نے اوس کی بات کو نہ مانا۔ اسواسطے ذورعین نے ایک کاغذ لیا۔ اور اوس مین یہ بیتین لکہین ؎

اَلَا مَنْ یَّشْتَرِیْ سَهَرًا بِنَوْمٍ	سَعِیْدٌ مَنْ یَّبِیْتُ قَرِیْرَ عَیْنٍ
وہ شخص خبردار ہوجائے جو بےخوابی کو نیند کے بدلے مول لیتا ہے	کیونکہ یہ سودا اچہا نہین بلکہ سعیدہ وہی ہے جو ٹہنڈی نیند سوتا ہے
وَاَمَّا حِمْیَرٌ غَدَرَتْ وَخَانَتْ	فَمَعْذِرَۃُ الْاِلٰهِ لِذِیْ رُعَیْنٍ
حمیریون نے غدر کیا اور خیانت کی۔ لیکن ذورعین اونکے اس فعل سے بری ہے اور اللہ تعالی کے یہان اوسکا عذر قبول ہوگا	

پہر اوس نے اس کاغذ کو بند کرکے مہر لگائی۔ اور عمرو کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ یہ اپنے پاس رکہہ لے۔ اوس نے اسے رکہہ لیا پہر جب حسان کو وہ بات معلوم ہوئی جو اوسکے بہائیون اور قبائل یمن نے تجویز کی تہی۔ تو اوس نے عمرو سے کہا۔

یَا عَمْرُو لَا تَعْجَلْ عَلٰی مَنِیَّتِیْ	فَالْمُلْکُ تَاْخُذُہٗ بِغَیْرِ حُشُوْدٍ
اے عمرو میری موت کے لیے جلدی نکر۔ کیونکہ بغیر لوگون کے جمع کرنے کی ہی تجہے (ایکدن میرے بعد) ملک ملجائیگا	

مگر عمرو نے نہ مانا۔ اور اوسے قتل کردیا۔ چونکہ کہتے ہین۔ کہ رحبۃ مالک مین اوسے مارا تہا

اس واسطے رجبتہ مالک کو اوسکے بعد قرضنہ لغم کہنے لگے ۔ دقرضنہ کے معنی گھاٹا کے ہین اور لغم حسان کی ام ولد کا نام تھا) پھر وہ یمین کو لوٹ کر آیا ۔ تو اوس کو بے خوابی کی بیماری ہوگئی ۔ کہ نیند نہین آتی تھی ۔ اوس نے بہت طبیبون وغیرہ سے اوس کی دوا کرائی ۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ اس پر کسی نے کہا ۔ کہ جو کوئی اپنے بھائی یا رشتہ دار کو مارا کرتا ہے اور اوس سے بغاوت کرتا ہے تو اوسے ایسی ہی بدخوابی کی بیماری ہوجاتی ہے ۔ جب اوس نے یہ بات سنی تو اون لوگون کو مارنا شروع کیا جنہون نے اوسے بھائی کے مارنیکا مشورہ دیا تھا ۔ اور آخر کار ذورعین کی بھی نوبت آئی ۔ جب اوس نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا تو اوس نے کہا ۔ کہ مین اس گناہ مین شامل نہین ہون ۔ میری براءت کے لیے وہ نوشتہ منگا جو مین نے تجھے دیا تھا ۔ جب عمرو نے وہ نوشتہ منگایا ۔ تو دیکھتا کیا ہے کہ اوس مین یہی دو بیتین لکھی تھین جو اوپر بیان کی گئین اس واسطے عمرو نے ذورعین کو چھوڑ دیا ۔ اوس کے چند روز بعد عمرو بھی مرگیا ۔ اور حمیرون کی حکومت خراب و برباد ہوگئی ۔

۱۴۱ ۔ اوپر کی روایات کا کہ تبع نے قباد کو مارا اور بلاد فارس روم اور چین کو فتح کیا غلط ہونا اور اوس کی عقلی اور نقلی تردید ۔

ہم کہتے ہین کہ یہ باتین جو ابوجعفر نے بیان کی ہین ۔ کہ قباد سے مین مارا گیا ۔ اور تبع نے اوس کے قتل کے بعد ملک پر قبضہ کرلیا محض غلط ہین ۔ اور ایسی صریح البطلان ہین ۔ کہ اون کے ذکر کرنے کی بھی ضرورت نہین لیکن چونکہ ہمنے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا ہے ۔ کہ اوس کی تاریخ مین سے کوئی عنوان ہم نہ چھوڑین ۔ اور اوسکے مضامین کو جہانتک ہوسکے بلا اخلال بیان کردین ۔ اس لیے ہمنے یہ روایتین یہان بیان کردین ۔ ورنہ ان کے بیان سے اعراض کرنا اولی تھا

اور اوس کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ کہتا ہے قباد رے مین مارا گیا۔ لیکن فارس وغیرہ کے تمام مورخ کہتے ہین۔ کہ وہ اپنی موت مرا ہے۔ اور اوسکے مرنے کا زمانہ اور اوس کی حکومت کی مدت بہی معلوم ہے جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہین۔ اس روایت کے سوا اور کہین اوسکے قتل کی کوئی روایت کسی نے نہین بیان کی۔ پہر جب وہ مر گیا۔ تو اوس کے بعد کسریٰ نوشیروان ملک کا بادشاہ ہوا۔ اور یہ بات قفانبک (امرء القیس کے قصیدہ) سے بہی زیادہ مشہور ہے اگر یہ بات صحیح ہوتی کہ قباد کے بعد فارس کی حکومت حمیریون پر منتقل ہو جاتی تو قباد کا بیٹا نوشیروان کیسے بادشاہ ہوتا۔ اور اوسے ملک مین ایسی قدرت کس طرح ہوتی کہ بڑی بڑی قومون کے بادشاہ اوس کی اطاعت کرتے۔ اور روم والے اوسے خراج دیتے۔

پہر اوس نے یہ بہی ذکر کیا ہے۔ کہ اس تبع نے اپنے بیٹے حسان کو چین کی طرف اور شمر کو سمرقند کی طرف اور اپنے بہتیجے کو روم کی طرف بہیجا تہا۔ اور اوسکا بہتیجا روم پر جا کر قابض ہو گیا تہا۔ اور رومیہ کو جا کر محصور کیا تہا بہلا کوئی اس بات کو تو سوچے کہ یمن اور حضر موت کیا چیز ہین۔ جن مین اتنے بڑے لشکر ہون۔ کہ اون مین سے کچھ تو ملک کی حفاظت کے واسطے وہان رہین۔ اور ایک لشکر تبع کے ساتھ ہو اور ایک لشکر ایسا بڑا حسان کے ساتھ ہو۔ جو چین سے ملک پر جائے جہان لشکر اور سپاہ بیشمار ہے۔ اور پہر ایک لشکر اوسکے بہتیجے کے پاس ہو۔ جس کے ذریعے سے وہ کسریٰ سے بادشاہ سے لڑے اور اوسے شکست دے۔ اور اوس کے ملک کا مالک ہو جائے اور سمرقند سے بڑے اور عظیم الشان شہر کا محاصرہ کرے۔ اور ایک لشکر بعض کے ساتھ روم کے ملک پر جائے اور قسطنطنیہ کو

لے لے۔ حالانکہ مسلمانون کے پاس کثرت سے اور بڑے بڑے ملک تہے اور اون کی فوجین بہی بہت تہین اور یمن اون کے ملک کا ایک ادنی حصہ تہا اونہون نے بہت ہی کوشش کی کہ قسطنطنیہ کو اور اوس کے قرب وجوار کو لیلین مگر وہ نہ لے سکے۔ تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ اس تبع کا ایک تہوڑا سا لشکر اوسے فتح کرلے۔ یہ بات بالکل عقل کے خلاف ہے۔ اور کبہی ایسی بات سنی نہین گئی ہے۔

نیز ابو جعفر کہتا ہے۔ کہ تبع جو بلاد فارس روم اور چین وغیرہ کا مالک ہوا وہ قباد کے قتل کے بعد یعنی نوشیروان کے زمانہ مین مالک ہوا تہا۔ اور اس امر مین سب متفق ہین۔ کہ نبی صلعم کی ولادت باسعادت نوشیروان کے زمانہ مین ہوئی ہے اور اوس نے سینتالیس برس پادشاہی کی ہے۔ اور اس مین بہی سب کا اتفاق ہے کہ جب حبشی یمن پر قابض ہوگیے۔ تو شاہان حمیر کی حکومت جاتی رہی اور اون کا آخری پادشاہ ذی نواس تہا۔ اور حمیریون کی حکومت مین ذونواس سے پہلے ہی خلل آگیا تہا اور اوس کا انتظام بگڑ گیا تہا۔ جس سے حبشیون کو اس ملک کے لینے کی جرأت ہوئی۔ اور وہ پادشاہ ہوگیے۔ اور یہ لوگ قباد کے زمانہ مین ہی یمن کے پادشاہ تہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ حبشیون کی پادشاہی جس سے یمن کی پادشاہی جاتی رہی قباد کے زمانہ مین ہو۔ اور وہ تبع جو یمن کا پادشاہ ہوا اوس نے قباد کو قتل کیا ہو۔ اور اوس کے ملک کا مالک ہوگیا ہو۔ اس سے پہلے کہ حبشی یمن کے مالک ہوئے ہون۔ یہ بالکل محال ہے۔ حبشیون نے یمن پر ستر برس یا کچہ زائد پادشاہی کی ہے۔ اور اون کی حکومت نوشیروان کے آخیر زمانہ مین یمان سے گئی ہے

اور یہ بات خوب مشہور ہے۔ اور سیف بن ذی یزن کا قصہ بھی لوگ خوب جانتے ہین
اور یمن حبشیون سے کے بعد اوس وقت تک فارس والون کے قبضہ مین رہا ہے۔
کہ مسلمانون کے پادشاہ نہ ہوے۔ پھر یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ تبع کی حکومت
کا زمانہ جس نے بلاد فارس کو لیا۔ اور جو لوگ کہ اس تبع کے بعد حمیریون کے
پادشاہ ہوئے اون کا اور حبشیون کی حکومت کا ستر برس کا زمانہ نوشیروان کی
حکومت کے زمانہ مین منقضی ہو جاے۔ جس کی حکومت سینتالیس برس
رہی ہے یہ ایک بڑی تعجب کی بات ہے۔ کہ ستر برس چالیس برس سے
پہلے گزر جائین۔ اگر ابو جعفر ذرا سوچتا تو ایسی شرم کی بات کبھی نہین نقل کرتا۔
پھر یہ ایک اور بھی تعجب کی بات ہے۔ کہ اس تبع کے بعد ربیعہ بن نصر اللخمی پادشاہ
ہوا۔ یہ ربیعہ عمرو بن عدی کا دادا ہے۔ جو جذیمہ کی بہن کا بیٹا تہا۔ اور عمرو حیرہ مین
اپنے ماموں جذیمہ کے بعد پادشاہ ہوا تہا۔ اور اوس کا زمانہ ملوک طوائف کے زمانہ
مین اردشیر کی حکومت سے پچانوے برس پہلے تہا۔ اور اردشیر کے زمانہ مین
بھی کچھہ پادشاہ رہا تہا اور اردشیر اور قباد کے درمیان بیس پادشاہ کے قریب ہوئے
ہین۔ تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ عمرو کا دادا قباد کے بعد ہو۔ اور پوتا اوس سے اس
قدر زمانہ دراز کے قبل ہو۔ اگر ابو جعفر اس حادثہ کو حوادث ایام قباد کے ذیل
مین نہ لکھتا تو البتہ اس کی کچھہ تاویل بھی ہوسکتی تہی۔ مگر اوس نے خود اوسکے زمانہ کے
حوادث مین یہ بیان کیا ہے۔ اسواسطے اس کی تاویل بھی نہین ہوسکتی ہے۔ اور پھر
ابو جعفر نے صرف اس عنوان پر ہی اکتفا نہین کیا ہے۔ بلکہ اسکے بعد تبع کا فارس
کو جانا اور قباد کا قتل کرنا اور اوسکے ملک کے مالک ہونیکا بھی بیان کیا ہے۔ اس لیے

کوئی تاویل امکان سے باہر ہے۔

اب ابن اسحاق کی روایت کا حال سنئے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ جو تبع مشرق کو گیا تھا وہ اخیر تبع ہے۔ یہان اخیر تبع سے اوس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مشرق کے جانے والے تبابعہ مین سے اخیر ہے۔ کیونکہ ابن اسحاق وغیرہ کہتے ہین۔ کہ جب وہ تبع مرگیا۔ جو بلاد مشرقیہ کا مالک ہوگیا تھا تو اوسکے بعد اور کتنے ہی تبع ہوئے ہین۔ پھر اون کے بعد ایک مدت دراز تک یمن کی حکومت ضعیف ہوتی چلی آئی۔ اور حبشیون کو اوس کی طرف رغبت ہوئی۔ اور وہ یمن کو آئے۔ اب سنئے کہ اگر یہ تبع قباد کے زمانہ مین ہوتا تو اس مین شک نہین وہ تبع جس سے یمن کا ملک چھینا گیا ضرور ہے کہ بنی امیہ کے زمانہ مین ہوتا۔ اور حبشیون کی حکومت یمن مین بنی عباس کی بادشاہی سے ایک زمانہ کے بعد ہوتی۔ اور اسلام کی ابتدا بنی عباس کی حکومت سے بھی کوئی تین سو برس بعد ہوتی۔ تب کہین یہ قول درست ہوسکتا۔

اسکے بطلان کی ایک دلیل یہ بھی ہے۔ کہ مسلمان جب بلاد فارس کی طرف گئے۔ تو اون سے اہل فارس ہمیشہ تحریر و تقریر مین لڑائیون کے وقت یہ کہا کرتے تھے کہ تم لوگ اقل الامم اور اذل و احقر ہو۔ اور عرب اس امر کا خود اقرار کرتے تھے۔ اگر یہ تبع جوان کے زمانہ سے اس قدر قریب ہوا ہے اگر واقعی فارس کا بادشاہ ہوا ہوتا۔ تو عرب اون کو یہ جواب دیتے۔ کہ کل تو تمھارے بادشاہ کو مارا تھا اور تمھارے ملک کے مالک ہوگئے تھے اور تمھاری عورتون کو پکڑا اور اموال کو لوٹا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربون نے جو اس امر سے سکوت کیا اور اہل فارس کے اس دعوی کو مانا تو ضرور ہے کہ یہ تبع اگر ہوا ہو تو بہت پہلے ہوا ہوگا یا ہوا ہی نہ ہوگا۔

علاوہ برین فارس والے اس بات کو مانتے ہی نہین - وہ قدیم اور جدید ہر زمانہ مین اس کے منکر ہین - اون کا تو یہ خیال ہے کہ اون کی حکومت کیومرث کے زمانہ سے جو اونکے بعض لوگون کے نزدیک آدم ہے اوس وقت تک کہ مسلمان پیدا ہوے ئے بجز ملوک طوائف کے زمانہ کے اور کبھی منقرض ہی نہین ہوئے - اور اس ملوک طوائف کے زمانہ مین بھی اون کی حکومت کچھہ نہ کچھہ باقی موجود ہی تھی - بالکل نہین جاتی رہی تھی - اور ادہر دیکھہ تو اصحاب سیر مین اس امر کا اختلاف ہے - کہ وہ تبع کون ہے جو مشرق کو گیا اور ملکون کا مالک ہوا - اور اختلاف بہی بہت ہی بڑا اختلاف ہے - کوئی تو کہتا ہے - کہ وہ شمر بن افریقش ہے - اور کوئی کہتا ہے - کہ وہ تبع اسعد ہے - اور اوسی نے شمر کو سمرقند کی طرف بہیجا تہا - اور اور بہی ایسے ہی اختلافات ہین جن کا ذکر محض لاطائل ہے - لیکن ضرورت کے لیے اور غلطی کے اظہار کے واسطے اسی قدر جو ہم نے بیان کیا کافی ہے -

لخنیعہ کی پادشاہی یمن مین

۱۴۲ - لخنیعہ کی حکومت اور اوسکی بدکاری شاہزادون سے

جب عمرو مر گیا - اور حمیری ادہر اودہر متفرق ہو گئے - تو انہین مین سے ایک شخص جو خاندان شاہی سے نہ تھا اور جس کا نام لخنیعہ تنوف ذو شناتر (کانون کی بالیون والا) تھا اُٹھا - اور پادشاہ بن گیا یہ ابن اسحاق کا قول ہے - اور اچھے لوگون کو قتل کر ڈالا - اور خاندان شاہی کو برباد کر دیا - یہ شخص بڑا بدکار اور فاسق تہا - کہتے ہین کہ لوطیون کا کام کیا کرتا تہا - جب وہ سنتا کہ کوئی شاہزادہ جوان ہوا ہے - تو اوسے بلاتا - اور اپنے شراب نوشی کے

مکان مین لے جاتا۔ اور اوس سے برا کام کرتا تا کہ وہ پادشاہی کے لایق نہ رہے
اور منہ مین مسواک لئے اپنے دروازے کے پہرے والون اور لشکریون کے سامنے
نکل آتا تا کہ وہ لوگ جان جائین کہ اوس نے اوس شاہزادہ سے برا کام کر لیا پہر
اوسے نکال دیتا۔ اور اس طرح رسوا کر دیتا تہا۔

ذونواس کی پادشاہی اور اصحاب الاخدود کا قصہ

۱۴۳ - ذونواس کا لخنیعہ کو قتل کرنا اور پادشاہ ہونا

زرعہ ذونواس بن تبان اسعد بن کرب یمن کے شاہزادون مین سے تہا جب اس کا بہائی حسان مارا گیا تو یہ بہت
چہوٹا بچا تہا۔ پہر یہ جوان ہوا۔ اور نہایت حسین و شکیل اور متناسب الاعضا نکلا لخنیعہ
نے اسے بہی بلایا۔ تا کہ اوس سے وہی کام کرے جو اور شاہزادون سے کیا کرتا
تہا۔ اس واسطے ذونواس نے ایک چہوٹی چہری لی۔ اور اوسے اپنی جوتی مین پیر کے
نیچے چہپا لیا۔ اور پہر لخنیعہ کے آدمی کے ساتہہ اوسکے پاس پہونچا۔ جب لخنیعہ خلوت
مین اوسے اپنے شراب نوشی کے مکان مین لے گیا۔ تو ذونواس نے اوسے
چہری سے مار ڈالا۔ اور سر کاٹ کر اوسکے مشربہ کی دیوار کے روزن مین رکہدیا۔ جہان
سے وہ باہر نکلا کرتا تہا۔ پہر اوس کی مسواک لی اور اپنے منہ مین لیکر نکلا۔ لوگون نے
پوچہا۔ ذونواس کہو خشک آئے یا تر۔ کہا اودہر جا کر دیکہو یہ سنتے ہی لوگ اودہر دوڑے
دیکہتے کیا ہین کہ لخنیعہ کا سر کٹا رکہا ہے۔ پہر حمیر اور وہان کے حارس ذونواس کے
پیچہے پیچہے نکلے اور اوسکے پاس آکر اوسے اس واسطے پادشاہ کر دیا۔ کہ اوس نے
لخنیعہ کے ظلم و ستم سے اونہین نجات دلائی تہی۔ اور سب اوسکے تابع فرمان ہو گیے۔

۱۴۴ - فیمیون عیسائی اور صالح کا اوس کے ساتھ ہونا اور فیمیون کی کرامتین۔

یہ ذونواس تو یہودی تہا۔ اور نجران مین حضرت عیسیٰ کے دین کے لوگ کچھہ باقی تہے۔ اور وہان اون کا ایک رئیس بہی تہا جسکا نام عبداللہ ابن التامر تہا۔ اور یہی نجران نصرانیت کی اصل تھی۔

وہب ابن منبہ نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کے دین کا ایک آدمی تہا اوسے فیمیون کہتے تہے۔ یہ شخص بڑا صالح مجتہد زاہد اور مجاب الدعوات تھا ہمیشہ ملکون مین پہرا کرتا۔ جس قریہ مین جاتا وہان اوس وقت تک رہتا کہ جب تک کوئی اوسکے اصل حال سے واقف نہوتا۔ جبہی کوئی اوس سے واقف ہو جاتا تو وہان سے چلا جاتا تہا۔ اور وہ اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کہاتا۔ مٹی کا کام کیا کرتا تہا اور اتوار کی عظمت کرتا۔ اور اوس روز کوئی کام نہ کرتا بلکہ جنگل کو چلا جاتا اور تمام دن وہان عبادت الہی مین مشغول رہتا تہا۔ اتفاقاً وہ شام کے ایک کانو مین گیا۔ وہان بہی اپنی مزدوری کرتا رہا اور اپنے مذہب کو چہپائے رہا۔ مگر ایک شخص صالح نام اوسے پہچان گیا اور اوس سے بہت محبت کرنے لگا۔ اور جب فیمیون کہین جاتا تو اوس کے پیچہے جایا کرتا۔ اور پوشیدہ پوشیدہ اوسے دیکہتا رہتا تہا۔ ایکمرتبہ اتوار کے دن فیمیون جنگل کو گیا۔ صالح بہی اوسکے پیچہے ہولیا۔ فیمیون کو یہ حال معلوم نہ تھا۔ صالح فیمیون سے کچھہ دور بیٹھہ گیا۔ اور وہان سے چہپا چہپا اوسے دیکہتا رہا۔ کہ وہ عبادت کر رہا ہے۔ اسی عبادت کی حالت مین اوس کی طرف ایک سانپ آیا جب فیمیون نے اوسے دیکہا۔ تو اوس پر بددعا کی۔ سانپ مرگیا اودہر صالح نے بہی سانپ کو دیکہا۔ مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوا۔ کہ سانپ مرگیا۔ اس سے

اوسے فیمیون کی جان کا اندیشہ ہوا۔ صالح یکایک چلا پڑا۔ فیمیون سانپ تیری طرف آرہا ہے مگر فیمیون نے کچھہ التفات نہین کیا۔ اور اپنی عبادت مین شام تک مشغول رہا۔ اور اوسے یہ معلوم ہوگیا کہ صالح نے اوسے جان لیا ہے پہر صالح نے اوس سے بات چیت کی۔ اور کہا۔ کہ مین تجھہ سے سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہون۔ اور مین چاہتا ہون کہ جہان تو رہے وہان مین بہی تیرے ساتھہ ساتھہ رہون فیمیون نے اسے منظور کرلیا۔ صالح اوسکے ساتھہ ہولیا۔

یہ بہی فیمیون کا ایک قاعدہ تہا۔ کہ جب کوئی اوس کے پاس مریض آتا تو وہ اوسکے حق مین دعا کرتا اور وہ اچھا ہوجایا کرتا تہا۔ وہان گانون مین ایک شخص کا لڑکا اندہا تہا۔ اوس نے اوسے حجرہ مین چہوڑا۔ اور اوس پر کپڑا ڈالدیا۔ اور پہر فیمیون سے کہا مین چاہتا ہون کہ میرے گہر مین چلکر تو آج کا کام کردے۔ وہ اسکے ساتھہ گیا۔ جب وہ اس کے حجرہ مین پہونچا تو اوس نے لڑکے پر سے کپڑا اوتارا اور کہا اس کے لیے دعا کردے۔ اوس نے دعا کی وہ بینا ہوگیا۔ اور فیمیون نے جان لیا۔ کہ اب مجہے لوگ اس قریہ مین جان گیے۔ اس واسطے وہ وہان سے چلدیا۔ اور صالح بہی ساتھہ ہولیا اور شام مین ایک درخت پر ہوکر اون کا گزر ہوا۔ وہان سے اوسے ایک شخص نے آواز دی۔ مین مدت سے تیرا انتظار کررہا ہون جب تک آگے نہ جانا تب تک کہ میرا کام نہ کردے۔ مین مرنے والا ہون۔ یہ کہا اور مرگیا۔ پہر فیمیون نے اوسے دفن کیا۔ اور چلدیا۔ اور صالح بہی ساتھہ چلا۔

۱۴۵۔ فیمیون کا نجران مین جانا اور وہان عیسوی مذہب پہیلانا

ہوتے ہوتے وہ عرب کے ملک مین پہونچے۔ وہان اونہین عربون نے پکڑلیا۔ اور نجران مین جاکر بیچدیا۔ نجران اوس وقت

عربون کے دین پر چلتے تہے۔ کہجور کے ایک بڑے درخت کو پوجا کرتے اور ہر
سال اوسکا ایک میلہ ہوا کرتا تھا اوس مین وہ اچھے اچھے کپڑے لٹکایا کرتے تہے
غرض ایک امیر نے فیمیون کو اور ایک شخص نے صالح کو مول لے لیا۔ رات
کو فیمیون جب عبادت کے لیے اُٹھتا۔ تو اوسکے گہر مین چراغ کی سی روشنی ہوجاتی
حالانکہ وہان چراغ روشن نہین ہوتا تہا۔ جب گہر کے مالک نے یہ بات دیکھی۔ تو
اوسے بڑا تعجب ہوا۔ اوس نے فیمیون سے پوچھا۔ کہ تیرا کیا دین ہے۔ فیمیون
نے اپنے دین کا حال اوسے سنایا۔ اور اپنے آقا کے دین کو برا بتایا۔ اور کہا کہ
اگر مین اپنے اللہ تعالی سے دعا کرون تو اس کہجور کے درخت کو برباد کردون۔ اوسکے
مالک نے کہا۔ اچھا اگر تو ایسا کردیگا تو ہم سب تیرے دین مین آجاینگے۔ اور اپنے
مذہب کو چہوڑ دینگے۔ اس پر فیمیون نے نماز پڑہی اور اللہ تعالی سے دعا کی۔ خدا تعالی
نے ایک آندہی کا جہوکا بہیجا جس سے وہ درخت خشک ہوکر گرگیا۔ نجران کے لوگ
یہ دیکہکر سب اوسکے تابع ہوگئے۔ اور نصرانیت کو اختیار کرلیا پہر اوس نے اونہین
حضرت عیسیٰ کی شریعت سکہائی۔ پہر اسکے بعد ایک زمانہ گزرا۔ اور نصرانی مذہب
پر طرح طرح کے حوادث ہوتے رہے۔ نجران مین جو عیسوی مذہب پہیلا اوس کی
یہی اصل حقیقت ہے۔

۱۷۶۔ فیمیون کے سبب سے عبداللہ بن الثامر کا نصرانی ہونا اور پہر نجران مین عیسوی مذہب پہیلانا اور ذونواس کا گڑہے کہدوا کر عیسائیونکو مارنا

اور محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا ہے کہ نجران والے بت پرست تہے۔ اور اونکے ایک گاؤن مین کوئی ساحر رہا کرتا تہا۔ اوسکے
پاس نجران والے اپنے بچون کو سحر سیکہنے کے واسطے بہیجا کرتے تہے۔ فیمیون ہی

نجران مین پہونچا۔ جو حضرت عیسیٰ کے دین پر چلتا اور بڑا عابد وزاہد تھا۔ اور اوسکا یہ دستور تھا۔ کہ جب وہ کہین جاتا تو وہان اوسی وقت تک رہتا تھا۔ کہ اوس کے حالات سے کوئی واقف نہ ہو۔ جب کوئی واقف ہوجاتا۔ تو وہان سے چلدیتا تھا کیونکہ وہ مجاب الدعوات تھا۔ مریضون کو اچھا کردیتا تھا۔ اور اوس سے طرح طرح کی کرامتین ظہور مین آیا کرتی تھین۔ جب وہ نجران مین پہونچا۔ تو ایک خیمہ مین ٹھیرا۔ جو نجران کے اور اوس ساحر کے مسکن کے درمیان تھا۔

اس مین تامر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو اور لڑکون کے ساتھ اوس ساحر کے پاس بھیجا۔ اور اوس کا گزر فیمیون پر ہوا تو اوس نے اوس کو دیکھا۔ اور اوس کی عبادت کو پسند کیا۔ اور فیمیون کے پاس بیٹھنے اوٹھنے اور اوس کی باتین سننے لگا۔ اور مومن ہوگیا۔ اور اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور پروردگار کی عبادت کرنے لگا۔ اور فیمیون سے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا دریافت کیا۔ لیکن اوس نے اوسے نہ بتایا اور کہا کہ تو اس کا متحمل نہ ہوسکے گا۔ اب تامر کو یہ خیال تھا کہ اوسکا بیٹا لڑکون کے ساتھ ساحر کے پاس جایا کرتا ہے۔

جب عبداللہ نے دیکھا۔ کہ فیمیون نے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا اوسے بتانے مین بخیلی کی۔ تو اوس نے لکڑی کے تیر لیے۔ اور اون پر اللہ تعالیٰ کے سب نام لکھے پھر اونھین ایک ایک کرکے آگ مین ڈالا۔ وہ جلتے گئے۔ اور وہ لکڑی بھی ڈالی کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تھا۔ تو وہ اوس سے نکل گئی۔ اور اوسے کچھ نقصان نہ پہونچا۔ اوسے اوس نے لے لیا۔ اور فیمیون کے پاس آیا۔ اور اوس سے یہ سب ذکر کیا اوس نے کہا کہ ہوشیار رہنا۔ مگر مجھے تجھ سے اس کا یقین نہین ہے۔

پھر عبداللہ نجران مین آیا تو جس بیمار سے ملتا اوس سے کہتا۔ کہ اگر تو میرے دین مین آجائے تو مین تیرے لیے خدا سے دعا کرونگا اور تو اچھا ہو جائیگا۔ وہ کہتا اچھا اور توحید باری تعالیٰ کا اقرار کرکے اسلام لے آتا۔ اور عبداللہ کی دعا سے اچھا ہو جاتا۔ ہوتے ہوتے نجران مین ایسا کوئی بیمار نہ رہا۔ جو عبداللہ کے پاس نہ آیا اور اوس کا اتباع کرکے اوس کی دعا سے اچھا نہ ہو گیا ہو۔

جب یہ خبرین نجران کے بادشاہ کے پاس بھی پہونچین۔ تو اوس نے عبداللہ کو بلایا۔ اور کہا کہ تو نے میرے شہر کے آدمیون کو خراب کر دیا۔ اور میرے دین سے پھیر دیا۔ مین تیرے ہاتھ پانو کاٹ ڈالونگا۔ عبداللہ نے کہا یہ تو تجھے قدرت نہین۔ بادشاہ نے اوسے اونچے پہاڑ سے گروا دیا۔ اور وہ سر کے بھل گرا مگر کچھ بھی نقصان نہ پہونچا پھر اوس نے نجران کے چشمون پر اوسے بھیجا جو نہایت گہرے تھے۔ اور جو کوئی اون مین گرتا بچ بھی نہ سکتا تھا مگر جب اسے ڈالا گیا تو کورا نکل آیا۔ اور اوس کا کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر اوس سے عبداللہ بن الثامر نے کہا۔ کہ جب تک تو اللہ کی توحید کا اقرار نہ کرے اور میری طرح ایمان نہ لائے۔ اوس وقت تک تو مجھے قتل نہین کر سکتا۔ اگر تو ایمان لے آئیگا تو بے شک تو مجھے مار ڈالیگا۔ اوس نے اس پر توحید کا اقرار کیا۔ اور پھر اوسے اپنے ہاتھ کے ڈنڈے سے مارا کہ اوسکے کچھ تھوڑا سا خون نکل آیا مگر بڑا زخم نہ ہوا۔ تب بھی عبداللہ مر گیا۔ اور بادشاہ بھی اوسی جگہ مر گیا۔

پھر اہلِ نجران نے عبداللہ ابن الثامر کا مذہب قبول کر لیا۔ اور سب عیسائی ہو گئے پھر ذونواس اپنا لشکر لیکر وہان آیا۔ اور اونہین اکٹھا کیا۔ اور کہا کہ یہودی ہو جاؤ۔ ورنہ مین تم سب کو قتل کر ڈالونگا۔ لوگون نے مرنا قبول کیا مگر اپنا دین نہ چھوڑا۔ اس واسطے

ذو نواس نے اون کے لیے اخدود (گڑہے) کہدوائے۔ اور آگ سے جلایا۔ اور تلوار سے قتل کیا۔ اور بیس ہزار آدمی کے قریب مارڈالے۔ انہین کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ (گڑہون والے ہلاک ہوئے)

۱۴۷۔ عبداللہ کا نجران مین نصرانی مذہب پہیلانا اور پادشاہ کا گڑہون مین ڈالکر لوگون کو قتل کرنا۔

ابن عباس کہتے ہین۔ کہ نجران مین ملوک حمیر مین سے ایک پادشاہ تہا۔ اوسے ذو نواس کہتے تہے۔ اور اوسکا نام یوسف بن شرحبیل تہا۔ اور اوسکا زمانہ نبی صلعم کی ولادت باسعادت سے ستر برس پہلے تہا۔ اسکے پاس ایک بڑا اچہا ساحر تہا جب وہ ساحر بوڑہا ہو گیا اور اوس نے پادشاہ سے کہا۔ مین تو اب بوڑہا ہو گیا۔ مجہے کوئی لڑکا دے۔ کہ مین اوسے سحر سکہادون۔ پادشاہ نے ایک لڑکا عبداللہ بن التامر نام اوسکو دیا۔ کہ اوسے سحر سکہاوے وہ اس ساحر کے پاس آنے جانے لگا۔ راستہ مین ایک راہب رہتا تہا۔ اوسکی آواز بہت اچہی تہی۔ لڑکا اوس کے پاس بیٹہنے لگا اور اوسے اوس کی باتین اچہی معلوم ہوئین۔ اس واسطے جب وہ اپنے اُستاد کے پاس جاتا تو اوسکے پاس بیٹہتا۔ اور اُستاد اوسے بے وقت پہونچنے کے باعث مارتا اور کہتا کہ تو اب تک کہان تہا۔ جب وہ لوٹتا اور باپ کے پاس کو آتا تب بہی راہب کے پاس بیٹہتا۔ تو باپ اوسے مارتا کہ اب تک کہان تہا۔ لڑکے نے راہب سے اس کی شکایت کی۔ اوس نے کہا۔ کہ جب تو ساحر کے پاس جائے تو کہا کر کہ مجہے باپ نے روک لیا تہا۔ اور جب باپ کے پاس آئے تو کہنا کہ مجہے استاد نے دیر لگا دی تہی۔

اس شہر مین ایک بڑا سانپ تہا۔ جس نے لوگون کا راستہ بند کر رکہا تہا۔ اس لڑکے کا اوس طرف کو گزر ہوا۔ اور ایک پتہر اوس کی طرف پہینکا۔ اور کہا اے اللہ اگر یہ راہب

سچا ہو اور ساحر کے مقابلہ مین تو اوسے پسند کرتا ہو تو اس سانپ کو مارڈال۔ اور یہ کہکر جب پتھر مارا تو وہ مرگیا۔ اور راہب سے آکر اوس کا حال بیان کیا۔ راہب نے کہا۔ تو بہت بڑا شخص ہوگا۔ اور بڑے بڑے معاملات مین پڑیگا۔ اگر تو کسی معاملہ مین مبتلا ہو تو کسی کو میرا حال نہ بتانا۔ اب اس لڑکے نے اندہون کو آنکھین دینے کوڑہیون کو چنگا اور بیمارون کو اچھا کرنا شروع کیا۔ پادشاہ کا بھتیجا بھی اندہا تھا۔ اوس نے اس لڑکے کا حال اور سانپ کے مرجانے کا ذکر سنا۔ تو اوس سے کہا۔ کہ میرے لیے دعا کر۔ مین بینا ہوجاؤن۔ لڑکے نے کہا۔ اگر تیری بینائی تجھے مل جائے تو تو اللہ پر ایمان لے آنا۔ کہا اچھا۔ اوس نے دعا مانگی کہ اگر یہ اپنے وعدہ مین سچا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو اسے آنکھین دیدے۔ اوس کی نظر درست ہوگئی پھر وہ پادشاہ پاس گیا۔ پادشاہ دیکھکر تعجب مین رہ گیا۔ اور اوس سے اس بینائی کا سبب پوچھا۔ پہلے تو اوس نے چھپایا۔ مگر پھر جب پادشاہ نے بہت منت وزاری کی۔ تو اوسے اوس لڑکے کا حال بتا دیا۔ پادشاہ نے اوسے بلوایا۔ اور کہا مین نے تیرے سحر کا حال بہت کچھ سنا ہے۔ لڑکے نے کہا۔ مین تو کسی کو اچھا نہین کرتا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اچھا کرتا ہے۔ اس پر پادشاہ نے اوسے ایذا دینا شروع کی۔ اور اوس سے راہب کا حال پوچھا۔ لاچار ہوکر اوس نے راہب کا حال بھی بتادیا اوسے بھی پادشاہ نے بلوایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اسواسطے آرہ مین اوسکا سر چرا کر اوسے دو ٹکڑے کرادیا۔ پھر پادشاہ کے بھتیجے کو بھی بلایا۔ اور اوس سے اپنا دین چھوڑنے کو کہا۔ جب اوس نے بھی نہ مانا۔ تو اوسکو بھی دو ٹکڑے کرادیئے۔ پھر لڑکے سے بھی کہا کہ اپنا دین چھوڑ دے۔ جب اوس نے

بہی انکار کیا۔ تو اوسے اپنے لوگون کے حوالے کیا۔ کہ اسے فلان پہاڑ پر لے جاؤ۔
اگر یہ اپنے دین سے نہ پہرے۔ تو اوسے سر کے بل پہاڑ پر سے نیچے گرا دو۔ وہ اوسے
پہاڑ پر لے گیے۔ لڑکے نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ اس سے پہاڑ پر ایک لرزہ
آیا۔ اور وہ لوگ ہلاک ہو گیے۔ اور لڑکا بادشاہ پاس لوٹکر آموجود ہوا۔ پادشاہ نے
اوس سے پوچھا۔ کہ میرے آدمی کہان ہین۔ لڑکے نے کہا۔ کہ اللہ تعالی نے مجھے
اون سے بچا دیا۔ بادشاہ کو اس سے بڑا غصہ آیا۔ اور اوسے دریا کی ایک کشتی مین
بہیجا۔ کہ اوسے پانی مین ڈالدین۔ لوگ وہان بہی اوسے لے گیے۔ اوس نے اللہ تعالی
سے دعا مانگی۔ وہ سب غرق ہو گیے۔ اور لڑکا بچکر پہر بادشاہ پاس آیا بادشاہ نے کہا
اسے تلوار سے مار ڈالو جب تلوار ماری تو اوس نے اوسے نہ کاٹا۔ پہر اوس کی خبر مین مین مشہور ہوئی
اور لوگون کو اوس سے بڑا تعجب ہوا۔ اور سمجہے کہ وہ حق پر ہے۔ پہر لڑکے نے پادشاہ
سے کہا کہ تو مجھے ایک صورت سے مار سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تو اپنی مملکت کے
لوگون کو جمع کرے۔ اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ اور میرے تیر مارے۔ تب
مین مر جاؤنگا۔ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا۔ اور اوسے مار ڈالا جب لوگون نے
یہ دیکھا۔ تو کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے۔ پہر لوگون نے پادشاہ سے
کہا کہ جس کا تجھے خوف تہا آخر وہ ہی ہوا۔ اس واسطے اوس نے شہر کے دروازے
بند کرا لئے۔ اور گڑہے کہدوائے اور اوس مین آگ جلوائی۔ اور لوگون کو پکڑ بلایا۔ جو
شخص اپنے دین سے پہر گیا اوسے تو چہوڑ دیا۔ اور جو نہ پہرا اوسے گڑہے مین ڈالکر
جلا دیا۔

ایک مومنہ عورت بہی تہی۔ اور اوس کے تین بچے تہے۔ ایک اون مین دودہ پیتا

تہا۔ بادشاہ نے اوس عورت سے اپنا دین چہوڑنے کو کہا۔ اور کہا کہ تو اپنا دین نہ چہوڑیگی تو مار ڈالونگا۔ اور تیری اولاد کو بہی زندہ نہ چہوڑونگا۔ پہر اوس کے بڑے بیٹون کو آگ مین ڈالدیا۔ پہر اوس نے چہوٹے بچے کو بہی آگ مین ڈالنا چاہا۔ اسپر عورت کچھ مذبذب ہوئی کہ اوس بچے نے کہا اے مان اپنے دین سے نہ پہر۔ کچھ حرج نہین اوس نے اوس بچے کو بہی اور پہر اوس عورت کو بہی آگ مین ڈالدیا۔ یہ لڑکا بہی اونہین لڑکون مین سے ہے جنہون نے بچپن مین کلام کیا ہے۔

کہتے ہین کہ ایک شخص نے نجران مین ویرانہ مین ایک گڑہا کہودا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ تہا اوس نے عبد اللہ ابن التامر کو دیکھا کہ سر کے زخم پر ہاتہہ رکہے ہوئے ہے۔ جب اوس کا ہاتہہ اُٹہاتے ہین تو وہان سے خون بہنے لگتا ہے۔ اور جب چہوڑ دیتے ہین تو پہر ویسا ہی ہوجاتا ہے۔ اور وہ بیٹہا ہوا ہے اس باب مین حضرت عمر کو لوگون نے اطلاع دی۔ حضرت عمر نے حکم دیا۔ کہ اوسے جیسا ہے ویسا ہی رہنے دین۔

حبشیون کا یمن کا مالک ہونا

> دوس ذو ثعلبان کا نجاشی کے پاس جانا اور ارباط و اشرم کا حبشیون کی فوج لاکر یمن پر قابض ہونا۔

۱۴۸۔ کہتے ہین۔ کہ جب یمن والون کو ذونواس نے نصرانیت سے پہرنے کے واسطے گڑہون مین ڈال ڈالکر مارا۔ تو اوس وقت اونہین سے ایک شخص دوس ذو ثعلبان بچکر نکل گیا۔ اور قیصر کے پاس پہونچا۔ اور اوس سے ذی نواس کے مقابلہ مین مدد مانگی۔ اور یہ سب حال اوس سے جاکر بیان کیا۔ قیصر نے کہا۔

کہ تیرا شہر ہم سے بہت دور ہے لیکن مین نجاشی کو لکھتا ہون جو بادشاہ حبش کا ہے
اور وہ بہی نصرانی ہی ہے۔ اور تمہارے ملک سے اوس کا ملک قریب ہے۔ پہر
قیصر نے حبش کے بادشاہ کو لکھا اور اوسے اوس کی مدد کرنے کے واسطے حکم دیا
اور جب وہ اوس کے پاس آیا۔ تو بادشاہ حبش نے ستر ہزار فوج اوسکے ہمراہ مین
کو روانہ کی۔ اور اوس پر ایک شخص ارباط نام کو حاکم کیا۔ اور اسی لشکر مین ایک شخص
ابرہتہ الاشرم دنکٹا بہی تہا۔ وہ لوگ براہ دریا مین کے ساحل پر آکر اُترے۔ ادہر
ذولنواس نے بہی اپنا لشکر جمع کیا۔ فریقین ایک دوسرے کے سامنے جڑے۔
مگر کوئی لڑائی نہین ہوئی۔ اور یمن والے بہاگ گیے۔ اور ارباط مین مین داخل ہو گیا
جب ذولنواس نے یہ حال دیکہا۔ کہ اوس کی قوم نے اوس کا ساتہ نہ دیا۔ تو اوس
نے اپنا گہوڑا دریا مین ڈالدیا۔ اور اوسمین غرق ہو گیا۔ اور ارباط نے یمن کو خوب خراب
کیا۔ ایک ثلث آدمی مار ڈالے۔ اور ایک ثلث لونڈی غلام بنا کر نجاشی کے پاس
بہیجدیے۔ پہر خود اوسی جگہہ اقامت کی۔ اور وہان کے لوگون کو خوب ذلیل کیا۔
ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ جب حبشی یمن کے ملک مین مندب کی طرف آئے
تو ذولنواس نے اقیال یمن کو لکہا کہ دشمن کے مقابلہ مین سب آکر جمع ہون۔ لیکن کسی
نے اوس کی بات نہ مانی۔ اور کہا۔ کہ ہر ایک قیل اپنے اپنے ملک کی حفاظت
کرے۔ اور دشمن کو وہان سے دفع کرے۔ اسواسطے ذولنواس نے خزانون کی
کنجیان کتنے ہی اونٹون پر لدوائین۔ اور حبشیون کے سامنے گیا۔ اور اون سے
کہا۔ کہ یہ یمن کے اموال و خزائن کی کنجیان ہین۔ یہ آپ لے لیجیے۔ اور یہان کے
بڑے چہوٹون کو نہ مارئے۔ یہ بات اونہون نے قبول کر لی۔ اور صنعا کی طرف روانہ ہوئے

اور پہر ذو نواس نے اون کے سپہ سالار سے کہا۔ کہ اپنے لوگون کو خزانون کے لینے کے واسطے ملک یمن بہیجدے۔ تو اوس نے اپنے آدمی بہیجدئے۔ اور ذو نواس نے اونہین کنجیان دیدین۔ اور اپنے اقیال کو لکہا۔ کہ تمام کالے بیلون کو مار ڈالا جائے چنانچہ تمام حبشی مارے گئے۔ صرف وہی اون مین سے بچے جو ادہر اُدہر بہاگ گئے۔

جب نجاشی نے یہ حال سنا۔ تو اوس نے ستر ہزار آدمی سے ارباط اور اشرم کو بہیجا اور اونہون نے آکر ملک یمن پر قبضہ کرلیا۔ اور ارباط وہان مدت تک رہا۔

۱۴۹۔ ابرہتہ الاشرم کا ارباط کو مار کر حبشیون کا پہر سردار ہونا اور یمن پر قبضہ کرنا اور پہر نجاشی کو بہی راضی رکہنا۔

ابرہتہ الاشرم نے جو ارباط کے لشکر مین تہا اوس سے جہگڑا اُٹھایا۔ اور حبشیون کے کچہہ لوگ اوسکے ساتہہ ہوگئے۔ اور کچہہ ارباط کے پاس رہ گئے۔ اور دونو ایک دوسرے کے مقابلہ کو نکلے۔ ابرہہ نے ارباط سے کہلا بہیجا کہ یہ بات تو تجہے مناسب نہین کہ حبشیون کو حبشیون سے لڑائے جس سے یہ قوم ہلاک ہوجائے۔ مناسب یہ ہے کہ ہم تم دونو لڑین۔ جو شخص دوسرے پر غالب آجائے۔ وہی لشکر کا حاکم ہوجائے۔ اس لیے دونو نکلے۔ ارباط نے اپنا نیزہ اُٹھایا اور ابرہہ کے مارا۔ چاہتا تہا کہ اوس کے تالو پر مارے مگر اوسکے سر کے کنارہ پر پڑا۔ اور ناک کٹ گئی۔ اوس سے اوس کا نام اشرم (نکٹا) ہوگیا۔ ابرہہ نے اپنا ایک غلام عتودہ نام ارباط کے پیچہے کمین مین چہپا رکہا تہا اوس نے ارباط پر حملہ کیا۔ اور اوسے مار ڈالا۔ اور ابرہہ لشکر کا مالک ہوگیا۔ اور اوسی کے ساتہہ ملک پر بہی قبضہ کرلیا۔ اور عتودہ سے کہا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ اوس نے کہا مین یہ چاہتا ہون

کہ یمنیون کی کوئی لڑکی جب بیاہی جاوے تو دولہا کے پاس جانے سے پہلے دلہن میرے پاس آیا کرے۔ اور مین اوس سے اپنا کام کر لیا کرون۔ ابرہہ نے اسے قبول کر لیا۔ اور یہ کام وہ ایک مدت تک برابر کرتا رہا۔ پہر ایک یمنی نے اوسے مار ڈالا۔ اس سے ابرہہ خوش ہوا اور کہا۔ اگر مین جانتا کہ وہ مجھ سے یہ سوال کریگا۔ تو مین اوس سے کبھی نہ کہتا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔

اودہر جب نجاشی نے سنا۔ کہ ارياط کو ابرہہ نے مار ڈالا۔ تو اوسے سخت غصہ آیا اور قسم کہائی۔ کہ اوسکے ملک کو پائمال کرونگا اور اوسکی ناک کاٹونگا۔ یہ خبر ابرہہ کو بہی پہونچی۔ کہ نجاشی نے ایسی ایسی قسم کہائی ہے اوس نے نجاشی کے پاس یمن کی مٹی بہیجی۔ اور اپنی ناک بہی کاٹکر بہیجی۔ اور اوس کو اطاعت آمیز عرضی لکہی۔ اور اوس مین لکہا کہ یمن کی مٹی مین بہیجتا ہون۔ آپ اسے اپنے پانو کے نیچے ڈالئے اور اپنی قسم پوری کر لیجئے۔ نجاشی اوس کی اس بات سے راضی ہو گیا۔ اور اوسے ہی اسپنے کام پر بحال رکہا۔

۱۵۰ ۔ معدیکرب ابن ذی یزن اور مسروق ابن ابرہہ اور ذی یزن کا کسریٰ کے پاس جانا۔

جب ابرہہ یمن مین جم گیا۔ تو اوس نے ابو مرۃ ذو یزن کو لیا اور اوس کی عورت ریحانہ بنت ذی جدن چھین لی۔ اور اوس سے نکاح کر لیا جس کے پیٹ سے مسروق پیدا ہوا۔ اور اوس کے پیٹ سے ذی یزن کا بہی ایک بیٹا تہا۔ اوسکا نام معدی کرب تہا۔ اور اوسے سیف کہتے تہے۔ پہر ذی یزن یمن سے نکلا۔ اور عمرو ابن ہند کے پاس حیرہ کو آیا اور اوس سے کہا۔ کہ میری سفارش مین کسریٰ کو ایک خط لکہدے اور میرے محل و منزلت اور میری حاجت سے اوسے آگاہ کردے اوس نے کہا۔ مین ہر سال اپنا

ایلچی بادشاہ کے پاس بھیجا کرتا ہون اور یہ اوس کا وقت آگیا ہے۔ اس لیے وہ ٹھیر گیا اور چند روز کے بعد عمرو نے اوسے اپنے ایلچی کے ساتھ کسریٰ کے پاس بھیجدیا جب وہ کسریٰ کے پاس پہونچا تو کسریٰ نے اوس کی بڑی تعظیم و تکریم کی۔ اور اوس نے کسریٰ سے اپنی حاجت بیان کی۔ اور جو کچھ حبشیون سے اوسے نقصان پہونچا تھا اوسے سب بیان کیا۔ اور اون کے مقابلہ مین اون سے مدد چاہی۔ اور یمن کے ملک کی اور وہان کی زرخیزی وغیرہ کا اوس سے بیان کیا۔ کسریٰ نے اوس سے کہا۔ یہ تو مین پسند کرتا ہون کہ تیری حاجت روائی کردون۔ مگر تیرا ملک بہت دور ہے۔ اور راستہ بڑا دشوار ہے۔ اچھا ٹھیر و مین دیکھونگا۔ اور اوسکے ٹھیرنیکا حکم دیدیا۔ وہ وہان ایک مدت تک رہا اور وہین مرگیا۔

ادہر اوس کا بیٹا معدی کرب بن ذی یزن ابرہہ کی گود مین پلا۔ وہ یہ بھی سمجھتا تھا کہ ابرہہ ہی اوس کا باپ ہے۔ ایک مرتبہ ابرہہ کے بیٹے نے اوسے گالی دی۔ اور اوسکے باپ کو بھی گالی دی۔ وہ دوڑتا ہوا اپنی مان کے پاس آیا۔ اور اوس سے اپنے باپ کا حال دریافت کیا۔ تو اوس نے اوس کو صحیح صحیح بتادیا۔ پھر معدی کرب پر ایک زمانہ اور گزر گیا اور ابرہہ مرگیا۔ اور اوس کا بیٹا یکسوم بھی مرگیا۔ اور وہ یمن سے نکلکر گیا۔ اور وہ کام کیے جن کا ذکر آیندہ آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کسریٰ نوشیروان بن قباد بن فیروز

۱۵۱۔ نوشیروان کی بادشاہی اور قباد کا منذر کو نکالکر حارث کو حیرہ کا عامل کرنا۔

جب نوشیروان تخت و تاج کا مالک ہوا۔ تو اوس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور پھر اہل فارس

سے کے دنیاوی اور دینی معاملات مین اور اولاد مین جو فساد پڑگیا تھا اوس کا ذکر کیا ۔ اور اون سے کہا ۔ کہ مین اس کی اصلاح کرونگا ۔ پھر مزدکیہ فرقہ کے رئیسون کو قتل کرا دیا ۔ اور محتاجون کو اون کے مال و دولت دلوادی ۔ اور اون کے قتل کی یہ وجہ تھی کہ قباد مزدک کے دین کا متبع ہوگیا تھا ۔ جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کیا ۔ قباد اوس کی ہر ایک بات کو مانتا اور زندقہ وغیرہ کی جو باتین وہ کہتا اون سب مین وہ اوس کی اطاعت کرتا تھا ۔ منذر ابن ماء السما اوس کے زمانہ مین حیرہ کا عامل تھا ۔ قباد نے اوس کو مزدکیہ فرقہ کی اطاعت کے لیے کہا ۔ اور جب اوس نے نہ مانا تو حارث بن عمرو الکندی سے کہا اوس نے اوس کی بات مان لی ۔ اس لیے قباد نے یہ ملک اوسے دیدیا ۔ اور منذر کو وہان کی حکومت سے نکالدیا ۔

۱۵۲ - نوشیروان کا مزدک اور مزدکیون کو قتل کرانا

نوشیروان کی مان ایک روز قباد کے پاس تھی ۔ اور مزدک اوس کے پاس آیا جب اوس نے نوشیروان کی مان کو دیکھا تو قباد سے کہا ۔ کہ اسے مجھے دیدے مین اوس سے اپنا کام کرونگا ۔ قباد نے کہدیا ۔ کہ اچھا لے لے ۔ لیکن یہ دیکھکر نوشیروان اُٹھہ کھڑا ہوا ۔ اور مزدک کی منت وخوشامد کرنا شروع کی ۔ اور اوس کے پاون چومے ۔ تب جاکر کہین اوس نے عورت کو چھوڑا یہ بات نوشیروان کو ابھی تک یاد تھی ۔ قباد اسی عقیدہ کی حالت مین مرگیا اور نوشیروان پھر بادشاہ ہوا ۔ اور ملکداری کرنا شروع کی ۔

جب منذر نے سنا کہ قباد مرگیا ۔ تو وہ نوشیروان کے پاس آیا اوسے معلوم تھا ۔ کہ نوشیروان مذہب مین باپ کے خلاف ہے ۔ نوشیروان اس مذہب کو نہین مانتا تھا اور بہت بُرا جانتا تھا ۔ پھر نوشیروان نے ایک دربار عام کیا وہان مزدک بھی آیا ۔ اور

پھر منذر بھی اوسکے پاس آیا۔ نوشیروان نے کہا۔ میری دو آرزوئین تھین۔ اللہ تعالیٰ نے وہ میرے لیے عطا فرمائی ہین۔ مزدک نے کہا۔ وہ کیا ہین۔ کہا میری آرزو تھی کہ مین پادشاہ ہوجاؤن۔ اور اس شریف آدمی یعنی منذر کو عامل مقرر کرون۔ اور ان زندیقون کو مار ڈالون۔ مزدک نے کہا۔ کیا تو سب آدمیون کو مار سکتا ہے نوشیروان نے یہ سنکر کہا۔ اے بدکار کے جنے تو بھی یہان موجود ہے۔ تیرے موزون کی بدبو جبھی مین نے چوما تھا میری ناک سے اسوقت تک نہین گئی ہے۔ پھر اوسے قتل کرا کے صلیب پر چڑہا دیا۔ اور جازر سے نہروان اور مدائن تک ایک ہی دن مین ایک لاکھ زندیقون کو مار کر لٹکوا دیا۔ اور اوسی روز اوسکا نام نوشیروان رکھا گیا۔

۱۵۳۔ حارث بن عمرو کا بھاگ کر بچنا اور منذر کا بنی آکل المرار کے آدمیون کو مروانا۔

پھر نوشیروان نے حارث بن عمرو کو تلاش کیا اور وہ یہ خبر سنکر انبار سے بھاگا۔ اور اپنے دوستون اور اہل و عیال اور مال و اموال کو بھی ساتھ لے لیا۔ اور ثویہ کی طرف چلا گیا۔ منذر کے سوار اوس کے تعاقب مین گیے۔ اور تغلب اور ایاد اور بہرا نے اوسکا پیچھا کیا۔ لیکن حارث اون کے ہاتھ نہ آیا۔ اور کلب کے علاقہ مین پہونچ کر بچ گیا۔ مگر اوس کا مال لٹ گیا اور عورتین گرفتار ہو گئین۔ اور بنی آکل المرار کے اڑتالیس آدمی بنی تغلب نے پکڑ لیے۔ اور منذر کے پاس اونہین لاے منذر نے دیار بنی مرین عباد ئین مین جو دیر بنی ہند اور کوفہ کے درمیان ہے اون کی گردنین مروا دین۔ چنانچہ عمرو بن کلثوم اس باب مین کہتا ہے۔

فَاٰبُوْا بِالنِّھَابِ وَبِالسَّبَایَا	وَاُبْنَا بِالْمُلُوْكِ مُصَفَّدِیْنَا
وہ لوگ تو عوض مین لوٹ اور لونڈی غلام لاے	لیکن ہم عوض مین سردارونکو لاے اور اونہین قید کیا

اور اسی مین امرء القیس نے بھی کہا ہے۔

مُلُوكٌ مِنْ بَنِي حُجْرِ بْنِ عَمْرٍو	يُسَاقُونَ الْعَشِيَّةَ يُقْتَلُونَا

حجر بن عمرو کی اولاد کے سرداروں کو شام کے وقت لوگ پکڑے لیے جاتے ہیں۔ کہ اونہیں جا کر مار ڈالیں۔

فَلَوْ فِي يَوْمِ مَعْرَكَةٍ أُصِيبُوا	وَلَكِنْ فِي دِيَارِ بَنِي مَرِينَا
کیا اچھا ہوتا جو یہ لوگ کہیں لڑائی کی میدان میں مارے جاتے	لیکن افسوس وہ گرفتار ہو کر دیار بنی مرین میں مارے گیے
وَلَمْ تُغْسَلْ جَمَاجِمُهُمْ بِغَسْلٍ	وَلَكِنْ فِي الدِّمَاءِ مُرَمَّلِينَا
اون کی کھوپریاں بھی کسی نے پانی سے نہ دہوئیں	بلکہ خون میں ہی لتھڑی پڑی رہیں۔
تَظَلُّ الطَّيْرُ عَاكِفَةً عَلَيْهِمْ	وَيَنْتَزِعُ الْحَوَاجِبَ وَالْعُيُونَا
اور اونکے اوپر پرندے آ آ کر انتظار میں بیٹھتے	اور اون کی ابروئیں اور آنکھیں نکالتے ہے

۱۵۴۔ نوشیروان کا قباد کے وقت کی خرابیوں کی اصلاح کرنا

جب نوشیروان نے مزدک اور اوس کے اصحاب کو مروا دیا تو اوس نے اون لوگوں کو بھی قتل کرا دیا۔ جنہوں نے لوگوں کے مال لے لیے تھے۔ اور اونکے مال مالکوں کو دلائے۔ اور جو بچے پیدا ہوئے تھے اور اون کے نسب میں اختلاف تھا اون کی نسبت حکم دیدیا۔ کہ اگر اون کے باپ نہ معلوم ہوں تو وہ جس قوم کے ہیں اوس میں دیدیے جائیں۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے تو اوس شخص کے مال وراثت میں سے اوس کو حصہ ملے۔ اور جس عورت سے کسی مرد نے زنا کیا ہو وہ عورت اوس مرد سے اپنا مہر لے لے۔ پھر عورت کو اختیار دیدیا کہ چاہے تو اوس کے پاس رہے یا اوسکو چھوڑ کر اور کہیں چلی جائے۔ لیکن اگر اوس مرد سے نکاح ہوا ہے تو چھوڑنے کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ وہ عورت شوہر کو دیدی جاتی تھی۔ اور جن بچوں کے ولی مر گئے تھے اون کی لڑکیوں کے اون کے کفو میں نکاح کرا دیے اور اوس کا خرچ بیت المال سے دیا۔ اور اون کی عورتوں کا نکاح بھی اشرافوں سے

کرا دیا - اور اون سکے لڑکون کی اس طرح مدد کی - کہ اون کو کہین کام سے لگا دیا پہر اوس نے پل بنائے - اور خرابیون کی اصلاح کی - اور جو سردار تہے اون سے براہِ عنایت پیش آیا - اور راستون مین قصر اور حصن بنوائے - اور والیون عاملون اور حکام کا انتخاب کیا - اور تمام امور مین اردشیر بن بابکان کا اقتدا کیا -

اور پہر جو ملک سلطنت فارس سے نکل گیے تہے اونہین واپس لے لیا - چنانچہ سندہ - سندوست - رخج (جو نواحی بست مین ایک علاقہ کا نام ہے) زابلستان طخارستان پہر اوس کے قبضہ مین آ گیے - اور اوس نے نازور قوم کے لوگون کو بہت مارا پیٹا - اور اون سکے بقیہ لوگون کو نکالدیا -

۱۵۵ - شمالی قومون کی تاخت اور نوشیروان کا اونہین برباد کرنا اور آذربائیجان مین بسانا - پہر ابخز - اور بنجر اور بلنجر اور الآن قومین نوشیروان کے برخلاف اکٹہی ہوئین اور اوس کے ملک پر آئین - اور ارمینہ کے باشندون کے لوٹنے کے لیے چلین - یہان بالکل میدان تہا - کسریٰ نے اون کی کچہہ مزاحمت نہ کی - ہوتے ہوتے وہ اندر ملک مین گہس آئے - تب اوس نے فوج بہیجی - جس نے لڑکر اونہین بالکل برباد کر دیا - اور دس ہزار آدمی گرفتار کر لیے - پہر ان قیدیون کو لاکر آذربائیجان مین بسا دیا -

۱۵۶ - نوشیروان کے بیٹے نوشزاد کی بغاوت اور اوس کا فرو ہونا - نوشیروان کا ایک لڑکا نوشزاد نام تہا - وہ اوس کی اولاد مین سب سے بڑا تہا نوشیروان کو معلوم ہوا - کہ وہ زندیق ہے - اس لیے اوس نے جندی شاپور کو بہیجدیا - اور چند ایسے لوگ اوس کے ہمراہ کیے - کہ جن کی دیانت پر اوسے اعتماد تہا - تاکہ وہ اوس کے مذہب کی اصلاح کرین - اور اوسے ادب سکہا دین - چند روز بعد نوشیروان بیمار ہوا

اور اوسے باپ کے بیمار ہونے کی خبر پہونچی۔ نوشیروان اس وقت بلاد روم مین گیا ہوا تھا۔ نوشنزاد نے اپنے ہمراہیون کو قتل کر ڈالا۔ اور قیدیون کو قیدخانہ سے رہا کردیا۔ اور اون کو اپنی معاونت پر مقرر کیا۔ اور بہت لچے بدمعاش اکٹھے کرلیے۔ جب یہ خبر مدائن مین پہونچی۔ تو اوسکے باپ کے نائب نے مدائن سے لشکر بھیجا۔ اور فوج نے جا کر نوشنزاد کو جندی شاپور مین محصور کیا۔ اور نوشیروان کے پاس خبر بھیجی۔ نوشیروان نے فوج کو لکھا۔ کہ اپنے کام مین کوشش کرین۔ اور بیٹے کو جس طرح ہوسکے گرفتار کرلین۔ محاصرہ اس سیلے اوس پر خوب تنگ کیا گیا۔ اور فوج شہر مین گھس گئی اور بہت لوگون کو قتل کردیا۔ اور نوشنزاد کو بھی گرفتار کرلیا۔

اُدہر اس شاہزادہ کے نانا داور رازی کو جب یہ خبر پہونچی۔ تو اوس نے بھی سر اُٹھایا اور سیستان کے عامل کے برخلاف بغاوت کی اور اوس سے لڑا۔ مگر اوس عامل نے اوسے شکست دی۔ اور اوسے شہر برجج مین پناہ گیر ہونا پڑا۔ پھر اوس نے کسریٰ کو معذرت آمیز عرضی لکھی۔ اور اوس سے کہا کہ جس کسی کو حکم ہو مین شہر حوالہ کردون چنانچہ اوس نے شہر حوالہ کردیا۔ اور اوس کو نوشیروان نے امن دیدی۔

۱۵۶۔ خاقان سیجیبور کا حملہ کسریٰ پر اور ناکام ٹوٹنا فیروز بادشاہ نے صول اور لان کی طرف قلعہ بنائے تھے۔ اور اون سے اوس سرحد کی حفاظت کی تھی۔ پھر قباد نے اوسے اور بھی مستحکم کیا اور عمارت زیادہ کی۔ جب نوشیروان بادشاہ ہوا تو اوس نے صول اور جرجان کی طرف بہت کثرت سے قلعے بنائے اور تمام اوس ملک کی حفاظت کا استحکام کیا۔

اس وقت سیجیبور خاقان نے بھی کسریٰ پر چڑہائی کی۔ اور اقوام خزر ابخز اور بلنجر کو بھی

اپنے ساتھ ملالیا وہ بہی اوس کے مطیع ہوگیے۔ اور بہت کثرت سے لشکر لیکر آیا اور کسریٰ کو جزیہ دینے کے لیے لکہا۔ اور لکہا کہ اگر جزیہ نہ دیا تو تجہے خراب کر ڈالونگا مگر چونکہ وہ سمت نہایت محفوظ تہی۔ اور ارمینہ کی سرحد پر بہی خوب بندوبست تہا اس لیے کسریٰ نے خاقان کی تحریر کا کچہہ جواب نہ دیا۔ اور اپنی تہوڑی ہی فوج کو اوس سمت کے لیے کافی سمجہا۔ اور اسی وجہ سے جب خاقان آیا۔ تو اوسکا کچہہ بہی نہ کر سکا اور رخایب و خاسر یہان سے اوسی لوٹنا پڑا۔ یہ خاقان وہ ہی ہی۔ کہ جس نے ہیاطلہ کے بادشاہ وزر کو قتل کیا اور اوسکی ملک سے بہت کچہہ مال و دولت لیگیا تہا۔

کسریٰ کے فتوحات رومیون پر

۱۵۸ - منذر اور خالد کا جہگڑا اور کسریٰ کی فتوحات ملک شام مین اور شہر رومیہ کی آبادی۔ کسریٰ نوشیروان اور غطیانوس روم کے بادشاہ کے درمیان صلح تہی مگر ایک شخص خالد بن جبلہ کو بادشاہ روم نے شام کے عربون پر حاکم مقرر کیا تہا۔ اور منذر بن النعمان لخم کے ایک شخص کو کسریٰ نے عمان بحرین اور یمامہ سے طائف اور تمام حجاز پر عامل کر دیا تہا ان دونو عاملوں مین جہگڑا ہوا۔ اور خالد نے نعمان کے ملک پر تاخت و تاراج کی۔ اور اوس کے آدمیون کو بہت قتل کیا اور اوس کا مال و اسباب لوٹ لے گیا۔ کسریٰ نے غطیانوس کو لکہا۔ کہ با وجود اسکے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان صلح ہے۔ مگر خالد نے منذر کے ساتہ ایسا ایسا کیا ہے۔ اب خالد سے وہ مال و اسباب جو وہ منذر کا لے گیا ہے واپس کرا دیجئے۔ اور جن لوگون کو اوس نے قتل کیا ہی اوس کی دیت اوس سے دلا دیجئے۔ اور اس جہگڑے کا فیصلہ کرا دیجئے۔ اور اگر آپ اس باب مین توجہ نہ کرینگے تو ہماری اور آپ کی صلح نہ رہیگی۔ جب اس طرح کے خط

کسری نے کئی ایک غطیانوس کو لکھے اور اوس نے اس تحریر کی کچھ پروا نکی۔ تو کسریٰ نے سامان درست کرکے روم پر چڑہائی کی۔ اور ستر ہزار سے زیادہ فوج لیکر غطیانوس پر گیا۔ اور جزیرہ پر ہوکر اوس کا گزر ہوا۔ وہان اوس نے شہر دارا اور شہر رہا کو لے لیا۔ اور دریا پار ہوکر شام مین پہونچا۔ اور منبج اور حلب اور انطاکیہ پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر شام مین نہایت اچھے مقام تھے۔ اور فامیہ اور حمص اور کتنے ہی شہرون کو لے لیا۔ اور وہان کے مال و اسباب لوٹ لیے۔ اور شہر انطاکیہ کے آدمیون کو لونڈی غلام بنا لیا اور اونہین سواد کے ملک مین لے آیا۔ اور اون کے واسطے بیستون کے قریب ایک شہر انطاکیہ کی طرز پر آباد کیا۔ اور اون کو وہان بسا دیا۔ اوسی شہر کو رومیہ کہا کرتے ہین اور اس رومیہ کے متعلق پانچ طسوج یعنی ضلع کیے۔ جن کے نام ہین [1] طسوج النہروان الاعلے [2] طسوج النہروان الاوسط [3] طسوج النہروان الاسفل [4] طسوج بادرایا [5] طسوج باکسایا۔ اور ان لونڈی غلامون کے لیے جنہین وہ انطاکیہ سے لایا تھا تنخواہین مقرر کر دین۔ اور اون کا نگران ایک اہواز کے نصرانی کو ہی مقرر کیا۔ تاکہ دین کی موافقت کی وجہ سے وہ اُس سے مانوس رہین۔ رہے باقی شام اور مصر کے شہر۔ سو اونہین غطیانوس نے کسریٰ کو بہت روپیہ دیکر مول لے لیا۔ اور ہر سال اس امر کے عوض مین خراج دینا مقرر کیا کہ نوشیروان پھر اوس کے ملک پر تاخت نہ کرے۔ چنانچہ رومی ہر سال اوسے خراج برابر دیتے رہے۔

۱۵۹۔ نوشیروان کے فتوحات خزر مین اور ہیاطلہ اور ماوراء النہر بلخ تک اور رسول اللہ کی ولادت اوس کے عہد مین۔

پھر نوشیروان روم سے خزر کی طرف جھکا۔ اور اونہین بہی خوب قتل کیا اور اون کا مال لوٹ لایا۔ اور اپنی رعایا کا اون سے انتقام لیا

پہر یمن کا قصد کیا۔ اور وہان بہی قتل وتاراج کیا۔ اور مدائن کو لوٹ آیا۔ اور ہرقلہ سے ادہر
دہان سے لیکر بحرین اور عمان تک ملک فتح کرلیا۔ اور نعمان بن المنذر کو حیرہ پر مقرر کرکے
اوس کی بڑی تعظیم وتوقیر کی۔ اور پہر ہیاطلہ کی طرف کوچ کیا۔ کہ اپنے دادا فیروز کا
اون سے انتقام لے۔ اس سے پہلے ہی نوشیروان خاقان سے رشتہ مصاہرت
کرچکا تھا۔ پہر نوشیروان ہیاطلہ کے ملک مین پہونچا۔ اور اون کے پادشاہ کو قتل کیا
اور سارا شاہی خاندان نیست ونابود کرڈالا۔ اور اوس سے بڑہکر آگے بلخ اور ماوراءالنہر
تک پہونچا۔ اور اوس کا لشکر فرغانہ مین جاکر مقیم ہوا۔ پہر مدائن کو لوٹ آیا۔ اور برجان
پر چڑہائی کی۔ پہر وہان سے لوٹ کر یمن پر لشکر بہیجا۔ اور حبشیون کو قتل کرکے وہ ملک
اون سے لے لیا۔ اس نے کل اڑتالیس برس اور ایک روایت کے بموجب
سینتالیس برس حکومت کی۔

رسول اللہ صلعم اسی کے اخیر زمانہ مین پیدا ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ عبداللہ بن عبدالمطلب
رسول اللہ کے والد ماجد بہی اسکے جلوس کے ۲۴ سنہ مین پیدا ہوئے تہے۔ اور خود
رسول اللہ صلعم ۴۲ سنہ مین تولد ہوئے تہے۔

۱۶۰ - منذر ابن منذر اور نعمان ابن اسود اور ابویعفر اور منذر ابن امرء القیس اور عمرو بن المنذر کی پادشاہی

ہشام ابن الکلبی نے بیان کیا ہے۔ کہ شاہان فارس کی طرف سے اسود ابن منذر کے بعد
اوسکا بہائی منذر ابن منذر ابن نعمان عرب کا حاکم ہوا۔ اور سات برس حکومت کی پہر
اوسکے بعد نعمان ابن الاسود چار سال حکومت کرتا رہا۔ پہر اوسکے بعد ابویعفر بن علقمہ
ابن مالک ابن عدی اللخمی تین برس حاکم رہا۔ پہر منذر ابن امرء القیس الکندی ہوا۔ جس کا
لقب ذوالقرنین (دو کاکلون والا) اس سبب سے تہا کہ اوسکی دو کاکلین تہین اور اسکی ماں کو ماء السما

کہتے تھے۔ اور اوس کا نام تھا ماویہ بنت عمرو بن جشم بن النمر بن قاسط۔ اس نے انچاس برس بادشاہی کی۔ پھر اوسکے بعد عمرو بن المنذر سولہ برس بادشاہ رہا۔ اس کی حکومت کے آٹھ برس اور آٹھ مہینے کے بعد رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے۔ اسوقت نوشیروان کی حکومت تھی اور اسی سال ابرہہ ہاتھی اور فوج لیکر مکہ پر آیا تھا۔

۱۶۱۔ نوشیروان کی فوج کی تاخت سراندیپ پر اور اوس کے عدل کی ایک کہانی۔

پھر جب یمن کا ملک کسریٰ کے مطیع ہوگیا تو اوس نے بلاد ہند کے جزیرہ سراندیپ پر جو جواہرات کا ملک ہے اپنے ایک سپہ سالار کو بہت لشکر دیکر روانہ کیا۔ اوس سپہ سالار نے اوس کے بادشاہ سے لڑکر اوسے قتل کر دیا۔ اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور وہان سے کسریٰ کے پاس بہت مال و اسباب اور کثرت سے جواہر لے گیا۔

بلاد فرس مین پہلے شغال نہ تھے۔ کسریٰ نوشیروان کے زمانہ مین ترکون کے ملک سے یہ فارس مین آئے کسریٰ کو یہ بہت ناگوار گزرا۔ اور موبد موبدان کو بلایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ یہ درندے ہمنے سنا ہے کہ ہمارے ملک مین آئے ہین۔ اور یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ اس کا کیا بندوبست کیا جاے۔ موبد موبدان نے کہا۔ کہ مین نے اپنے فقہا سے سنا ہے وہ کہا کرتے ہین۔ کہ جب کسی ملک مین عدل سے ظلم کا پلہ بھاری ہو۔ اور وہان لوگ ظلم کرتے ہون۔ تو اوس ملک پر دشمنون کے حملے ہوا کرتے ہین۔ اور ایسی ہی بلائین اوس پر آتی رہتی ہین۔ کہ جنھین وہ لوگ پسند نہین کرتے۔ اسی مین کسریٰ کو خبر آئی۔ کہ ترکون کے چند لوگ مجتمع ہوکر اوس کی سرحد پر چڑھ آئے ہین۔ اس لیے اوس نے وزرا اور عمال کو حکم دیا۔ کہ عدل سے سر مو تجاوز نہ کرین۔ اور ہر کام مین عدل و انصاف کو ملحوظ رکھین۔ جب اس حکم کے مطابق

تعمیل ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اوس کے ملک سے بغیر لڑائی کے ہی اوسکے دشمنوں کو پہیر دیا۔ اور لڑائی کرنا ہی نہ پڑی۔

نوشیروان کے معاملات ارمینہ اور آذربائیجان مین

۱۶۲ - ارمینہ پر نوشیروان کا قبضہ اور شابران مسقط باب الابواب سغدبیل باب اللان اردبیل کا آباد کرنا۔

ارمینہ اور آذربائیجان کا کچہہ حصہ تو رومیون کے کے قبضہ مین تہا۔ اور کچہہ حصہ خزرون کے دخل مین تہا۔ اور اسواسطے قباد نے اس سمت مین ایک دیوار بنوادی تہی۔ کہ اوس سے دشمن کی روک ہوتی رہی۔ جب وہ مر گیا اور بیٹا پادشاہ ہوا۔ اور اوس کی حکومت قوی ہوگئی تو وہ فرغانہ اور برجان کو گیا۔ پہر جب وہان سے لوٹ کر آیا تو اوس نے شہر شابران شہر مسقط اور شہر باب الابواب آباد کیا۔ اس کا نام باب الابواب اس وجہ سے رکہا۔ کہ یہ شہر پہاڑ کی گہاٹیون اور راستون مین لیتا ہے۔ اور جن لوگون کو اوس نے یہان آباد کیا۔ اون کا نام سیاسگین رکہا۔ اور ان شہرون کے سوا اور شہر بہی بسائے۔ اور اس باب الابواب کے ہر دروازے کے واسطے ایک ایک قصر سنگین بنایا۔ اور خزران کے ملک مین شہر سغدبیل بسایا۔ اور اوسمین سغد اور اہل فارس کو آباد کیا۔ اور باب اللان کو بہی آباد کیا۔ اور ارمینہ مین سے جو علاقہ رومیون کے قبضہ مین تہا وہ سب اون سے چہین لیا۔ اور شہر اردبیل بسایا۔ اور کتنے ہی قلعے بنائے۔

۱۶۳ - ترکستان اور فارس کے درمیان نوشیروان کا دیوار بنوانا

اور خاقان ترک کو خطوط لکہے اور اوس سے صلح کر لی اور اوس کی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور اپنی بیٹی اوسے

دی - لیکن درحقیقت وہ لڑکی جو کسریٰ نے خاقان کو بھیجی تھی وہ اوسکی بیٹی نہ تھی بلکہ ایک لڑکی تھی جو اوس کی کسی عورت نے لیکر پال لی تھی - اور ایک روایت یہ بھی ہے - کہ وہ اوس کی بیٹی ہی تھی - مگر ترکون کے پادشاہ نے اپنی بیٹی ہی دی تھی -

اور یہ دونو آئے اور ایک دوسرے سے ملاقات کی - نوشیروان نے اپنے معتبرون مین سے چند آدمیون کو مقرر کیا کہ ترکون کے لشکر کے ایک سمت مین گھس جائین اور وہان آگ لگا دین - تب اونھون نے ایسا کیا - تو خاقان نے اس کی شکایت کی - نوشیروان نے کہا - اس بات کا مجھکو علم نہین - چند روز کے بعد پھر نوشیروان نے ایسا ہی کیا - اس سے ترکون کا پادشاہ ناراض ہوا - مگر نوشیروان نے رفق و ملاطفت کے ساتھ اوسے ٹال دیا - اور عذر کر بھیجا - پھر نوشیروان نے اپنے لشکر کے ایک سمت مین آگ لگوا دی - جہان کچھ گھاس کے چھپر پڑے ہوئے تھے - جب صبح ہوئی تو خاقان سے نوشیروان نے اس کی شکایت کی - اور کہا - کہ تونے جو مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی تھی اوس کا بدلہ بھی تو نے کر دکھایا خاقان نے قسم کھائی - کہ مین نے تو ایسا نہین کیا ہے مجھے اس کا کچھ علم نہین ہے -

اس پر نوشیروان نے اوس سے کہلا بھیجا - کہ ہمارے اور آپ کے لشکرون کو ہماری آپ کی صلح ناگوار گذری ہے کیونکہ صلح کے زمانہ مین نہ تو اون کو بڑی بڑی تنخواہین ملتی ہین اور نہ لوٹ کے مال ملتے ہین - اور اسی وجہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لشکرون کے لوگ کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ و فساد نہ کر بیٹھین جس سے ہمارے آپ کے دلون مین رنج پیدا ہو جائے اور پھر ہم پہلی ہی سی عداوت کرنے لگین - اس لئے اگر آپ اجازت دین تو مین آپ کے اور اپنے ملک کے درمیان ایک دیوار بنوا دون - اور اوس مین دروازے

لگا دے جائین۔ کہ وہ بہی شخص اِدہر سے اُدہر اور اُدہر سے ادہر آنے جانے پائے جیسے
مین اور آپ آنے جانے کی اجازت دین۔ خاقان نے اس بات کو قبول کر لیا۔
اس واسطے نوشیروان نے ایک دیوار بنوائی جو سمندر سے پہاڑ کی چوٹیون تک
چلی گئی۔ اور اوس دیوار مین آہنی دروازے لگوائے اور اون پر دربان مقرر کیے۔
کسی نے خاقان سے یہ بہی کہا تھا۔ کہ نوشیروان نے تجھے دغا دی۔ اور تجھے
اپنی بیٹی نہین دی ہے اور اپنے ملک کی بہی تجھ سے حفاظت کر لی ہے۔ مگر
باوجود اس کے خاقان نوشیروان کا کچھہ بہی نہ کر سکا اور خاموش رہنا پڑا۔
اور نوشیروان نے چارون طرف سردار مقرر کر دئے تھے۔ اون مین سے
صاحب السریر اور قیلان شاہ اور کرد سقط وغیرہ تھے۔ پہر آرمینہ اس وقت سے
ظہور اسلام تک برابر اہل فارس کے قبضہ مین رہا۔ اوس وقت کتنے ہی سیاسجین
یا سیاسگین نے اپنے قلعون اور شہرون کو چھوڑ دیا تہا۔ اور وہ مقامات خراب و
ویران ہو گیے تھے۔ اور رومی اور خزر لوگون نے اون پر قبضہ کر لیا تہا۔ پہر
اس حالت مین اسلام کا ظہور ہوا۔

واقعہ فیل

۱۶۴۔ ابرہہ کا صنعا مین قلیس بنوانا اور خانہ کعبہ کو گرانے کے ارادہ سے روانہ ہونا۔

جب ابرہہ کی حکومت کو یمن مین ایک مدت
ہو گئی۔ اور اوسے وہان خوب استقلال
ہو گیا۔ تو اوس نے وہان صنعا مین قلیس بنوایا۔ جو ایک کنیسہ ہے جس کے مثل
کہین اوس زمانہ مین نظر نہین آتا تہا۔ پہر اوس نے نجاشی کو لکھا۔ کہ مین نے تیرے
واسطے ایسا ایک کنیسہ بنوایا ہے کہ جس کا کہین نظیر نہین ہے اور اسی پر مین قناعت

نہین کرونگا۔ بلکہ عرب کے حجاج کا مین اسی کو زیارت گاہ بناؤنگا ۔ جب اس بات کی عربون مین شہرت ہوئی تو نساۃ کے بنی فقیم قبیلہ کے ایک شخص کو غصہ آیا ۔ اور وہان کنیسہ مین آکر ہگ گیا ۔ اور پہر اپنے لوگون مین چلا گیا ۔ اس بات کی ابرہہ کو خبر دی گئی ۔ اور لوگون نے اوس سے کہا ۔ کہ یہ کام مکہ کے اوس خاندان کا ہے جن کے پاس لوگ حج کو جایا کرتے ہین ۔ اونہون نے جب سنا ۔ کہ حجاج کے لیے یہ مقام مزار بنایا جائیگا ۔ تو اونہین غصہ آگیا ۔ اور یہ حرکت بیان کر گیے ۔
اس سے ابرہہ کو نہایت غصہ آیا ۔ اور قسم کہائی ۔ کہ مین کعبہ کو جاؤنگا ۔ اور اوسے منہدم کرونگا ۔ اور حبشیون کو تیار کرکے وہان سے روانہ ہوا ۔ اور ایک ہاتھی بہی محمود نام اوس کے ساتھ تہا ۔ ایک روایت مین ہے ۔ کہ اوس کے ساتھ نیرہ ہاتی تھے جو محمود کے پیچہے پیچہے چلتے تہے ۔ مگر اللہ سبحانہ تعالی نے فیل بصیغہ واحد بیان کیا ہے ۔ اوس سے مطلب بڑے ہاتی محمود سے ہے ۔ ہاتیون کی تعداد کی نسبت مختلف روایتین ہین ۔

۱۶۵ ۔ ذونفر اور نفیل کا تعرض راستہ مین اور ابورغال جب ابرہہ روانہ ہوا ۔ تو عربون نے سنکر اوس پر جہاد کرنا ضروری سمجہا اور اشراف یمن مین سے ایک شخص ذونفر نام اوس کے آگے آیا ۔ اور لڑائی مین شکست کہا کر پکڑا گیا ۔ اور ابرہہ نے چاہا کہ اوسے قتل کردے مگر غالباً اس مہم کے انجام دے لینے تک) اوسے قید رکہہ چہوڑا ۔ پہر آگے بڑہا تو راستہ مین ایک اور شخص نفیل بن حبیب الخثعمی نکل کر اوس سے لڑا ۔ اور شکست کہا کر پکڑا گیا ۔ اور ابرہہ سے راستہ بتانے کے وعدہ پر رہائی پائی جب ہوتے ہوتے ابرہہ طائف مین آیا ۔ تو ثقیف نے اوسے اپنا ایک شخص ابورغال راستہ بتانے

کے واسطے ہمراہی مین دیا۔ جب یہ مغمس مین آیا تو وہان مرگیا۔ اوس جگہہ عرب لوگ ابو رغال کی قبر پر پتھر مارا کرتے ہین۔ یہ اسی شخص کی قبر ہے۔ جس پر پتھر مارے جاتے ہین۔

۱۶۶۔ اسود کا مکہ والون کے اونٹ لیجانا اور صالحہ کا عبد المطلب کے پاس آنا

پھر ابرہہ نے اسود ابن مقصود کو مکہ کی طرف بھیجا۔ اور وہ وہان کے لوگون کے اونٹ وغیرہ پکڑ لے گیا۔ اور انھین کے ساتھ عبد المطلب بن ہاشم کے بھی دو سو اونٹ لے گیا۔ پھر ابرہہ نے ایک اور شخص حناط الحمیری کو مکہ کو بھیجا۔ اور کہا قریش کے سردار سے کہو۔ کہ مین تم سے لڑنے کے لیے نہین آیا ہون۔ مین آیا ہون۔ کہ صرف بیت کو گرا دون۔ اگر تم اس کے گرانے مین میری مزاحمت نہ کرو تو مین تم سے کچھہ نہ کہون گا۔ جب یہ بات اوس نے عبد المطلب سے کہی۔ تو اونھون نے کہا۔ واللہ ہم اوس سے لڑنا نہین چاہتے ہین۔ یہ تو بیت اللہ اور بیت ابراہیم الخلیل ہے اگر خدا کو اوس کی حفاظت منظور ہوگی۔ تو وہ آپ اوس کی حفاظت کرے گا وہ اوس کا گھر اور اوس کا حرم ہے۔ اور اگر اوسے یہ منظور نہین تو ہم مین اوس کے بچاو کی کچھہ طاقت نہین ہے۔

۱۶۷۔ عبد المطلب کا ذو نفر اور انیس کی سفارش سے ابرہہ کے پاس جانا اور اوس سے صرف اونٹ مانگنا اور خانہ کعبہ کے لیے کچھہ نہ کہنا

اس پر حناطہ نے اون سے کہا۔ تو میرے ساتھہ پادشاہ کے پاس چلو اس واسطے عبد المطلب اوسکے ساتھ گئے۔ اور بادشاہ کے لشکر مین پہونچے۔ اور وہان جاکر ذو نفر کا پتا پوچھا۔ جو اون کا دوست تھا۔ لوگون نے بتا دیا کہ وہ فلان جگہہ مجلس مین ہے عبد المطلب نے اوس سے پوچھا۔ کہ اس معاملہ مین

توتمہاری کچھہ مدد کرسکتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ایک قیدی کیا مدد کرسکتا ہے۔ جوایک
پادشاہ کے ہاتھہ مین مقید ہے جب چاہے وہ اوسے مارڈالے۔ ہان البتہ انیس
جو ہاتیون کا سردار ہے۔ وہ میرا دوست ہے۔ اوس سے مین کچھہ کہتا ہون۔ اور
تیرے درجہ کا حال بیان کرتا ہون۔ اور اوس سے درخواست کرتا ہون۔ کہ وہ تجھے
پادشاہ تک پہونچا دے۔ اور جو توچاہتا ہے وہ اوس سے کہہ لے اور اگر ممکن ہو تو
تیری کسی قدر سفارش کردے۔ عبدالمطلب نے کہا بس اتنا ہی کافی ہے۔ اوس نے
انیس کو بلایا جب وہ آیا تو اوس سے عبدالمطلب کی سفارش کی۔ اور کہا۔ کہ یہ قریش
کا سردار ہے۔ انیس نے ابرہہ سے ذکر کیا اور کہا کہ یہ قریش کا سردار ہے۔ اور تجھسے
ملنا چاہتا ہے۔ ابرہہ نے اونہین اپنے پاس بلالیا۔

عبدالمطلب ایک بڑے توانا اور خوبصورت جوان تھے۔ جب ابرہہ نے
دیکھا تو اوس کے دل مین اون کی عظمت بیٹھہ گئی۔ اور اوس نے اون کی تعظیم کی۔
اور تخت سے اتر پڑا۔ اور فرش پر اون کے ساتھہ آکر بیٹھہ گیا اور اپنے برابر اونہین بٹھا
لیا۔ اور ترجمان سے کہا۔ کہ پوچھو آپ کیا چاہتے ہین۔ ترجمان نے اون سے پوچھا
توعبدالمطلب نے کہا۔ مین چاہتا ہون۔ کہ میرے دوسو اونٹ جو لے لئے ہین
وہ واپس دلائے جائین۔ ابرہہ نے ترجمان سے کہا۔ ان سے کہدو۔ کہ مین نے
آپ کی صورت جب دیکھی تھی تو آپ کو بہت اچھا سمجھا تھا۔ لیکن جب آپ سے میری
بات چیت ہوئی تو وہ عظمت جو آپ کی طرف سے میرے دل مین تھی وہ جاتی رہی
آپ نے اپنے اونٹون کا مجھہ سے سوال کیا۔ اور جو آپ کا اور آپ کے آبا واجداد کا
دین ہے اوسکا کچھہ سوال نہ کیا جسکے گرانے کے لیے مین آیا ہون عبدالمطلب نے کہا۔ مین تو

اونٹون کا مالک ہون - اور اس بیت کا مالک پروردگار ہے - وہ اوس کی خود حفاظت کریگا - ابرہہ نے کہا - وہ تو مجھ سے اوس کی حفاظت نہ کرے گا - اور حکم دیا - کہ ان کے اونٹ دلائے جائین -

جب اونہون نے اونٹ لے لیے - تو اون کے گلے مین جوتیان ڈالین اور اون کو ہدیہ اور قربانی کے طور پر حرم مین چھوڑ دیا کہ اون مین سے کچھ کھو جائے تو اللہ تعالیٰ کو غصہ آ جائے -

۱۷۸ - عبد المطلب کی مناجات اور قریش کا پہاڑون مین جا چھپنا -

جب عبد المطلب قریش کی طرف لوٹ کر آئے - تو اونہین اس معاملہ کی خبر دی - اور اون سے کہا - کہ مکہ سے نکلکر چلے جائین - اور حبش کے ظلم کے خوف سے پہاڑون کی چوٹیون پر جا چھپین پھر عبد المطلب کعبہ کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑ کر کھڑے ہوئے اور چند اور لوگ بھی قریش کے اونکے ساتھ ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی - اور ابرہہ کے مقابلہ مین اوس سے مدد چاہی - اور عبد المطلب نے حلقہ باب کعبہ کو پکڑے پکڑے یہ مناجات کی ہے

یَا رَبِّ لَا اَرْجُوْ لَھُمْ سِوَاکَا	یَا رَبِّ فَامْنَعْ مِنْھُمْ حِمَاکَا
اے پروردگار مجھکو تیرے سوا اونکے لئے اور کسی سے کچھ امید نہین - تو ہی اے پروردگار اپنی چیز کو اون حبشیون سے بچا	
اِنَّ عَدُوَّ الْبَیْتِ مَنْ عَادَاکَا	اِمْنَعْھُمْ اَنْ یُّخْرِبُوْا فِنَاکَا
بیت کا دشمن وہی شخص ہے جو تیرا دشمن ہے	اس لیے تو اونہین روک کہ وہ تیری صحن کو خراب نہ کرین
اور یہ بھی مناجات کی ہے	
لَاھُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ یَمْنَعُ	رَحْلَہٗ فَامْنَعْ رِحَالَکْ
اے اللہ ہر ایک بندہ اپنے گھر کی چیزون کی حفاظت کرتا ہے تو اپنے گھر کی چیزون کی حفاظت کر	

لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيبُهُمْ	وَمِحَالُهُمْ اَبَدًا مِحَالَكْ

ایسا ہرگز نہ کر کہ اون کی صلیب غالب ہوجائے۔ اور اون کی قوت تیری قوت پر بہی غالب آجائے

وَلَئِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّهُ	اَمْرٌ تَتِمُّ بِهِ فِعَالُكْ

اور اگر تونے ایسا کر دیا۔ توظاہر ہے۔ کہ یہ ایسا کام ہے۔ جس سے تیرے کام پورے ہوتے ہین

اَنْتَ الَّذِي اِنْ جَاءَ بَاغٍ	نَرْتَجِيكَ لَهُ فَذَالِكْ

توہی وہ شخص ہے کہ اگر کوئی باغی آئے تواوسکے دفع کی ہم تجہسے ہی امید کرسکتے ہین چنانچہ یہ ایسا ہی وقت ہے

وَلَمْ يَجُوا اِلَّا سِوَى	خِزْيٍ وَتُهْلِكُهُمْ هُنَالِكْ

اونہین ذلت وخواری کے سوا اور کچہہ نہین ملا۔ تو اونہین وہین ہلاک کرڈال ؛ ؛ ؛

لَمْ اَسْتَمِعْ يَوْمًا بِاَرْ	جَسَ مِنْهُمْ يَبْغُوا قِتَالَكْ

مین نے اون سے زیادہ اخبث کبہی کسی کو نہین سنا۔ اندہیر تو دیکہو وہ تجہسے لڑنا چاہتے ہین۔

جَرُّوا جُمُوعَ بِلَادِهِمْ	وَالْفِيلَ كَيْ يَسْبُوا عِيَالَكْ

اور اپنے ملک کے لوگون کو اور ہاتہیون کو یہان لے آئے ہین۔ کہ تیرے عیال کو لونڈی غلام بنا کر لیجائین

عَمَدُوا حِمَاكَ بِكَيْدِهِمْ	جَهْلًا وَمَا رَقَبُوا جَلَالَكْ

اونہون نے ازراہ جہالت تیرے ننگ وناموس کی تخریب کا ارادہ کیا ہے۔ اور تیرے جلال کا کچہہ اندیشہ نہ کیا

اِنْ كُنْتَ تَارِكَهُمْ	وَكَعْبَتَنَا فَاَمْرٌ مَا بَدَا لَكْ

اگر تو اونہین اور ہمارے کعبہ کو چہوڑ دیگا کہ جو چاہین وہ اوسکے ساتہہ کرین تو جو بات ہوگی وہ تجہہ پر ظاہر ہے

پہر عبدالمطلب نے باب کعبہ کے حلقہ کو چہوڑ دیا۔ اور وہ اور اون کے ساتہی قریش پہاڑون کی گہاٹیون مین جا چہپے اور انتظار کرنے لگے۔ کہ جب ابرہہ مکہ مین آئے تو دیکہین کہ کیا کرتا ہے۔

١٦٩ - ابرہہ کی اور اوسکے لشکر کی تباہی اور نفیل کے اشعار

جب صبح ہوئی تو ابرہہ نے مکہ مین جانے کی تیاری کی اور اپنے ہاتی کو جس کا نام محمود تھا تیار کیا۔ اور ابرہہ کا کامل ارادہ ہوگیا کہ بیت کو گرادے اور یمن کو لوٹ جاسے۔ جب اونہون نے ہاتی کو سیدہا کیا۔ تو نفیل بن حبیب الخثعمی آگے آیا۔ اور اوس کے کان پکڑے۔ اور کہا محمود لوٹ جا۔ جہان سے تو آیا ہے وہین تیرا لوٹنا اچھا ہے۔ یہ اللہ کا شہر اور حرم ہے پہر اوس کے کان چھوڑ دیئے۔ ہاتی اس پر زمین پر پڑ گیا۔ اور نفیل کو مکہ پر اون کا جانا بہت ناگوار ہوا۔ اور پہاڑون پر چلا گیا۔ اون لوگون نے ہاتی کو مارا۔ مگر وہ آگے نہ بڑہا۔ لیکن جب یمن کی طرف کو چلایا۔ تو کہڑا ہوگیا۔ اور دوڑ چلا۔ شام کی طرف چلایا تو بہی چلا مشرق کو چلایا تو بہی اسی طرح چلا۔ پہر جب مکہ کو چلایا تو پہر زمین پر گر گیا۔

پہر اللہ تعالی نے پرندون کے غول سمندر سے بہیجے۔ جو خطاف (یا پرستو یعنی ابابیل) کی طرح کے جانور تہے ہر ایک پرندہ کے پاس تین تین پتہر تہے۔ ایک چونچ مین اور دو پنجون مین۔ وہ پتہر اونہون نے اونکے مارے یہ پتہر اتنے اتنے بڑے تھے جتنا بڑا اپچنے کا یا مسور کا دانہ ہوتا ہے۔ اور پتہر جس کے لگتا وہ مرجاتا تہا۔

پہر اللہ تعالی نے اون پر سیل بہیجا۔ جس نے اونہین لیجا کر سمندر مین ڈالدیا۔ اور جو بچ گیے وہ ابرہہ کے ساتہ بہاگے اور جدہر سے آئے تہے اوس راستہ پر دوڑ چلے۔ اور نفیل کو پکارنے لگے۔ کہ اون کو یمن کا راستہ بتاسے یہ دیکھکر نفیل نے جب اللہ تعالی کا یہ عذاب اون پر دیکھا تو کہا۔

اَیْنَ الْمَفَرُّ وَالْاِلٰہُ الطَّالِبُ	وَالْاَشْرَمُ الْمَغْلُوْبُ غَیْرُ الْغَالِبِ

اب کہان بہاگے جلتے ہو خدا اس وقت تمہین ڈہونڈہتا ہے۔ اور اشرم مغلوب ہے غالب نہین ہے

اور یہ بھی اوسی نے کہا ہے ۔

اَلَا حُیِّیتِ عَنَّا یَا رُدَیْنَا ، نُعِمْنَا کُمْ مَعَ الْاِصْبَاحِ عَیْنَا

اے ردینا (جو شاعر کی عورت کا نام معلوم ہوتا ہے) تو ہمین سلام کیون نہ کہلا بھیجا ہمنے تو صبح کے وقت کہا تھا اَنعَمَ اللہُ بِکُم عَیْنًا یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھین ...

اَتَانَا قَابِسٌ مِنْکُمْ عِشَاءً ، فَلَمْ نَقْدِرْ لِقَابِسِکُمْ لَدَیْنَا

تمہارا آگ مانگنے والا ہمارے پاس عشا کے وقت آیا تھا ۔ مگر ہمکو اتنی قدرت نہ ہوئی ۔ کہ تمہاری آگ مانگنے والیکا ہم ...

رُدَیْنَۃُ لَوْ رَاَیْتِ وَلَا تَرِیْہِ ، لَدٰی جَنْبِ الْمُحَصَّبِ مَا رَاَیْنَا

اے ردینا جو کچھ کہ ہم نے جنب المحصب کے مقام مین دیکھا اگر تو اوسے دیکھتی جس کا دیکھنا بڑا مشکل کام تھا

اِذًا لَعَذَرْتِنِیْ وَحَمِدْتِ رَاْئِیْ ، وَلَمْ تَاْسِیْ لِمَا قَدْ فَاتَ بَیْنَا

تو تو مجھے معذور سمجھتی اور میری راے کی تعریف کرتی ۔ اور جو کچھ ہمارے درمیان گذر گیا اوس پر افسوس نہ کرتی ۔

حَمِدْتُ اللہَ اِذْ عَایَنْتُ طَیْرًا ، وَخِفْتُ حِجَارَۃً تُلْقٰی عَلَیْنَا

جبکہ مین نے پرندون کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی ۔ اور مجھے خوف ہوا کہ پتھر کہین ہم پر تو نہین گر پڑے

وَکُلُّ الْقَوْمِ یَسْئَلُ عَنْ نُفَیْلٍ ، کَاَنَّ عَلَیَّ لِلْحُبْشَانِ دَیْنَا

اور سب لوگ اون حبشیون کے نفیل نفیل پوچھتے تھے (کہ راستہ بتادے) گویا کہ حبشیونکا مجھہ پر قرض چاہیئے تھا ۔

غرض جب وہ نکلے تو جہان پانی دیکھتے وہان گر جاتے تھے ۔ اور ابرہہ کے جسم مین بھی اوسکا اثر ہوا ۔ جس سے اوسکے بدن کے ایک ایک عضو ہو کر گرنے لگے ۔ اور رفتہ رفتہ صنعا تک اوسے لائے ۔ یہان وہ ایک مرغ کے بچے کی طرح ہو گیا تھا ۔ اور مرنے سے پہلے ہی اوس کا سینہ چر گیا اور دل نکل پڑا تھا ۔

۱۷۰ ۔ یمن مین یکسوم کی پادشاہی جب ابرہہ مر گیا ۔ تو اوسکے بعد اوس کا بیٹا یکسوم پادشاہ ہوا ۔ اور ابرہہ کو ابو یکسوم کہتے تھے ۔ اور حمیرون کو اوس نے ذلیل و خوار کیا ۔ اور یمن

اوس کا تابع ہوگیا۔ اور حبشیون نے اون کی عورتین گہرون مین ڈال لین۔ اور مردون کو مار ڈالا۔ اور اون کے بیٹون کو اپنے اور عربون کے درمیان ترجمان مقرر کیا۔

۱۷۱۔ عبدالمطلب اور ابومسعود ثقفی کا حبشیون کے جواہر اور سونا لینا اور عربونمین قریش کے اہل اللہ ہونے کی شہرت اور چیچک وغیرہ کی نسبت عرب کے خیالات۔

جب اللہ تعالی نے حبشیون کو ہلاک کردیا۔ اور اون کا بادشاہ اور جو ہمراہی بچے وہ لوٹ گے اور عبدالمطلب صبح ہی صبح پہاڑ پر سے اُترکر آئے۔ کہ دیکہین حبشی کیا کررہے ہین۔ اس وقت اون کے ساتھ ابومسعود ثقفی بھی تہا۔ تو ان دونو نے آدمیون کے چلنے پہرنے کی کوئی آہٹ نہ سنی۔ اس واسطے عبدالمطلب حبشیون کے لشکرمین گیے دیکہتے کیا ہین۔ کہ وہ لوگ تو مرے پڑے ہین۔ پہر عبدالمطلب نے دو گڑہے کہدوائے اور اون مین جو سونا اور جواہرات اون کے اور ابومسعود کے تہے اونہین بہروادیا اور لوگون مین جاکر ندا کی۔ جس سے وہ لوٹ کر آئے۔ اور جو کچہہ ان دونون نے چیزین لے لی تہین اون سے جو باقی بچ رہی تہین وہ اونہون نے آکر لے لین اس سے عبدالمطلب خوب مالدار ہوگئے۔ اور اپنی اخیر عمر تک خوب تونگر رہے۔ پہر اللہ تعالی نے سیل بہیجا۔ اور اوسمین ہوکر حبشیون کی لاشین سمندر مین چلی گئین۔ اکثر اہل سیر نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ کہسرا اور چیچک عرب کے ملک مین اسی سال کے بعد سے دکہائی دی ہے۔ اور ایسے ہی یہ بہی اونہون نے لکہا ہے کہ عشر (آگ کا درخت) راے (درمنہ) (حریۃ) بہی عرب مین پہلے نہ تہا یہ درخت بہی اسی سال کے بعد ہوئے ہین۔ لیکن یہ ایسی باتین ہین۔ کہ جن کی کچہہ سند نہین۔ یہ امراض اور اشجار قبل فیل کے بہی اوس زمانہ سے وہان موجود تہے۔

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تہا۔

غرض جب اللہ تعالیٰ نے کعبہ سے حبشیون کو پہیر دیا۔ اور اون پر یہ مصائب نازل ہوئین تو عربون کے نزدیک قریش کا بڑا درجہ ہوگیا۔ اور اون مین شہرت ہوگئی۔ کہ وہ اہل اللہ ہین۔ اور اللہ تعالیٰ نے اونکے عوض اون کے دشمنون کو مارا ہے۔

پہر یکسوم بہی مرگیا۔ اور اوس کے بعد اوسکا بہائی مسروق بادشاہ ہوا۔

حبشیون کا یمن سے اخراج اور حمیرون کی مکرر بادشاہی

۱۷۲۔ مسروق کی یمن مین بادشاہی اور سیف کا کسریٰ کے پاس مدد کے لیے جانا۔

جب یکسوم مرگیا۔ تو اوس کا بہائی مسروق بن ابرہہ بادشاہ ہوا یہی شخص ہے جسے وہرز نے آکر قتل کیا ہے۔ جب یمن والون پر حبشیون کی طرف سے بڑی سختی ہوئی۔ تو سیف بن ذی یزن یمن سے نکلا۔ جس کی کنیت ابو مرہ اور ایک روایت مین ہے کہ ذی یزن ابو مرہ تہی۔ اور رفتہ رفتہ وہ قیصر کے پاس پہونچا۔ اور کسریٰ کے پاس اس واسطے نہ گیا۔ کہ اوس نے اوسکے باپ کے ساتہہ نصرت دینے مین لیت ولعل کیا تہا۔ کیونکہ اس کا باپ کسریٰ نوشیروان کے پاس اوس وقت گیا تہا جب کہ اوس کی عورت حبشیون نے چہین لی تہی۔ اور کسریٰ سے اوس نے حبشیون کے مقابلہ مین مدد مانگی تہی۔ کسریٰ نے اوس سے وعدہ بہی کیا تہا۔ اس وعدہ کے سبب سے وہ وہان ٹہیرا۔ اور اسی انتظار مین کسریٰ کے دروازہ پر ہی مرگیا۔ اس زمانہ مین اوس کا بیٹا سیف اپنی مان کے پاس ابرہہ کے سایہ مین پرورش پاتا تہا۔ اور یہ جانتا تہا کہ ابرہہ ہی اوسکا باپ ہے ایک مرتبہ ابرہہ کے بیٹے نے اوسے گالی دی۔ اور اوس کے

باپ کو بھی بُرا بھلا کہا۔ تو سیف سے نے اپنی مان سے جاکر اپنے باپ کا حال پوچھا تب اوس سنے نے بہت گفتگو کے بعد اوسے اصل حقیقت سے آگاہ کیا۔ پھر بھی سیف ایک مدت تک وہین رہا۔ اور اسی مین ابرہہ اور یکسوم مر گیے۔

پھر وہ قیصر کے پاس گیا۔ مگر روم کے بادشاہ سنے نے چونکہ وہ حبشیون کے ہم مذہب تھے اوسے مدد دینا پسند نہ کیا۔ اس لیے وہ کسریٰ کے پاس آیا۔ اور ایک روز اوسکی سواری کے سامنے آکھڑا ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ تیرے پاس میری میراث ہے کسریٰ نے اپنے دربار مین جاکر اوسے بلایا۔ اور پوچھا کہ تو کون ہے۔ اور کیسی تیری میراث ہے۔ سیف سنے نے کہا۔ مین اوس شیخ یمانی کا بیٹا ہون جس سے تو نے نصرت کا وعدہ کیا تھا۔ اور وہ اس وعدہ کے ایفا کے انتظار مین تیرے دروازہ پر ہی مر گیا۔ یہ وعدہ میرا حق ہے اور وہ ہی میری میراث ہے۔ اس پر کسریٰ کے دل مین رحم آگیا۔ اور کہا تیرا ملک بہت دور ہے۔ اور کچھہ ایسی زرخیز جگہہ بھی نہین ہی اور راستہ بڑا خراب ہے اور پھر اوسے کچھہ درہم بھی عطا کیے۔ لیکن جب یہ دربار سے لوٹا تو اس سنے نے وہ درہم نثار کر دیے۔ اور لوگون نے لوٹ لیے۔ کسریٰ نے جب سنا تو اس سے پوچھا۔ کہ تو نے ایسا کیون کیا۔ سیف سنے نے کہا۔ مین یہان روپیہ پیسا لینے کو نہین آیا ہون۔ مین تو یہان سے (سپاہ کے) آدمی لینے کو آیا ہون اور اسواسطے آیا ہون۔ کہ بادشاہ مجھے ذلت و خواری سے بچا دے۔ میرے یہان سونے چاندی کے پہاڑ کھڑے ہین۔ مین سونے چاندی کو لیکر کیا کرونگا کسریٰ کو اس سے بڑا تعجب ہوا۔ اور دل مین کہا۔ کہ یہ بیچارہ سمجھتا ہے کہ مجھہ سے بھی بڑھکر یہ اپنے ملک کے حال سے واقف ہے۔

۱۷۳ - کسریٰ کا سیف بن ذی یزن کے ساتھ وہزر کو بہیجنا۔

پہر کسریٰ نے اوس کے ساتھ لشکر بہیجنے مین اپنے وزرا سے مشورہ لیا۔ موبدموبدان نے کہا۔ اے پادشاہ یہ لڑکا تیرے یہان آیا ہے اور اس کا باپ بہی تیرے دروازے پر مر گیا ہے اس لیے اوس کا حق ہے۔ اور تو نے اوس سے پہلے نصرت کا بہی وعدہ کیا تہا۔ تیرے قیدخانہ مین بہت جوان مرد اور بہادر لوگ قید پڑے ہین۔ اگر اون لوگون کو اسکے ساتہہ بہیجدیا جاے تو بہت اچہا ہی کیونکہ اگر اونکی فتح ہوگی تو وہ پادشاہ کی فتح ہوگی اور اگر وہ مارے گئے تو پادشاہ کو بہی اون سے کٹکا جاتا رہیگا۔ اور اوس ملک والون کو چین ہوجائیگا۔ کسریٰ نے کہا بیشک یہ بات بہت اچہی ہے۔ اسواسطے اوس نے قیدیون کو شمار کرایا تو آٹھ سو آدمی وہان جانے کے لایق نکلے۔ پہر اوس نے اپنے سردارون مین سے اون پر ایک سردار مقرر کیا۔ جس کا نام وہزر تہا۔ اور ایک روایت مین ہے۔ کہ یہ شخص بہی قیدیون ہی مین سے تھا۔ کسریٰ اوس سے کچہہ ناراض ہوگیا تہا اور کسی جرم کے سبب سے اوسے قید کردیا تہا۔ یہ ایسا بہادر تہا کہ ایک ہزار آدمی کے مقابلہ کو تیار ہوجاتا تہا۔ پہر کسریٰ نے اونہین آٹھ جہاز دیئے اور سمندر کے راستہ سے اونہین روانہ کردیا۔ راستہ مین دو جہاز تو ڈوب گئے باقی جہاز ساحل حضرموت پر آکر اُترے۔ اور اودہر ابن ذی یزن کے ساتہہ اور یمنی بہی کثرت سے آکر مل گئے۔

۱۷۴ - وہزر کا یمن مین اُترکر جہاز اور رسد جلانا اور فتح کرنے پر مستعد ہونا۔

مسروق بہی ایک لاکہہ حبشی اور حمیر اور اعراب لیکر اون کے سامنے آیا۔ اور وہزر نے سمندر کو اپنے پس پشت چہوڑا۔ اور جہازون کو جلادیا۔ کہ اوسکے ہمراہیون کو بہاگ کر

جہازون مین بچنے کی امید نہ رہے ۔ اور جتنا کچھ سامان رسد تہا وہ بہی اوس نے جلادیا۔ صرف اوس وقت جتنا کہانا تہا وہ کہالیا۔ اور جو کپڑے بدن پر تہے وہ ہی رکہے ۔ اور اپنے آدمیون سے کہدیا۔ کہ مین نے یہ سب اس لیے جلادیا ہے کہ اگر حبشیون کو فتح ہو تو یہ مال واسباب اون کو نہ ملے اور اگر ہم کو فتح ہوگی ۔ تو اس سے اضعافاً مضاعفاً ہم کو ملجائیگا ۔ اگر آپ لوگ میرے ساتہہ رہکر لڑنا چاہتے ہین ۔ اور لڑائی مین جمکر اون کے اخیر تک میدان مین رہنا منظور ہے تو تم سب مجہ سے کہدو ۔ اور اگر تم ایسا کرنا نہین چاہتے ہو ۔ تو مین اپنی تلوار اپنے پیٹ مین اس طرح گہسیڑتا ہون کہ پار نکل جائے ۔ اب بتاؤ کہ جب تمہارا سردار ایسا کرے تو تم اوس حالت مین کیا کرنا چاہتے ہو ۔ سب نے بالاتفاق کہدیا کہ ہم تیرے ساتہہ مرینگے یا اوس وقت میدان سے ہٹینگے کہ مرجائین یا فتح پالین ۔

پہر وہرز نے سیف بن ذی یزن سے پوچہا ۔ کہ تو بتا تیرے پاس کیا ہے ۔ کہا مین ایک عربی مرد عربی تلوار لیے موجود ہون ۔ اور تیرے پیر کے ساتہہ میرا پیر ہے ۔ مرینگے تو ہم تم سب مرینگے فتح پائینگے تو ہم تم سب فتح پائینگے ۔ وہرز نے کہا ۔ بس یہ ایک انصاف کی بات تو نے کہی ہے ۔ پہر سیف نے اپنی قوم کے لوگ جتنے اوسے مل سکے اوس کے پاس جمع کر دیئے ۔ جو لوگ کہ اوس سے اس وقت ملے تہے اون مین سب سے اول بنی کندہ کے سکاسک تہے ۔

۱۷۵ ۔ وہرز کا مسروق کو مار ڈالنا اور اہل فارس کی حبشیون پر فتح ۔

جب یہ باتین مسروق نے سنین تو اوس نے بہی اپنے تمام لشکر کو جمع کیا اور وہرز نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا ۔ اور اون کو حکم دیا ۔ کہ اپنی کمانون مین تیر رکہین ۔ اور کہا ۔ کہ جب مین

حکم دون تو ایک طرف کو یکبارگی تیر مار دیتا۔ اور مسروق اتنا بڑا لشکر لیکر آیا۔ کہ اوس کے دونو کنارے نظر نہین آتے تھے۔ اور ہاتی پر سوار سر پر تاج رکہے تہا۔ اور دونو آنکھون کے درمیان بیضہ کے برابر ایک یاقوت سرخ لٹکتا تہا۔ وہ سمجہتا تہا کہ اوسی کی فتح ہو گی۔ دہرز کی بینائی مین فرق آگیا تہا۔ اوس نے اپنے لوگون سے کہا۔ کہ مجہے دشمنون کے سردار کو دکہا دو۔ کہا وہ ہے جو ہاتی پر سوار ہے۔ پہر وہ اسی مین گہوڑے پر سوار ہو گیا تو کہا کہ اب وہ گہوڑے پر سوار ہو گیا ہے پہر وہ خچر پر سوار ہوا۔ لوگون نے کہا۔ کہ اب وہ خچر پر سوار ہوا۔ دہرز نے کہا۔ اوسکی حکومت ذلیل ہو گئی پہر دہرز نے کہا میری ابروئین اٹہاؤ۔ جو بڑہاپے کے سبب سے اوس کی آنکہون پر آپڑی تہین۔ تو اونہون نے پٹی باندہکر اوس کی ابروئین اوپر اٹہادین۔ پہر اوس نے ایک تیر اپنے قوس مین رکہا۔ اور کہا مجہے بتاؤ کہ مسروق کونسا ہے۔ لوگون نے کہا وہ ہے۔ کہا دیکہو مین اوسکے تیر مارتا ہون۔ اگر تم دیکہو کہ اوس کے آدمی اوس کے پاس جیسے تہے ویسے ہی کہڑے رہے اور حرکت نہین کی۔ تو تم بہی اوس وقت تک کہڑے رہو کہ مین تمہین کچہہ حکم نہ دون۔ میرا تیر اوس کے نہین لگا ہو گا۔ اور اگر تم دیکہو کہ اوس کے آدمی اوس پر گہر آئے۔ اور اوس کے پیچہے ہو گیے تو جان لینا کہ میرا تیر اوسکے جا لگا۔ تو تم اوس وقت حملہ کر دینا۔ پہر اوس نے تیر مارا۔ اور تیر اوسکی دونو آنکہون کے درمیان جا لگا اور اوس کی فوج نے بہی تیر مارے۔ اس سے مسروق اور اوس کے ساتہی کچہہ مارے گیے۔ اور حبشی مسروق پر آگہرے۔ اور وہ اپنی سواری پر سے گر گیا اور اہل فارس نے حملہ کیا۔ دشمن کو کامل شکست ہو گئی۔ اور فارس والون نے بے انتہا مال غنیمت لوٹا۔ پہر دہرز نے کہا عربون کو مت مارو۔ سودانیون کو قتل کرو۔ اور اون مین سے ایک بہی زندہ مت چہوڑو۔ ایک اعرابی مسروق کے ساتہہ کا بہاگا۔ اور ایک

رات اور ایک دن برابر بھاگے چلا گیا۔ پھر منہ پھر کر اپنی ترکش مین دیکھا تو ایک تیر پڑا رہے
تو کہا۔ کہ اتنی دور چلنے کے بعد تیر اب دکھائی دیا۔ پھر وہرز آگے بڑھا اور رفتہ رفتہ صنعا مین
پہونچا۔ اور بلاد یمن پر قبضہ کر لیا۔ اور مخالیف (یعنی اضلاع یمن) مین اپنے عمال بھیجدے۔

یمن پر حکومت کی مدت

۱۷۶۔ حبشیون کی یمن پر حکومت۔ یمن پر حبشیون کی حکومت بہتر برس رہی۔ اور اون
مین توارث ہوتا رہا۔ چار پادشاہ تخت نشین ہوئے۔ اریاط پھر ابرہہ پھر یکسوم پھر مسروق
ابن ابرہہ بعض نے اون کی حکومت تہتر برس وغیرہ بھی بتائی ہے۔ مگر یہ اول
ہی روایت صحیح ہے۔

سیف ابن ذی یزن کی حکومت اور حبشیون کا اوسے قتل کرنا۔

۱۷۷۔ جب وہرز یمن کا مالک ہو گیا۔ تو اوس نے
کسریٰ کو یہ سب حال لکھکر بھیجا اور بہت مال
و دولت بھی اوس کو روانہ کی۔ کسریٰ نے اوسے حکم دیا۔ کہ سیف بن ذی یزن کو وہان
کا پادشاہ کر دے۔ (لیکن بعض رواۃ نے بجائے سیف کے معدی کرب ابن سیف
کا نام تحریر کیا ہے) اور اوسے یمن کا ملک حوالہ کر دے۔ اور کسریٰ نے اوس پر کچھہ
سالانہ جزیہ اور خراج مقرر کر لیا پھر وہرز نے اوسے پادشاہ کر دیا۔ اور کسریٰ کے پاس
لوٹ گیا۔ اور سیف یمن مین اقامت گزین ہو گیا۔ اور حبشیون کو قتل کرتا رہا۔ یہانتک
کہ حاملہ عورتون کے پیٹ گرا دیتا تھا۔ چند حبشیون کے سوا تمام مرد اوسنے جو باقی رہے
اونھین غلام بنا لیا۔ اور اون کی دو جماعتین کرلین۔ کہ وہ نیزہ لیے آگے چلتے تھے
اس نے کچھہ عرصہ تک حکومت کی۔ ایک روز جب وہ باہر نکلا۔ اور حبشی اپنے
حربہ لیے آگے آگے چلے۔ تو اونھون نے اوسے اپنے نیزون سے مار کر مار ڈالا
اس کی حکومت پندرہ برس رہی۔ اور ایک شخص حبشیون مین سے نکل کھڑا ہوا اور یمن والونکو

قتل کرنے لگا۔ اور بڑا فساد ڈالدیا۔

۱۷۸۔ وہرز کا مکرر یمن مین آنا اور وہان کے والی۔ جب کسری کو اسکی خبر ہوئی۔ تو اوس نے چار ہزار آدمی دیکر وہرز کو یمن کیطرف روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ نہ کسی کالے کو اور نہ کالے کی عربی اولاد کو اور نہ کسی ایسے شخص کو یمن مین زندہ چھوڑے جس مین کالے کے خون کی کچھہ شرکت ہو۔ وہرز یمن کو آیا۔ اور وہان داخل ہوکر اوس نے کسری کے حکم کی پوری پوری تعمیل کی۔ اور پھر کسری کو سب حال لکھہ بھیجا۔ کسری نے اوسی کو یمن کا عامل مقرر کردیا۔ وہ کسری کے ہی نام سے وہان کا محاصل وصول کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو کسری نے اوسکے بیٹے مرزبان کو مقرر کردیا اور جب وہ مرگیا۔ تو پھر تیجان بن مرزبان کو پھر اوس کے بعد جرجرہ ابن تیجان کو عامل کردیا۔ پھر کسری پرویز اوس سے ناراض ہوگیا۔ اور جرجرہ کو یمن سے طلب کیا۔ جب وہ فارس مین آیا۔ تو اوسے کوئی فارس کا سردار ملا۔ اور اوسکے گلے مین کسری کے باپ کی تلوار ڈالدی۔ اس سے کسری نے اوس تلوار کی عزت کے باعث اوسے قتل کرنے سے چھوڑدیا۔ تاہم یمن سے اوسے معزول کردیا۔ اور یمن پر باذان کو عامل کرکے بھیجدیا۔ اسی کے زمانہ مین اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا۔

ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ نوشیروان نے وہرز کے بعد رزین نام ایک شخص کو یمن کا عامل مقرر کیا تھا یہ بڑا قتال تھا۔ جب سوار ہوتا تو ایک شخص کو مروا دیتا۔ اور اوسکے ٹکڑون کے بیچ مین ہوکر جاتا۔ نوشیروان مرا ہے تو یہی یمن کا عامل تھا۔ اس کے بیٹے ہرمز نے اسے معزول کردیا۔ شاہان فارس کی طرف سے جو یمن پر والی رہے ہین۔ اون مین بڑا اختلاف ہے۔ مجھے اوسکے بیان کرنے مین کوئی فائدہ نہین معلوم ہوتا۔

واقعہ فیل کے بعد قریش کے حالات

۱۷۹- قریش کی عظمت اور حرم اور حج کے قواعد اپنی عظمت کے اظہار کے لیے ایجاد کرنا

جب اصحاب فیل کا وہ واقعہ ہو گیا جسکا ہم اوپر ذکر کر چکے تو عربوں مین قریش کی عظمت بڑھ گئی اور وہ کہنے لگے کہ قریش اہل اللہ اور خدا کے بندے ہین - وہ ان کی مدد کرتا ہے - اس واسطے قریش سب آپس مین جمع ہوئے اور کہا - کہ ہم حضرت ابراہیم کی اولاد اور اہل الحرم اور بیت کے والی اور مکہ کے رہنے والے ہین کسی عرب کی منزلت اور رتبہ ہمارے برابر نہین - اور عرب لوگ ہمارے برابر کسی کو نہین جانتے ہین - اس لیے چاہیے کہ ہم اتیلاف اور بھائی چارے پر اتفاق کرین - اور یہ مقرر کرین کہ جو چیزین حل کی ہین اونہین ایسا معظم نہ رکھین جیسی حرم کی ہین - کیونکہ اگر ہم ایسا کرینگے - تو عرب ہمے اور ہمارے حرم سے کم رتبہ مین ہو جائینگے - اور کہنے لگے - کہ قریش جس طرح حل سے معظم ہین اسی طرح حرم سے بھی معظم ہین - اور اسی لیے اونہون نے عرفہ مین (جو حرم سے باہر ہے) وقوف اور عرفہ سے افاضہ (یعنی لوٹ کر آنا) چھوڑ دیا - لیکن باوجود اس کے وہ اس بات کو جانتے اور اسکے مقر تھے کہ یہ باتین مشاعر اور حج اور دین ابراہیم سے ہین - اور باقی تمام عرب وہان کے وقوف اور وہان سے افاضہ کو مانتے اور اوس پر عمل کرتے تھے - اور قریش یہ بھی کہتے تھے - کہ ہم اہل حرم ہین - اس لئے ہم کسی غیر کی تعظیم نہ کرینگے - اور ہم حمس (دیندار) ہین حماست کے معنی تشدد کے ہین - یعنی وہ دین کے کامون مین بہت تشدد کرتے تھے - اور اونہون نے جو حق اپنے بچون کے لیے رکھے تھے وہ ہی حق اون عورتون کے پیٹ کے

بچون کو وسے تے جو حل کے عربون کی نسل سے تھین ۔ اور اسی ولادت کی وجہ سے
کنانہ اور خزاعہ اور عامر قبائل بہی اون مین داخل ہو گئے تے ۔ پہر اونہون نے اور
بدعتین ایجاد کین ۔ اور کہنے لگے ۔ کہ حمس اگر حرم ہو تو اوسے پنیر بنانا نہ چاہیئے اور نہ
مسکہ سے گہی نکالنا چاہیئے ۔ اور اسی طرح سے جب تک وہ حرم ہون اونہین بالون
کے گہر مین نہ جانا چاہیئے اور نہ چمڑون کے گہرون کے سوا اور مکانات کے سایہ مین
بیٹہنا چاہیئے اور نیز اونہون نے یہ دستور بہی کر دیا ۔ کہ حل والون کو جب وہ حج یا عمرے
کے لیے آئین تو یہ نہ چاہیئے کہ وہ طعام جو وہ اپنے ساتھ حل سے لائین اوسے حرم مین
کہائین ۔ اور جب وہ آئین تو وہ طواف بہی حمس کے کپڑون مین کرین ۔ اور اگر اونہین
حمس کے کپڑے نہ مل سکین تو چاہیئے کہ برہنہ طواف کرین ۔ اور اگر کسی سردار کو برہنہ
ہونے کے طواف کے وقت شرم ہو اور اوسے حمس کے کپڑے بہی نہ مل سکین ۔ تو
اوسے چاہیئے کہ اپنے کپڑون مین طواف کرے ۔ لیکن جب طواف سے فارغ ہو جائے
تو اونہین پہینک دے ۔ اور پہر اونہین نہ تو وہ چہوئے اور نہ کوئی اور چہوے اور ان
کپڑون کا نام اونہون نے لقی (پہینکا ہوا) رکہدیا ۔ ان سب باتون مین عربون نے
اون کے احکام کو تسلیم کر لیا ۔ اور جس طرح اونہون نے مقرر کیا اوسی طرح وہ طواف کرنے
لگے اور جو طعام کہ وہ حل سے لاتے اوسے چہوڑ دیتے اور حرم کا طعام خریدتے
اور جتنے مرد ہوتے اوسے ہی کہاتے ۔ رہین عورتین ۔ سو وہ اپنے تمام کپڑے
اُتار ڈالتین صرف اپنے زیور پہنے رہتین اور ہاتہہ پہیلا دیتین پہر طواف کرتین اور کہتی جاتین ۔

وما بدا منه فلا احله		اليوم يبدو بعضه او كله

آج بدن تہوڑا یا بہت کہلجائے تو کہلجائے کچہہ مضائقہ نہین ۔ لیکن جسقدر کہلجائے اوسے مین نے حلال نہین کر دیا ہے

۱۸۰- قریش کے بیہودہ دستورون کا منسوخ کیا جانا او نماز و نمین اچھے اچھے کپڑے پہننے کا حکم-

جس زمانہ مین اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا ہے اوس وقت قریش کی اور عربون کی یہی حالت تھی - نبی نے ان باتون کو منسوخ کر دیا - اور خود عرفات سے واپس ہوئے - اور حجاج اونہین کپڑون مین طواف کرنے لگے جو وہ اپنے ساتھہ لاتے تھے اور وہ ہی طعام حرم مین ایام حج مین کہاتے جو حل سے اون کے ساتھہ آتا تہا - اور اللہ تعالے نے اس باب مین فرما دیا - ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٥ (پہر جب عرفات سے چلو تو) اوس جگہہ سے چلو جہان سے سب لوگ چلتے ہین - اور اللہ سے گناہون کی مغفرت چاہو اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے) یہان سب لوگون سے مراد عرب ہین - اور اللہ تعالی نے یہ حکم قریش کو کیا ہے کہ عرفات سے چلا کرین - اور ایسے ہی اللہ تعالی نے اوس لباس اور کہانے کے باب مین جو وہ حل سے لاتے اور حرم مین اوسے چہوڑ دیتے تہے فرمایا ہے - یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (اے بنی آدم ہر ایک نماز کے وقت لباس وغیرہ سے اپنے آپ کو آراستہ کیا کرو - اور کہاؤ پیو - اور فضول خرچیان نہ کرو - کیونکہ خدا فضول خرچ کرنے والون کو دوست نہین رکہتا - اے پیغمبر ان لوگون سے پوچہو - کہ اللہ نے جو زینت کے ساز و سامان اور کہانے پینے کی پاکیزہ چیزین اپنے بندون کے لیے پیدا کی ہین اون کو کس نے حرام کیا ہے - یہ تو اسکا کیا جواب دینگے - تم ہی ان کو سمجہا دو - کہ جو لوگ دنیا کی زندگی مین ایمان لائے ہین - قیامت کے دن یہ نعمتین خاصکر انہین کو دی جائینگی اسیطرح ہم اپنے احکام اون

اُن لوگون کے لیے جو سمجھ رکھتے ہین تفصیل کے ساتھ بیان کیا کرتے ہین۔)

مُطیّبین اور احلاف کا حلف

۱۸۱ - بنی عبدالدار سے امارت کے کام لے لینے کے لیے بنی عبد مناف کا ارادہ کرنا اور مُطیّبین اور احلاف -

قصی نے جو کچھ اپنے بیٹے عبدالدار کو دیا تھا - اور حجابت سقایت رفادت ندوۃ اور لوا او سے عطا کیا تھا اوسکا حال تو ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے پھر ہاشم عبد شمس مطلب اور نوفل بنی عبد مناف بن قصی نے اپنی شرافت اور فضیلت کی وجہ سے اپنے آپ کو بنی عبدالدار سے ان باتون کا زیادہ تر حقدار سمجھا - اور چاہا - کہ یہ کام اون سے لے لین - اس پر قریش جدا جدا فریق ہو گئے - ایک گروہ تو بنی عبد مناف کا طرفدار ہو گیا - اور ایک گروہ بنی عبدالدار کی ہی سے کہنے لگا - اور کہا کہ جو چیزین قصی نے اونہین دی ہین اون کا لینا اون سے جائز نہین - کیونکہ وہ سب قصی کی فضیلت کے معترف ستھے - یعنا اوس کے حکم کو مانتے تھے - اور اوس کے احکام کو شریعت سمجھتے تھے اور اس وقت بنی عبد مناف کے کامون کا منتظم عبد شمس تھا - کیونکہ وہ ان مین سب سے بڑا تھا - اور ان کے مقابلہ مین بنی عبدالدار کی طرفداری مین جو شخص کہ کھڑا ہوا وہ عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار تھا۔

پھر بنی اسد بن عبدالعزی ابن قصی اور بنی زہرہ بن کلاب اور بنی تیم بن مرہ اور بنی حارث بن فہر بن مالک بن النضر بنی عبد مناف کے ساتھ ہو گئے - اور بنی مخزوم اور بنی سہم اور بنی جمح اور بنی عدی بن کعب بنی عبدالدار کے طرفدار بن گئے اور عامر بن لوی اور محارب ابن فہر الگ ہو گئے - کسی فریق سے نہ ملے۔

اب ہر ایک فریق نے آپس مین اقرار کیا - کہ جو کام کرینگے وہ اتفاق سے کرینگے یہ نہ ہوگا کہ کوئی کسی کو چھوڑ کر الگ ہو جائے - اور اس پر ہر ایک نے حلف اُٹھایا - بنی عبد مناف بن قصی نے اس طرح حلف کیا - کہ ایک بڑا پیالہ طیب یعنی خوشبو سے بہرا جو کہتے ہین کہ بنی عبد مناف کی ایک عورت اون کے واسطے لائی تہی - پہر اوس پیالہ کو مسجد مین لا کر رکہا - اور اپنے ہاتہہ اوسمین ڈبوئے - اور باہم عہد و پیمان کیا - اور مضبوطی قول و قرار کے واسطے جا کر اپنے ہاتہون سے کعبہ کو چہوا - اس واسطے یہ معاہدہ کرنے والے مطیبین (خوشبو والے) کہلانے لگے -

ادہر بنی عبد الدار اور اون کے ساتھی قبائل نے بہی کعبہ کے پاس جا کر آپس مین عہد و پیمان کیا - کہ کوئی کسی کو چہوڑ کر الگ نہ ہو جائے - بلکہ اپنے ساتھی کے دشمنون سے حفاظت کرے - اور اس بات پر سب نے حلف کیا - اس سیلے اونہین احلاف (حلف والے) کہنے لگے -

۱۸۲ - بنی عبد مناف اور بنی عبد الدار کی صلح اور سقایت و رفادت ہاشم کو ملنا -

پہر دونو فریق لڑائی کے لیے میدان مین آئے اور صف بندی کی - اور لڑائی کے لیے تیار ہوگئے - کہ اسی مین طرفین نے صلح کے پیغام سلام کیے کہ بنی عبد مناف کو سقایت اور رفادت دیدیجائے - اور حجابت اور لوا اور ندوت بنی عبد الدار مین رہے - پہر اسی بات پر صلح ہوگئی - اور دونو فریق اس پر راضی ہوگئے - اور لڑائی موقوف کردی - لیکن جن لوگون نے جن سے حلف کرلیا تہا وہ اسلام کی اشاعت تک برابر اونہین کے طرفدار رہے جس سے اونہون نے حلف کرلیا تہا پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جاہلیت مین جو حلف کیا گیا تہا اسلام نے اوسے اور مضبوط کردیا - اور اسلام مین حلف کچہہ چیز نہین -

بہر سقایت اور رفادت کا کام ہاشم بن عبد مناف کے سپرد کیا گیا۔ کیونکہ عبد شمس باوجودیکہ اسکو کہ بڑا تہا اور اوسی کو سپرد ہونا چاہیے تہا مگر وہ اکثر سفر کیا کرتا تہا۔ اور قلیل المال و کثیر العیال تہا اور ہاشم مالدار اور جواد تہے یہ باتین ہم کو چاہیے تہا۔ کہ واقعہ فیل کے قبل لکہتے اور قریش نے جو جو احداث کئے تہے اونہین اوس سے پہلے بیان کرتے۔ مگر اس وجہ سے انہین پیچہے بیان کرنا پڑا کہ بعض حوادث کا تعلق اوسکے بعد کے حوادث سے ہے۔

کسریٰ کا خراج اور لشکر

۱۸۳۔ نوشیروان کا خراج اور حضرت عمر کی اوس مین ترمیم۔

نوشیروان کے پادشاہ ہونے سے پیشتر فارس کے پادشاہون کا یہ دستور تہا کہ خراج جو وہ اپنے ملک کا وصول کرتے تو اسطرح وصول کرتے تہے کہ غلہ مین سے کہین تو تہائی لیتے اور کہین چوتہائی لیتے اور کہین کہین آبپاشی اور ملک کی آبادی کی کمی بیشی کے لحاظ سے پانچوان چہٹا حصہ تک لیتے تہے۔ اور جزیہ کی بہی ایک مقدار معین تہی۔

پہر جب قباد پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے خراج کی بصحت وصول کرانے کے لیے زمین کی پیمایش کرائی۔ لیکن ابہی پیمایش پوری نہین ہو چکی تہی کہ اوس کی عمر پوری ہو چکی۔ پہر نوشیروان نے اوس کے تمام کرنے کا حکم دیا۔ اور گیہون جو انگور خرما ترنجل زیتون اور دہان پر ایک مقدار معین خراج مقرر کیا اور حکم دیا۔ کہ سال مین تین مرتبہ اوقات معینہ پر لیا جائے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بہی انہین قواعد کی اقتدا کی تہی اور کسریٰ نے اپنے ملکون کے قضات کو خراج کی نسبت ایک فرمان بہیجا تہا اوسمین لکہا تہا کہ عامل لوگ معمول مقررہ سے زیادہ نہ لین۔ اور جس شخص کی زراعت مین کچہ نقصان آجائے تو اوسکے نقصان کے لحاظ سے محاصل اوس سے کم لیوین۔ اور

عظماے سلطنت اور اہل بیوتات (ذی قدر والون) اور لشکر اور ہیربد (مذہبی لوگون) اور وزرا اور اون لوگون کو جو بادشاہ کی خدمت مین تھے چھوڑکر باقی سب لوگون پر علی قدر مراتب جزیہ لگایا کسی پر بارہ درہم کسی پر آٹھ درہم کسی پر چھ اور کسی پر چار درہم مقرر کئے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اوس مین یہ ترمیم کی تھی۔ کہ بیس سال کی عمر سے کم اور پچاس سال کی عمر سے زائد کے آدمی سے نہین لیتے تھے۔

۱۸۴۔ بخشی فوج کے حکم پر نوشیروان کا فوج مین آکر حاضری دینا۔

پھر کسریٰ نے اپنے وزیرون مین سے ایک شخص کو جو کام کے کرنے مین خوب کافی اور کامل اور عقل مین بڑا ہوشیار تجربہ کار تھا اور جس کا نام بابک تھا لشکر کے دیکھنے بھالنے کے لیے مقرر کیا۔ اوس نے کسریٰ سے اس کام کے کرنے مین پورا پورا اختیار لے لیا۔ اور جہان لشکر کے ملاحظہ کا میدان تھا وہان ایک چبوترہ بنوایا۔ اور اوس پر فرش بچھوایا۔ پھر منادی کرادی۔ کہ تمام لشکر اپنے ہتیار اور سازوسامان لیکر ملاحظہ کے لیے حاضر ہو۔ چنانچہ سب لوگ آگئے۔ مگر کسریٰ نہین آیا۔ اس لیے اوس نے اونہین لوٹا دیا۔ اور دوسرے روز بھی ایسا ہی کیا۔ پھر تیسرے روز حکم دیا۔ کہ لشکر کا کوئی آدمی غیر حاضر نہ رہے۔ اور وہ شخص بھی یہان آکر حاضر ہو جسے خدا تعالیٰ نے تخت وتاج کرامت کیا ہے۔ جب کسریٰ نے اوس کا یہ حکم سنا تو تاج پہنکر اور ہتیار باندھکر وہ بھی آحاضر ہوا۔ پھر بابک لشکر کے ملاحظہ کے واسطے آیا۔ اور کسریٰ کو دیکھا تو تمام ہتیار باندھے ہوئے تھا مگر قوس کے دو وتر نہ تھے۔ جس کے باندھنے کی ان لوگون مین عادت تھی۔ جب بابک نے دیکھا وہ نہین ہین تو نوشیروان کے نام پر جائزہ نہین دیا اور کہا ہتیارون مین جو جو چیز لازم ہے وہ سب ہونا چاہیئے۔ اس واسطے کسریٰ نے

وہ بھی منگائے اور اونہین بھی لگا لیا۔ پھر بابک کے منادی نے ندا کی۔ کہ بادشاہ کے نام پر جو سب ہتیار بندون کا سردار ہے چار ہزار درہم۔ اور اوسکے نام پر جائزہ دیا۔ جب بابک اپنی مجلس سے اُٹھا۔ تو کسریٰ کے پاس آکر اپنی سختی کا عذر کیا۔ اور عرض کیا۔ جو کام مین کرتا تہا وہ بغیر اسکے پورا نہین ہوسکتا تہا۔ کسریٰ نے کہا ہم پر اوس کام مین کچھ سختی نہین ہے۔ جو ہمارے دولت کی اصلاح کے لیے کیا جاتا ہے۔

۱۸۵۔ نوشیروان کے اچھے اچھے قول اور اوس کا عدل۔

کسریٰ کہا کرتا تہا۔ کہ شکر اور نعمت ایسے ہی برابر کے دو پیمانے ہین جیسے ترازو کے پلے ہوا کرتے ہین۔ اگر ان مین سے ایک بڑہ جاوے تو ہلکے مین اس قدر زیادہ کرنا چاہیے کہ وہ اوس کے برابر ہوجائے۔ اگر نعمت بہت ہو اور شکر قلیل ہو تو نعمت منقطع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ نعمت کی کثرت چاہتی ہے کہ شکر بھی کثرت سے ہو۔ اور جس قدر شکر زیادہ ہوتا ہے نعمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور شکر زبان سے بھی ادا ہوتا ہے اور ہاتھون سے بھی ادا ہوتا ہے۔ مین نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے احب کونسا عمل ہے تو مجھے یہی عدل سب سے اچھی چیز معلوم ہوا۔ اسی سے اوس نے آسمان زمین کو کھڑا کیا ہے۔ اور اسی سے پہاڑ اپنی جگہہ پر قایم کیے ہین۔ اسی سے دریا بہائے اور زمین پھیلائی ہے۔ اسی لیے مین نے اسے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے۔ میرے نزدیک حق اور عدل کا ثمرہ یہ ہے کہ ملک آباد اور رعیت شاد ہوتی ہے اور تمام آدمی جانور اور پرندے اور تمام حیوانات کی زندگی کا اسی پر مدار ہے۔ اور جب مین نے اس پر غور کیا۔ تو دیکھا۔ کہ سپاہی ملک والون کے اجیر ہین۔ اور ملک والے سپاہیون کے اجیر ہین۔ سپاہی تو اس طرح اجیر ہین۔ کہ وہ محصول دینے والون اور ملک کے

باشندون سے اس امر کی اُجرت لیتے ہین۔ کہ وہ اون کی حفاظت کرتے ہین اور اونکے واسطے دشمنون سے لڑتے ہین۔ اس سیلیے ملک والون پر اون کا حق ہے کہ یہ اونکو اون کی اُجرت دین کیونکہ آبادی اور امن اور سلامتی جان و مال کی بغیر سپاہی کے نہین ہوسکتی۔ پھر مین نے دیکھا۔ کہ سپاہیون کے مکان اور کھانا پینا اور مال دولت اور اولاد کی ترقی بغیر خراجگزارون اور ملک والون کے نہین ہوسکتی۔ اس لیے خراج دینے والون سے مینے سپاہیون کی لیے اسقدر لے لیا۔ کہ جسقدر اونکے لیے چاہیئے تھا اور خراج گزارون کیلیے اونکے غلہ کا اتنا حصہ چھوڑ دیا۔ جتنا کہ اونکی محنت اور ملک کی آبادی کے لیے ضروری تھا۔ اور ان دونو فریق مین سے مینے کسی کو اپنے درجے سے کم اور زیادہ نہ کیا۔ میرے نزدیک سپاہی اور خراج دینے والے ملک کی دو آنکھین یا دو ہاتھ یا دو پیر ہین۔ کہ اگر ان مین سے کسی ایک کو مضرت پہونچے تو دوسرے پر اوس کا اثر ہوتا ہے۔

پھر نوشیروان کا ایک یہ بھی قول ہے۔ کہ جو جو باتین مین نے اپنے آباؤ اجداد مین دیکھین اون مین سے جو باتین ایسی تھین۔ کہ جن پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے ثواب ملے۔ اور دنیا مین نیک نامی ہو اور رعایا اور لشکر کے لیے مفید ہو اونہین سب کو مین نے اپنا شعار کر لیا۔ اور جو فساد کی باتین تھین اونہین سب کو چھوڑ دیا۔

اور وہ یہ بھی کہتا تھا۔ کہ مین نے ہندیون اور رومیون کے حالات کو خوب غور سے دیکھا اور جو جو باتین اون مین محمود اور اچھی پائین وہ مین نے سب اختیار کرلین اور ان سب باتون کا حال مین نے اپنے تمام اصحاب اور نوابون کو لکھہ بھیجا۔ کہ وہ بھی ان پر کاربند ہون۔

اب دیکھا چاہیئے کہ جس شخص کے ایسے کلام ہون اوس کا علم کس قدر زیادہ اور عقل

کیسی بڑی ہوگی۔ اور وہ اپنے نفس پر کیسا قادر ہوگا۔ جس کا یہ حال ہو۔ واقعی وہ اس
لائق ہے۔ کہ اوسکے عدل کی قیامت تک مثال دیجاوے کسریٰ کے بیٹے بھی
بڑے ادب والے تھے۔ اوس نے اپنے بیٹون مین سے ہرمز کو ولی عہد کیا
تھا اور رسول اللہ صلعم کی ولادت باسعادت واقعہ فیل کے ہی سال مین ہوئی ہے
اس وقت نوشیروان کی سلطنت کو بیالیس سال ہوئے تھے۔ اور اسی سال مین
ذی جبلہ کی لڑائی ہوئی۔ جو عرب کی لڑائیون مین سے ایک لڑائی ہے۔

ولادت رسول اللہ صلعم

۱۸۶۔ محمد رسول اللہ صلعم کی ولادت کی تاریخ اور مکان قیس بن مخرمہ اور قباث ابن اشیم اور ابن عباس
اور ابن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم واقعہ فیل ہی کے سال مین پیدا ہوئے
ہین۔ ابن الکلبی کہتا ہے۔ کہ عبداللہ ابن عبدالمطلب رسول اللہ صلعم کے والد ماجد کسریٰ
نوشیروان کے چوبیسوین سال جلوس مین اور رسول اللہ صلعم بیالیسوین سال جلوس مین
پیدا ہوئے ہین اور جب کسریٰ پرویز ابن کسریٰ ہرمز ابن کسریٰ نوشیروان کی حکومت
کو بائیسوان سال تھا تو آنحضرت کو اللہ تعالیٰ نے خلعت رسالت پہنایا اور اسی پرویز
کی حکومت کے بتیسوین سال مین حضرت کی ہجرت مکہ سے مدینہ کو ہوئی۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم بروز دوشنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ اور
ولادت آپ کی اوس مکان مین ہوئی جسے دار ابن یوسف کہتے ہین۔ کہتے ہین۔ کہ
رسول اللہ صلعم نے یہ مکان عقیل ابن ابی طالب کو دیدیا تھا۔ اور وہ اپنی وفات تک
اوسی مکان مین رہا کرتے تھے۔ اون کے بعد اون کے بیٹون نے محمد بن یوسف

حجاج کے بھائی کے ہاتھہ اوس مکان کو بیچ ڈالا۔ اور اوس نے وہان گھر بنایا جو دار ابن یوسف کے نام سے مشہور ہے اور اس مکان کو بھی اوس نے اپنے گھر مین داخل کر لیا۔ پھر جب خیزران کا زمانہ آیا۔ تو اوس نے اس مکان کو اوس کے گھر سے نکال لیا۔ اور وہان مسجد نماز پڑھنے کے لیے بنادی۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ دسوین ربیع الاول کو اور ایک روایت مین ہے کہ دوسری کو آنحضرت کی ولادت ہوئی ہے۔

۱۸۷۔ وقت ولادت اور ایام حمل کے عجائبات ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بی بی آمنہ بنت وہب رسول اللہ صلعم کی والدہ ماجدہ بیان کرتی ہین۔ کہ جب رسول اللہ میرے پیٹ مین تھے تو اوس وقت مین نے ایک خواب دیکھا کہ کسی نے اون سے کہا۔ جو تمہارے پیٹ مین ہین یہ اس وقت کے سید اور سردار ہین۔ جب متولد ہو کر پیٹ سے زمین پر آئین۔ تو کہنا کہ خدائے واحد کے حوالہ وہ انھین ہر ایک حاسد کی شر سے بچائے گا اور اون کا نام محمد رکھنا۔

اور نیز اونھون نے اپنے ایام حمل مین دیکھا۔ کہ اون سے ایک نور نکلا۔ اور اوس سے بُصریٰ کے محلات جو شام کے ملک کا ایک شہر ہے روشن ہو گیے۔ اور اونھین نظر آ گیے۔

غرض جب رسول اللہ صلعم پیدا ہوئے تو اون کی والدہ ماجدہ نے اون کے دادا عبد المطلب کے پاس کہلا بھیجا کہ آپ کے بیٹے کا بیٹا پیدا ہوا۔ آیئے اور آکر اوسے دیکھہ جایئے۔ جب اونھون نے آکر دیکھا۔ تو بی بی آمنہ نے اون سے کہا۔ کہ مین نے ایام حمل مین ایسا ایسا دیکھا۔ اور مجھ سے اس طرح خواب مین کسی نے کہا ہے اور یہ نام رکھنے کے لیے حکم ہوا ہے۔ عثمان ابن ابی العاص کہتے ہین۔ کہ میری مان مجھہ سے کہتی تھین۔ کہ وہ اوس وقت بی بی آمنہ بنت وہب کے پاس موجود تھین جب کہ رسول اللہ صلعم

پیدا ہوئے ہین وہ کہتی ہین کہ مین گہر مین جس چیز کو دیکھتی تہی وہ پوری پوری معلوم ہوتی تہی - اور سیارے ایسے نزدیک نظر آتے تہے - کہ گویا وہ زمین پر گرے پڑتے ہین

۱۸۸ - رسول اللہ صلعم کی پہلی دائی بی بی ثوبیہ سب سے اول بی بی ثوبیہ نے جو ابولہب کی لونڈی تہین اور اون کے ایک بیٹا گود مین تہا رسول اللہ صلعم کو دودہ پلایا ہے اون کے اس بیٹے کا نام مسروح تہا - اور انہین ہی نے اس سے پہلے حمزہ بن عبدالمطلب کو اون کے بعد ابوسلمہ بن عبدالاسد المخزومی کو بہی دودہ پلایا تہا اس واسطے جب کبہی ثوبیہ رسول اللہ صلعم کے پاس ہجرت سے پیشتر مکہ مین آتین تو آپ بہی اون کی تکریم کرتے اور بی بی خدیجہ بہی اون کی خاطر و عزت کرتین - اور بی بی خدیجہ نے ابولہب سے کہا بہی تہا - کہ اس لونڈی کو میرے ہاتہہ بیچ دے مین اونہین آزاد کر دونگی - مگر ابولہب نے نہ مانا - پہر جب رسول اللہ صلعم ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے - تو ابولہب نے اونہین آزاد کر دیا - پہر رسول اللہ صلعم ان بی بی کی خدمت مین اون کی وفات تک برابر کچہہ نہ کچہہ بہیجتے رہے - کہ اسی بین آپ جس وقت خیبر سے واپس تشریف لا رہے تہے تو سنا کہ بی بی ثوبیہ کا انتقال ہو گیا - حضرت نے اون کے بیٹے مسروح کا حال پوچہا تو لوگون نے کہا کہ وہ پہلے ہی مر گیا ہے - پہر حضرت نے پوچہا کہ اور کوئی اون کا رشتہ دار ہے کہا اب کوئی نہین ہے -

۱۸۹ - رسول اللہ صلعم کی دوسری دائی بی بی حلیمہ پہر بی بی ثوبیہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو بی بی حلیمہ بنت ابی ذویب نے جس کا نام عبداللہ بن الحارث بن شجنہ بنی سعد بن بکر بن ہوازن تہا دودہ پلایا - حلیمہ کے اوس شوہر کا نام جس کے بیٹے کا یہ دودہ تہا حارث بن عبدالعزیٰ تہا - اور رسول اللہ صلعم کے رضاعی بہائیون اور بہنون کے نام تہے عبداللہ - انیسہ

جذامہ جن کا نام شیما تہا مگر جذامہ کے نام سے مشہور ہین - اور یہ بی بی جذامہ بہی اپنی
مان بی بی حلیمہ کے ساتھ حضرت کو دودہ پلاتی تہین - بی بی جذامہ اُس وقت رسول اللہ
کے پاس آئی تھین جب کہ آپ سے نے بی بی خدیجہ سے نکاح کر لیا تہا - حضرت سے نے
اون کی بڑی تعظیم کی اور اونہین کچہہ دیا بہی - بی بی حلیمہ کا انتقال فتح مکہ سے پہلے ہی
ہوچکا تہا - جب مکہ فتح ہوا تو بی بی حلیمہ کی بہن آپ کے پاس آئین - آپ سے نے بی بی حلیمہ
کا حال اون سے پوچھا - تب اونہون سے نے کہا کہ وہ تو مر گئین یہ سنتے ہی حضرت
کی آنکھون مین آنسو بہر آئے - اور پوچھا کہ اون کے کون کون لوگ ابہی زندہ موجو د
ہین - اون کی بہن سے نے سب کا حال بیان کیا - اور حضرت سے کچہہ عطیہ مانگا اور
جو کچہہ اون کو ضرورتین تھین وہ بہی بیان کین - حضرت سے نے اون کے ساتہہ اچھی طرح
سلوک کیا - اور اون کی حاجتین پوری کردین -

۱۹۰ - بی بی حلیمہ کا مکہ آنا اور رسول اللہ کو دودہ پلانے کے لیے لینا -

عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے نے بیان کیا
ہے - کہ بی بی حلیمہ السعدیہ کہتی تھین کہ مین اپنی
بستی سے کتنی ہی اور عورتون کے ساتھ نکلی جو بچون کو دودہ پلانے کے لیے لینے
کو جاتی تہین - یہ سال بڑی قحط کا تھا کوئی چیز کہانے پینے کی باقی نہین رہی تھی - وہ
کہتی ہین - کہ مین ایک سفید گدھیا پر سوار تہی اور ایک بوڑھی اونٹنی بہی ہمارے پاس
تہی جس سے دودہ کا ایک قطرہ بہی نہین نکلتا تھا - میرا بچہ رات بہر بہوک کے مارے
روتا تھا - اور اوسکے چلانے سے ہمین نیند نہین آتی تہی - اور میری پستانون مین
دودہ نہ تھا کہ اوسے پلا کر پیٹ بہرون - اور نہ ہماری اونٹنی ہی دودہ دیتی تہی کہ اوس کا
دودہ ہی اوسے پلا دیا کرون - لیکن ہم مینہ کی دعا مانگتے اور خدا کی رحمت کے منتظر تہے

اور میری گدھیا اونٹون سے پیچھے رہ رہ جاتی تھی۔ اور اوس کا ضعف اور ناتوانی پھر اونپر ناگوار گذرتی تھی۔ غرض ہم اسی طرح مکہ پہونچے۔ رسول اللہ صلعم کے لینے کے واسطے دائیان آئی تھین اون سب نے انکار کر دیا۔ کیونکہ سب وہ سنتین کہ یہ یتیم ہے تو اون کو اوس احسان کی امید نہ رہتی جو بچے کے باپ سے ہوا کرتی ہے۔ اور ہم سب کہتے کہ مان اور دادا اوسکے ہمارے ساتھہ کیا سلوک کرینگے۔ پہر جتنی عورتین میرے ساتھہ آئی تھین اونہین سب کو بچے مل گئے۔ فقط ایک مین ہی رہ گئی۔ جب ہمنے واپس ہونے کا ارادہ کیا۔ تومین نے اپنے شوہر سے کہا جو میرے ساتھہ تہا۔ کہ مین بغیر بچے کے واپس جاؤن حالانکہ سب نے کوئی نہ کوئی بچا لے ہی لیا ہے مین اس یتیم کے ہی پاس جاتی ہون اور اوسے ہی لئے آتی ہون۔ میرے شوہر نے کہا۔ اچھا۔ کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسی مین ہم کو برکت دے۔ بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ پہر مین گئی اور رسول اللہ کو لے آئی۔

۱۹۱ ۔ رسول اللہ صلعم کی وجہ سے بی بی حلیمہ کی سب چیزون مین خیر و برکت۔

پہر جب مین نے اونہین لے لیا۔ اور اپنے گود مین اوٹھایا۔ تو میری پستانون مین دودہ بہر پور ہو گیا۔ اور اونہون نے سیر ہو کر پیا۔ اور اون کے بہائی نے بہی سیر ہو کر پیا۔ پہر دونون سو رہے۔ پہلے میرے بچے کو نیند نہین آتی تہی۔ پہر میرا شوہر اونٹنی کا دودہ دوہنے کے لیے اٹھا۔ دیکھتا کیا ہے۔ کہ اوسکے تھنون مین بہی خوب دودہ ہے۔ اوس نے دودہ دوہا۔ اور خود بہی پیٹ بہر کر پیا اور مجہے بہی دیا مین نے بہی پیٹ بہر کے پی لیا۔ بی بی حلیمہ کہتی ہین۔ کہ اس پر میرے شوہر نے کہا۔ حلیمہ یہ بچا تو بڑا مبارک نکلا مین نے کہا اللہ تعالیٰ سے ہمین اسکے سبب سے بہت کچہہ امید ہوتی ہے۔ پہر وہ کہتی ہین

ہم مکہ سے چلے۔ اور مین اپنی گدھیا پر سوار ہوئی۔ اور رسول اللہ کو بھی اوس پر سوار کرایا۔ وہ گدہیا تو ایسی تیز چلنے لگی۔ کہ کوئی گدھا اوسکو پہونچ ہی نہ سکتا تھا۔ جسے دیکھکر میرے ساتھی کہنے لگے ابوذویب کی بیٹی ذرا ٹہیر۔ کیا یہ گدھیا تیری وہی نہین ہے جس پر تو اپنے گہر سے سوار ہو کر آئی تھی۔ مین نے کہا ہان یہ تو بے شک وہی ہے۔ وہ کہنے لگین کہ اس کا تو عجیب حال ہو گیا۔

پہر ہم اپنی بنی سعد کی بستیون مین آئے۔ مین جانتی تھی۔ کہ اللہ تعالی کی تمام دنیا مین ایسی اور سرزمین کہین نہ ہوگی جیسی کہ بنی سعد کی سرزمین تہی۔ لیکن میری بکریان جب شام کو گہر آتین تو پیٹ بہری ہوئی آتی تہین۔ اور ہم اون کا خوب دودہ دوہتے اور پیتے تہے۔ اور لوگون کی بکریون مین دودہ کی ایک بوند بہی نہ نکلتی تہی۔ اور اون کے تہنون مین دودہ کچہ بہی نہ ہوتا تہا۔ ہمارے دودہ دوہنے کے وقت جو لوگ موجود ہوتے اپنے چرواہون سے کہتے تہے بہلے مانسو چراتے کو وہان لیجایا کرو جہان ابوذویب کی بیٹی کے چرواہے جاتے ہین۔ لیکن اون کی بکریان شام کو بہوکی آتین دودہ کا ایک قطرہ بہی اون سے نہ نکلتا تہا۔ اور ہماری بکریان پیٹ بہری اور دودہ ہار آتی تہین۔ پہر اسی طرح دو برس تک برابر اللہ تعالی کی عنایت سے ہماری سب چیزون مین خیر و برکت رہی۔ اور مین نے رسول اللہ صلعم کا دودہ چہڑایا۔ رسول اللہ صلعم اور بچون کی طرح نہ تہے بلکہ وہ بہت جلد بڑہتے تہے۔ دو سال کے ابہی نہ ہوئے تہے۔ کہ وہ اچھے اتنے بڑے تندرست لڑکے ہوگئے کہ بخوبی کہانا کہانے لگے۔

۱۹۲۔ حضرت کا شق صدر اور بی بی حلیمہ کا اونہین آکر اون کی مان کو دے جانا۔

پہر ہم اونہین لیکر اون کی مان کے پاس آئے حالانکہ اون کی خیر و برکت کو دیکھکر ہمارا دل یہ چاہتا

تہا - کہ کسی طرح اونہین ابہی اور اپنے پاس رکہین - اس واسطے ہم نے اون کی
مان سے التجا کی - کہ اونہین ابہی وہ کچہہ دنون اور ہمارے پاس رہنے دین - اونہون
نے اسے قبول کرلیا - بی بی حلیمہ کہتی ہین - کہ ہم اونہین لیکر پہر لوٹ گئے - اس سے
کئی مہینے کے بعد رسول اللہ صلعم اپنے بہائی کے ساتہہ گہرون کے پیچہے گہاس
کی چراگاہ مین گئے - دیکہتی کیا ہون - کہ اون کا بہائی گہبرایا ہوا آیا - اور مجہہ سے اور
اپنے باپ سے کہنے لگا - کہ میرا قریشی بہائی جو ہے دیکہو اوسے دو آدمیون نے
جن کے سفید سفید کپڑے ہین آکر لٹا دیا - اور اوس کا پیٹ چاک کرڈالا - اور ابہی
وہ اسی کام مین مشغول ہین - بی بی حلیمہ کہتی ہین - کہ ہم سب سراسیمہ وار نکلے اور جاکر
دیکہین - تو رسول اللہ کہڑے ہین - اور اون کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا ہے -
بی بی حلیمہ کہتی ہین - کہ مین نے اور اون کے باپ نے اونہین چپٹا لیا - اور ہمنے
اون سے کہا - کہ بیٹا کیا ہوا تہا - حضرت نے فرمایا - کہ دو شخص میرے پاس آئے
اور مجہے زمین پر لٹایا - پہر میرا پیٹ چاک کیا - اور اوس مین کوئی چیز ڈہونڈہی سبت
مین جانتا نہین کہ وہ کیا چیز تہی - وہ کہتی ہین - کہ ہم پہر اپنے ڈیرون مین آئے - اور
اون کے باپ نے مجہہ سے کہا - کہ مین تو ڈر گیا تہا - لیکن اس بچے کو کسی آسیب نے
تو نہین ستایا - تو اسے لیچا - اور اسے گہر والون کو اوس سے پہلے دے آکہ
اس پر آسیب کا اثر ظاہر ہو - وہ کہتی ہین - کہ پہر ہم اونہین لے چلے - اور اون کی
مان کے پاس آئے - اون کی والدہ ماجدہ بولین - کہ اناجی تم اونہین کیون لے آئین
تم تو منتین کرتی تہین کہ اونہین ابہی ہمارے پاس ہی رہنے دو - مین نے کہا - کہ میرے
بچے کو اللہ تعالی نے اب بڑا کردیا - اور جو کچہہ میرا کام تہا وہ بہی مین کر چکی اور سواے اسکے

مجھے اور بھی کچھ خوف ہوا اس واسطے جیسا آپ چاہتی تہین اوسی طرح مین آپ کی
امانت لے آئی آپ کی والدہ نے پوچھا۔ کہ بتاؤ بات کیا ہے۔ صحیح صحیح حال کہو مین
چاہتی تھی۔ کہ اونہین یہ بات نہ بتاؤن مگر اونہون نے مجھ سے اتنا پوچھا۔ کہ آخر کار
مین نے اونہین سب حال کہہ سنایا۔ اونہون نے کہا۔ کیا تجھے اون کی نسبت
شیطان کا ڈر ہوا ہے۔ مین نے کہا ہان۔ آپ کی والدہ نے فرمایا۔ یہ ہرگز نہین ہوسکتا
شیطان کی اون پر مجال نہین ہے۔ میرے بیٹے کا کچھ اور ہی عجیب وغریب حال ہے
اگر تم کہو تو مین اور بھی اون کی ایسی ہی عجیب وغریب باتین سناؤن۔ حلیمہ نے کہا۔
ہان ضرور سنائیے۔ آپ کی والدہ نے کہا۔ کہ جب مین حاملہ ہوئی تو میرے بدن سے
ایک نور چمکا۔ جس سے بصرے کے جو شام کے ملک مین ہے مجھی محلات دکھائی دینے
لگے۔ اور ایام حمل مین مجھے حمل کا کچھ بوجھ ہی نہ معلوم ہوا۔ اور نہ کسی قسم کی تکلیف ہوئی۔
پھر جب وہ پیدا ہوئے۔ تو مین نے دیکھا کہ اون کے دونو ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان
کی طرف بلند ہے (گویا دعا کرتے ہین)

اور حضرت نے دو برس دودھ پیا۔ اور بی بی حلیمہ نے ایک روایت مین ہے اونہین
پانچ سال کی عمر مین جاکر اون کی والدہ ماجدہ اور اون کے دادا عبد المطلب کے سپرد کیا۔

۱۹۳۔ ایام حمل اور ولادت کے عجائبات اور شق صدر کی دوسری روایت۔

شداد بن اوس نے بیان کیا ہے۔ کہ ہم لوگ
رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے
کہ اسی مین بنی عامر کا ایک شیخ آیا۔ جو اون کے قبیلہ کا سردار اور ایسا بڑا بوڑھا تھا کہ لاٹھی
ٹیک کر چلتا تھا۔ وہ آکر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا عبد المطلب کے بیٹے۔
مین نے سنا ہے کہ آپ اپنے آپ کو رسول اللہ سمجھتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ آپ پہ

ویسے ہی رسول ہین جیسے ابراہیم موسیٰ۔ عیسیٰ وغیرہ نبی تہے۔ یادرکہو کہ یہ بات آپ نے جو منہ سے نکالی ہے بہت بڑی بات ہے انبیا نبی اسرائیل مین سے ہوا کرتے تہے اورآپ توان لوگون مین سے ہین جو پتہرون کو اوربتون کو پوجتے ہین بہلا تم دیکہو اور نبوت دیکہو۔ ہر ایک بات کی کچہہ حقیقت ہوتی ہے۔ بہلا آپ کے قول کی کیا حقیقت ہے اورآپ کی بات کی کیا ابتدا ہے۔ حضرت اس سوال کو سنکر تعجب مین رہ گیے۔ پہر فرمایا۔ بنی عامر کے بہائی آو۔ یہان آکر بیٹہو۔ پہر نبی صلعم نے اوس سے فرمایا کہ میری حقیقت اورمیری بات کی ابتدا یہ ہے۔ کہ مین اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہون۔ اوراپنے بہائی عیسیٰ کی بشارت ہون۔ جب مین اپنی مان کے پیٹ مین تہا۔ تو اون سے کسی نے خواب مین کہا۔ کہ یہ جو تیرے پیٹ مین ہے نور ہے۔ اور وہ کہتی تہین۔ کہ مین اس نور کو دیکہتی اوراوس کے پیچہے نظر دوڑاتی تہی تو وہ میری نظر سے آگے جاتا تہا۔ اور روے زمین کے تمام مشارق ومغارب میری نظر کے سامنے تہے۔ پہر مین اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور بڑا ہوا جب مین بڑا ہوا۔ تو یہ بت مجہے برے معلوم ہونے لگے۔ پہر مین بنی سعد بن بکر مین دودہ پینے لگا۔ اسی مین ایک روز مین اپنے لوگون سے الگ کچہہ بچون کے ساتہہ دور چلا گیا۔ کہ تین آدمی ہمارے پاس آگے۔ اون کے پاس ایک طلائی طشت مین برف بہری ہوئی تہی۔ اونہون نے مجہے پکڑا اوراور بچون سے کچہہ نہ کہا۔ وہ سب میرے ساتہی بہاگ گیے۔ اور وادی کے کنارہ تک چلے گیے پہر لوٹ کر اون لوگون کے پاس آئے۔ اور اون سے کہنے لگے۔ کہ اس لڑکے سے تم کیا کرتے ہو۔ اس کا تو باپ بہی نہین ہے۔ اگر اوسے مارو گے تو تمہین کچہہ

بہی نہ ملے گا۔ جب بچوں نے دیکھا۔ کہ اون لوگوں نے اونہیں کچہہ جواب نہ دیا۔ تو وہ
چہٹپٹاتے ہوئے بستی مین آگئے۔ اور میری پکار مچائی۔ اور لوگوں سے فریاد کی۔
ادہر اون مین سے ایک نے مجھے زمین پر نہایت آہستہ سے لٹایا۔ پہر اوس نے
میرے سینے کے اوپر سے لیکر پیٹ کے نیچے تک چیر ڈالا۔ مین دیکھہ رہا تہا۔ مگر
مجھے کچہہ درد وغیرہ نہین معلوم ہوا۔ پہر اوس نے میرے پیٹ کے اندرونی اعضا کو نکالا
اور اونہین برف سے خوب اچہی طرح سے دہویا۔ اور پہر دل کو نکالا اوسے بہی چیرا
اور اوس مین سے ایک کالا لوتہڑا نکالکر پہینک دیا۔ اوس شخص کے ہاتھہ مین کوئی کپڑا
تہا گویا اوس مین سے وہ کچہہ کہا رہا ہے دیکہتا کیا ہون۔ کہ اوسکے ہاتہہ مین ایک نور کی
خاتم ہے۔ کہ اوسے دیکہکر ناظرین حیران و متحیر رہ جائین۔ وہ خاتم اوس نے میرے
دل پر لگائی۔ اور اوس سے میرا دل نور سے بہر گیا۔ یہ نور نبوت اور حکمت کا تھا۔ پہر
دل کو جہان تہا وہین رکہدیا۔ اور مجھے اس خاتم کی ٹہنڈک معلوم ہوئی۔ اور میرے دل
مین مدت دراز تک رہی۔ پہر تیسرے نے اپنے ساتہی سے کہا۔ اچھا الگ ہوجاؤ
وہ مجھہ سے الگ ہوگیا۔ پہر اوس نے اپنا ہاتہہ میرے سینے کے اوپر سے پیٹ
کے نیچے تک پہیر دیا۔ اور وہ شگاف بند ہوگیا۔ اور اللہ تعالی کے حکم سے پیٹ
جڑ گیا۔ پہر میرا ہاتہہ پکڑا اور بڑی نرمی سے مجھے اٹھایا۔ پہر اوس نے اوسی پہلے
سے کہا جس نے میرا پیٹ چیرا تہا۔ کہ اسے اس کی امت کے دس آدمیون سے
تولو۔ جب اونہوں نے تولا۔ تو مین بڑہتی نکلا۔ پہر کہا اوس کی امت کے سو آدمیون
سے تولو۔ پہر بہی مین بڑہتی نکلا۔ پہر کہا ہزار آدمیون سے تولو۔ پہر بہی مین بڑہتی
نکلا۔ پہر کہا جانے دو۔ اگر اوسے اوس کی تمام امت کے مقابلہ مین بہی رکہکر وزن

کروگے تو یہ ہی لڑکا بڑھتی رہیگا پھر اونھون نے مجھے اپنے سینہ سے چپٹا لیا۔ اور میرے
سر و چشم کو بوسہ دیا۔ پھر کہا اے پیارے ڈرو نہین اگر تمھین یہ معلوم ہوتا کہ تم سے
کیسے اچھے اچھے کام کرانا منظور ہے تو تمھاری آنکھین اوسے دیکھکر ٹھنڈی ہو جاتین ج
یہان تو یہ ہو رہا تھا اسی مین دیکھتا کیا ہون۔ کہ ہمارے قبیلہ والے سب کے سب
چلے آرہے ہین اور میری دایہ زور سے چلاتی ہوئی سب کے آگے ہے ۔ اور کہتی ہے
یَا ضَعِیْفَاہُ حضرت نے فرمایا۔ کہ وہ لوگ مجھ پر آگئے ۔ اور میرے سر اور آنکھون
کو بوسہ دیا۔ اور کہنے لگے کیا ہی اچھا ضعیف ہے۔ پھر میری دایہ نے کہا یَا وَحِیْدَاہُ
پھر وہ میری طرف آئے۔ اور مجھے سینہ سے لگا کر سر اور آنکھون کو بوسہ دیا۔ اور کہا کیا ہی
اچھے اکلوتے ہو۔ اور تم اکیلے نہین بلکہ خدا تمھارے ساتھ ہے۔ پھر میری دایہ نے
کہا یَا یَتِیْمَاہُ۔ تو اپنے ساتھیون مین کمزور تھا۔ کمزوری کی وجہ سے تو مارا گیا۔ پھر وہ میری طرف
آگئے اور مجھے سینہ سے چپٹا کر سر اور آنکھون کو بوسہ دیا۔ اور کہا۔ آپ کیا ہی اچھے
یتیم ہین۔ اور اللہ کے نزدیک کیسے اکرم ہین۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا۔ کہ آپ کیسے اچھے
کامون کے لیے بنائے گیے ہین تو آپ بہت خوش ہوتے۔ پھر حضرت نے فرمایا
کہ وہ مجھے وادی کے کنارہ لے گیے۔ پھر جب وہان مین نے اپنی دایہ کو دیکھا۔ تو اوس
نے کہا۔ کہ بیٹے ابھی تک تو زندہ ہے۔ اور آکر مجھے چپٹ گئی۔ اور سینے سے لگا لیا
گو کہ مجھے میری دایہ نے گود مین لے لیا۔ اور سینہ سے چپٹا لیا تھا مگر ابھی تک میرا
ہاتھ اون مین سے ایک کے ہاتھ مین ہی تھا۔ اور مین اون کی طرف متوجہ تھا۔ مین جانتا
تھا کہ یہ لوگ بھی اونھین دیکھ رہے ہین۔
اسی مین کسی نے بنی سعد کے لوگون مین سے کہا۔ کہ اس بچے کے حواس مین کچھ

فرق آگیا ہے۔ یا جنون نے اوس پر کچھ آسیب پہونچایا ہے۔ اوسے ہمارے
کاہن کے پاس لے چلو۔ وہ دیکھے اور کچھ علاج کرے۔ مین نے کہا نہین جو تم
لوگ کہتے ہو یہ بات مطلق نہین ہے۔ میری طبیعت درست اور دل صحیح ہے
اور میرا حال کچھ متغیر نہین ہوا ہے اس پر میرے رضاعی باپ نے کہا۔ دیکھو وہ تو
باتین ٹھیک کرتا ہے۔ میرے نزدیک تو اوسے کچھ بھی نہین ہوا ہے۔ لیکن اون
لوگون کی راے ہوئی کہ اوسے کاہن کے پاس لے چلین۔ پھر وہ مجھے کاہن
کے پاس لے چلے۔ جب اوس سے میرا قصہ بیان کیا۔ تو اوس نے کہا ٹھیر جاؤ
مین اس بچے کی ہی زبان سے اوس کا حال سننا چاہتا ہون۔ تمہارے بہ نسبت
وہ اپنے حال کو خوب جانتا ہے۔ پھر مین نے اوس سے اپنی کیفیت اول سے
آخر تک ساری کہہ سنائی۔ جب اوس نے میری سن لی۔ تو اُٹھ کر مجھے اپنے سینہ سے
چپٹا لیا اور چلا کر بولا۔ عربو دوڑو۔ اس بچے کو قتل کردو۔ اور مجھے بھی اوس کے ساتھ
مار ڈالو۔ لات وعزیٰ کی قسم ہے اگر تم نے اوسے چھوڑ دیا۔ تو وہ تمہارے دین کو ذلیل
کرے گا۔ اور تمہارے خلاف چلے گا۔ اور ایسا دین نکالے گا۔ کہ تم نے
کبھی ویسا سنا بھی نہین۔ یہ دیکھکر میری دایہ نے مجھے اوس سے
چھین لیا۔ اور کہا۔ تو دیوانہ ہو گیا ہے۔ میرے بیٹے سے الگ
ہو۔ کسی کو جا کر تلاش کر کہ وہ تجھے مار ڈالے۔ مین تو اپنے بچے کو ہرگز
نہین مارون گی۔ پھر وہ لوگ سب مجھے میرے گھر والون مین پہونچا گیے
سب مجھے اس بات سے ایک خوف سا ہو گیا۔ اور شق کا نشان
میرے سینہ سے پیٹ کے نیچے تک ایسا موجود تھا۔ جیسے تسمہ ہوتا ہے۔ اے

بنی عامر کے بھائی یہ میرے قول کی حقیقت اور میرے معاملہ کی ابتدا ہے۔

۱۹۴۔ عامری کے سوالون کے جواب پھر اوس عامری نے حضرت سے عرض کیا کہ مین اوس اللہ کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہین قسم کھا کر گواہی دیتا ہون۔ کہ تمہاری باتین حق ہین۔ مجھے چند باتین بتایئے جو مین پوچھتا ہون حضرت نے فرمایا پوچھ۔ اوس نے کہا۔ یہ بتائے۔ کہ علم کیونکر بڑھتا ہے فرمایا پڑھنے سے۔ پھر اوس نے پوچھا کہ علم تک کیسی رسائی ہوتی ہے فرمایا پوچھنے سے۔ پھر پوچھا کونسی شی ہے جو چیزون کو بڑھاتی ہے فرمایا تمادی یعنی زمانہ کا گزرنا۔ پھر پوچھا کوئی ایسی بھی نیکی ہے جو گناہون کے ساتھ نفع بخشتی ہے۔ فرمایا ہان تو یہ مان کی نافرمانی کے گناہ کو دہوڈالتی ہے۔ اور نیکیان گناہون کو مٹادیتی ہین۔ اور جب بندہ اللہ تعالی کو آسودہ حالی کے وقت مین یاد کرتا ہے تو اللہ تعالی اوس کی مصیبت کے وقت مین مدد کرتا ہے۔ عامری نے کہا۔ یہ کیسے ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ ایسے ہے کہ اللہ صاحب فرماتا ہے۔ کسی بندہ کے لیے دو امنین نہین ہوتی ہین۔ اور نہ دو خوف ہوتے ہین۔ اگر وہ مجھ سے دنیا مین خوف کریگا۔ مین اوسے اوس روز امن دون گا جس روز کہ مین بندون کو میدان قدس مین جمع کرون گا۔ اور وہان وہ ہمیشہ امن مین رہیگا۔ اور اوس کے امن کو پھر نہین مٹاؤنگا۔ اور اگر وہ مجھ سے دنیا مین امن مین رہا۔ اور مجھے یاد نہ کیا۔ تو وہ اوس روز مجھ سے خوف مین رہیگا۔ جس روز کہ مین روز معین پر میقات پر لوگون کو جمع کرونگا۔ وہ وہان مجھ سے ہمیشہ خوف مین رہیگا۔

۱۹۵۔ حضرت کس امر کی ہدایت کرتے تھے اور اوس کے عوض مین کیا ملے گا۔ پھر عامری نے پوچھا۔ اے عبد المطلب کے بیٹے۔ آپ کیا ہدایت کرتے ہین۔ اور کیا بات

چاہتے ہین۔ فرمایا مین خدا سے وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی ہدایت کرتا ہون۔ اور
یہ چاہتا ہون۔ کہ تو خدا کا کسی کو شریک نہ بنائے۔ اور لات اور عزی کو چھوڑ دے اور اللہ
کے پاس سے جو کتاب اور اوس کا رسول آیا ہے اوس کا اقرار کرے۔ اور پانچ وقت
کی ٹھیک ٹھیک نماز پڑہے اور سال مین ایک مہینے کے روزے رکہے۔ اور اپنے مال کی زکوۃ
دے۔ تو اللہ تعالی تجہے اور تیرے مال کو پاک کریگا۔ اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ تجہے
اوس کی استطاعت ہو۔ اور جنابت کا غسل کرے۔ اور اس پر ایمان لاسے کہ مرنا اور مرنے کے
بعد بھی اٹھنا برحق ہے۔ اور جنت و دوزخ برحق ہین۔ عامری نے پوچھا ابن المطلب اگر مین یہ کرون تو مجھے کیا ملیگا نبی صلعم نے فرمایا
جَنّٰتُ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا وَ ذٰلِکَ جَزَآءُ مَنۡ تَزَکّٰی (رہنے کے لیے باغ
ملینگے جن کے تلے نہرین بہ رہی ہونگی۔ اور وہان ہمیشہ رہین گے۔ اور یہ اون کے لیے جو گناہ
سے پاک رہے بدلہ ہوگا) عامری نے پوچھا۔ کہ اس کے ساتھ دنیا مین بہی کچہ ملے گا
کیونکہ مجہے تو دنیا کا عیش ہی اچھا لگتا ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا ہان یہ بھی ملیگا۔ جو لوگ
میری متابعت کرینگے اون کے لیے فتح و نصرت ہوگی اور ملکون پر اون کا تسلط ہوگا یہ
اوس عامری نے اسلام قبول کیا۔ اور مسلمان ہوگیا۔

۱۹۶۔ حضرت کے والدین کا اور حضرت کے دادا کا انتقال اور ابوطالب کے پاس پرورش پانا

ابن اسحاق کہتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے والد ماجد عبد اللہ بن عبد المطلب کا جب
انتقال ہوا ہے۔ تو بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ اوس وقت حاملہ
تھین۔ اور ہشام بن محمد نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم اٹھائیس دن کے تھے اوس
وقت اون کے والد عبد اللہ کا انتقال ہوا تہا۔ اور واقدی نے بیان کیا ہے۔ کہ ہمکو
یہ ثابت ہوگیا ہے۔ کہ عبد اللہ بن عبد المطلب شام سے قریش کے قافلہ کے ساتھ آئے

اور مدینہ مین اوترے - وہ بیمار تھے اس لیے کچھہ روز وہان قیام کیا - اور وہین اون کا انتقال ہوگیا - اور دار النابغہ الصغری مین مدفون ہوئے -

ابن اسحاق کہتا ہے - کہ بی بی آمنہ کا مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام ابوا مین جس وقت انتقال ہوا ہے تو اوس وقت حضرت کی عمر چھہ سال کی تہی - وہ اونہین اون کے ماموون کے پاس بنی النجار مین مدینہ کو لائی تہین - اور اون سے اونہین ملانے کو لے گئی تہین - لوٹتے وقت راستہ مین اون کا انتقال ہوگیا - یہ بہی کہتے ہین کہ اپنے شوہر کی قبر دیکہنے کے لیے مدینہ گئی تہین - اور رسول اللہ اور ام ایمن رسول اللہ کی حاضنہ بہی اون کے ساتھہ تہین جب لوٹکر آئین تو ابوا مین اون کا انتقال ہوگیا ایک روایت مین یہ بہی آیا ہے - کہ عبد المطلب اون کے ماموون کے یہان بنی النجار مین گیے تہے - اور بی بی آمنہ اور رسول اللہ کو بہی ساتھہ لے گئے تہے - جب وہ وہان سے لوٹ کر آئے تو آپ کی والدہ کا مکہ مین انتقال ہوگیا اور شعب ابی ذر مین مدفون ہوئین - لیکن اول روایت زیادہ صحیح ہے -

جس وقت قریش احد کو گیے تہے - تو اونہون نے چاہا کہ بی بی آمنہ کی قبر کہود کر اونہین نکال ڈالین - لیکن کسی نے اون مین سے کہا کہ عورتین پردہ کی چیز ہین محمدؐ نے کبہی تمہاری عورتون سے کچھہ بدسلوکی نہین کی ہے - اس بات سے اللہ تعالی نے نبی صلعم کی مان کے اکرام کی وجہ سے اون کو اپنے ارادہ سے باز رکہا -

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے - کہ جب حضرت کی آٹھہ سال کی اور ایک روایت مین ہے دس سال کی عمر تہی تو عبد المطلب کا انتقال ہوگیا - او جب عبد المطلب کا انتقال ہوگیا - تو اون کی وصیت کے بموجب ابو طالب آپ کے چچا نے اونہین

اپنے پاس رکھ لیا۔ عبد المطلب نے ابو طالب کو وصیت اس لیے کی تھی۔ کہ یہ حضرت پر بڑی شفقت کرتے اور الفت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ یہان تک کہ اون کے اپنے بچہ تو بے منہ دہوئے میلے کچیلے رہتے اور رسول اللہ چکنے چپڑے ہوتے تھے

بنی تمیم کا قتل مشقرین

۱۹۷- دہرز کے تحائف کو بنی تمیم کا لوٹ لینا ہشام نے بیان کیا ہے۔ کہ دہرز نے کچھ مال اور تحفہ تحائف یمن سے کسریٰ کو بھیجے تھے۔ جب یہ لوگ بلاد تمیم مین پہونچے۔ تو صعصعہ بن ناجیہ نے مجاشعی فرزدق شاعر بنی تمیم کے داداسے کہا۔ کہ اون کو لوٹ لینا چاہیے۔ لیکن جب بنی تمیم نے انکار کیا۔ تو اوس نے کہا مجھے اس بات کا پورا پورا یقین ہے۔ گویا مین اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہون۔ کہ بنی بکر بن وائل نے انھین لوٹ لیا ہے اور اس مال و اسباب کی مدد سے وہ تمہاری لڑائی کے لیے آئے ہین۔ جب بنی تمیم نے یہ بات سنی تو وہ اُٹھ دوڑے اور اوس مال و اسباب کو چھین لیا۔ ایک شخص نطف بنی سلیط کا تہا اوسکے ہاتھ جواہر کا ایک تھیلا لگ گیا تہا لوگ اوس کی مثال دینے لگے اَصَابَ کَنْزَ النَّطْفُ (نطف کو خزانہ مل گیا) اس سے یہ بات ایک مثل ہوگئی ہے۔

۱۹۸- ہوذہ کی مدد سے آزاد فیروز مکعبر کا دہوکہ سے بنی تمیم کو مشقرین قتل کرنا۔ پھر اس قافلہ والے یمامہ مین ہوذہ بن علی الحنفی کے پاس گئے۔ اوس نے انھین کپڑے پہنائے۔ اور سواریان دین۔ اور وہ اون کے ساتھ گیا۔ اور کسریٰ کے پاس اوس سے جاکر دربار مین ملا۔ کسریٰ اوس سے بہت خوش ہوا۔ اور ایک موتیون کا ہار منگا کر

اوس کے سر پر باندہا - اسی سے اوسے ہوذہ ذوالتاج (تاجدار) کہنے لگے - کسریٰ نے اوس سے پوچہا کہ تمیم تیری قوم کے لوگ ہین یا تیری اور اون کی صلح ہے - ہوذہ نے کہا - نہین نہ تو وہ میری قوم والے ہین اور نہ ہماری اون کی صلح - بلکہ لڑائی ہے کسریٰ نے کہا تو بس تجہے اپنا بدلہ مل جائیگا - اور کسریٰ نے چاہا - کہ تمیم پر فوج بہیجے لوگون نے کہا - اون کا چشمہ چہوٹا سا ہے - اور اون کا ملک بہت خراب ہے - اور اوسے مشورہ دیا - کہ اپنے بحرین کے عامل کو جس کا نام آزاد فیروز بن جشیش تہا لکہ بہیجے کہ وہ اون کا بندوبست کر دے - عرب اس آزاد فیروز کو مکعبر (قطاع) کہا کرتے تہے کیونکہ وہ لوگون کے ہاتہ پاؤن کاٹا کرتا تہا - کسریٰ نے اوسے بنی تمیم کے قتل کا حکم دیا - اور اوس کے پاس ایک قاصد روانہ کیا - اور ہوذہ کو بہی بلا کر از سر نو انعام واکرام دیا - اور اوسے قاصد کے ساتہہ جانے کے لیے کہا - یہ دونو مکعبر کے پاس خوشہ چینی کے زمانہ مین آئے اور بنی تمیم کا قاعدہ تہا - کہ وہ غلہ لینے اور خوشہ چینی کے لیے ہجر کو جایا کرتے تہے - مکعبر نے اس واسطے منادی کرادی کہ جو لوگ بنی تمیم کے یہان ہین - وہ سب میرے پاس آئین - پادشاہ نے اونہین غلہ اور کہانا دینے کے لیے حکم دیا ہے - پہر جب وہ آگئے - اور ایک قلعہ مشقر نام مین داخل ہوگئے - تو مکعبر نے اون کے مردون کو توقتل کر دیا - اور لڑکون کو رہنے دیا - اور اسی روز قعنب الریاحی بہی مارا گیا - یہ شخص یربوع مین بڑا بہادر سوار تہا - پہر مکعبر نے بچون کو کشتیون مین سوار کرایا - اور فارس کو بہجدیا - ہبیرۃ ابن حدیر العدوی کہتا ہے کہ جس وقت مسلمانون نے اصطخر فتح کیا ہے اوس وقت کتنے ہی آدمی اون مین سے لوٹ کر آئے تہے اور بنی تمیم کے ایک شخص عبید بن وہب نے

دروازہ کی زنجیر کو توڑ ڈالا اور نکلکر بھاگ گیا۔ اور بھوذہ نے ایکسو قیدی مکعبر سے مانگ لیے اور اونہین آزاد کر دیا تھا۔

نوشیروان کے بیٹے ہرمز کی پادشاہی

۱۹۹- ہرمز کی پادشاہی اور اوسکا عدل اور عقلا ے سلطنت کو قتل کرنا۔

اس ہرمز کی مان خاقان الاکبر کی بیٹی تھی۔ جب کسریٰ نوشیروان پادشاہ ہوا تو اوس نے اڑتالیس برس پادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد ہرمز پادشاہ ہوا۔ یہ ہرمز بن کسریٰ بڑا ادیب تھا۔ اور ضعیفون پر احسان کرتا اور اشراف اور دولتمندون کو دباتا تھا۔ اس سے وہ اوسے بُرا جاننے اور اوس سے دشمنی کرنے لگے اور اوسکے دل مین بھی اون سے اسی طرح دشمنی تھی۔ وہ بہت ہی بڑا عادل تھا۔ اوس کے عدل کی یہ نوبت پہونچ گئی تھی۔ کہ ایک مرتبہ وہ ساباط المداین کو سوار ہوا۔ اور ایک انگور کے کھیت پر ہوکر اوس کا گذر ہوا۔ اوس کے سردارون مین سے ایک سردار کھیت مین گیا۔ اور انگورون کا ایک خوشہ لے لیا۔ باغ کا نگہبان اوس کے پیچھے پڑگیا اور فریاد مچائی۔ لیکن ہرمز کا خوف ان سردارون پر ایسا غالب تھا۔ کہ اوس سردار نے اس انگور کے گچھے کے عوض اوسے اپنا طلائی منطقہ دیدیا۔ جب اوس سے جان چھڑائی سکتے ہین۔ کہ ہرمز ہمیشہ مظفر و منصور رہتا۔ جس چیز مین ہاتھ ڈالتا اوسے پورا ہی کر لیتا تھا۔ اور بڑا چالاک بدنیت تھا۔ ترکون کو بھی جو اوس کے ماموں ہوتے تھے بُرا بھلا کہا کرتا تھا اور علما اور دیوانیون اور اشراف مملکت کو اس قدر قتل کیا تھا کہ اون کی تعداد تیرہ ہزار چھ سو تک پہونچ گئی۔ اوس کی راے یہ تھی کہ سفلون سے

الفت کی جائے۔ اور کثرت سے اوس نے عظماے دولت کو قید کر دیا اور مار ڈالا اور مراتب سے گرا دیا تھا۔ اور لشکر کو تنگ کیا تھا۔ جس سے اوسکے گرد نواح کے لوگ فساد کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

۲۰۰ - ہرمز پر پادشاہ خزر اور پادشاہ روم اور پادشاہ ترک کی چڑہائی اور بہرام کا شابہ اور برموده کو شکست دینا

ان مین شابہ (یا سادہ شاہ) جو ترکون کا پادشاہ (اور ہرمز کا ماموں ہوتا) تھا تین لاکھ سپاہ لیکر اوس کے جلوس کے سولہوین سال مین اوس پر چڑہ کر آیا۔ اور ہرات اور بادغیس مین پہونچ گیا۔ اور ہرمز اور اہل فارس سے کہلا بھیجا۔ کہ راستہ صاف کردین تا کہ وہ فارس مین ہوکر روم کو چلا جائے۔ اُدہر سے روم کا پادشاہ اسّی ہزار آدمی سے سرحد پر آپہونچا۔ اور اس ارادہ مین ہوا۔ کہ ہرمز پر آگے کو بڑہے۔ اور شمال مین خزر کا پادشاہ بہی باب الابواب تک آگیا۔ اور ایک بڑی فوج ساتھ لایا۔ ادہر جنوب مین عربون نے سواد کے علاقہ مین غارت مچادی۔

اس لیے لاچار ہوکر ہرمز نے بہرام خشنش کو جسے بہرام چوبین (یا شوبین) بھی کہتے ہین لشکر کے بارہ ہزار چیدہ سپاہ دیکر روانہ کیا۔ وہ بڑی کوشش کے ساتھ چلا۔ اور شابہ پادشاہ ترک سے جا کر لڑا۔ اور ایک تیر سے اوسے قتل کر ڈالا۔ اور اوس کے لشکر کو لوٹ لیا۔ پھر برموده بن شابہ آیا اوسے بہی اوس نے شکست دی اور کسی قلعہ مین جا کر اوسے محصور کیا۔ اور پکڑ لیا۔ اور قید کر کے ہرمز کے پاس اوسے بھیجدیا۔ اور قلعہ مین جو کچھ تھا اوسے لوٹ لیا اس سے اوس کی عظمت بہت بڑہ گئی۔

۲۰۱ - بہرام کی بغاوت اور ہرمز کے ماموں بندویہ اور بسطام کا ہرمز کو اندھا کرنا

پھر بہرام اور اوسکے ہمراہیون کو ہرمز سے کچھ اندیشہ ہوا اور اونھون نے اوس سے بغاوت

کی - اور مدائن کی طرف روانہ ہوئے - اور یہ مشہور کیا - کہ ہرمز سے اوس کا بیٹا پرویز پادشاہی کے لیے زیادہ بہتر ہے - ہم اوسے پادشاہ بنائینگے - اور ہرمز کے بعض دربار والے بہی پرویز کے معاون و مددگار ہوگئے - بہرام کی اس سے یہ غرض تہی - کہ ہرمز کا دل اپنے بیٹے پرویز سے بدل جائے - اور بیٹا باپ سے کہٹک جائے اور ان دونوین اختلاف پڑجائے - اگر پرویز کو باپ پر فتح ہوجائے - تو بہرام کو اوس کا کام تمام کرنا بہت آسان ہوگا - اور اگر باپ کو فتح ہوئی - توبہی بہرام کو یہ فائدہ ہوگا - کہ ہرمز سے اوسے نجات مل جائیگی - اور دونون باپ بیٹون مین کہٹکا رہے گا - اس سبب سے بہرام کے عوض ہرمز کو اوسے قبول کرنا پڑیگا - بہرام کے ارادہ بالاستقلال پادشاہ بننے کے ہوگئے تہے -

جب پرویز نے یہ حال سنا تو اوسے باپ سے خوف ہوگیا - اور آذربائیجان کو بہاگ گیا - اور وہان کتنے ہی مرزبان اور سپہید اوس کے طرفدار ہوگئے - اور مدائن مین بہی اراکین دولت باغی ہوگئے - جن مین بندویہ اور بسطام پرویز کے دو مامون بہی تہے اونہون نے ہرمز سے بغاوت کی - اور اوس کی آنکہون مین سلائیان پہیر کر اندہا کر دیا اور اوسے قتل نہ کیا - جب پرویز کو یہ خبر پہونچی - تو وہ آذربائیجان سے دار المملکت کو آیا - ہرمز کی حکومت اکیس برس نو مہینے اور ایک روایت مین ہے کہ بارہ برس رہی - پادشاہان فارس مین سے نہ کوئی اس سے پہلے اور نہ اس سے پیچہے اب تک اندہا کیا گیا ہے -

۲۰۲ - ہرمز کی عمارت مین ایک شخص کا دشمنی سے عیب نکالنا اور ہرمز کا تحمل سے اوس شخص کا انصاف کرنا

اس ہرمز کی ایک نیک سیرتی کی حکایت لکھی ہے - جب اوس نے وہ مکان بنایا جو

مدائن کے مقابل دجلہ کے پاس تھا تو اوس نے بہت کھانا پکوایا - اور چارون طرف سے لوگون کو بلوایا - اور اونہین کھانا کھلایا - پھر اون سے پوچھا کیا اس مکان مین کوئی عیب بھی ہے - سب نے کہا - نہین کوئی عیب نہین ہے - لیکن ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا - کہ تین عیب اوسمین کھلم کھلا دکھائی دیتے ہین - ایک تو یہ ہے کہ تمام آدمی اپنے مکانات دنیا مین بنایا کرتے ہین - تو نے اپنے مکان مین دنیا بنائی ہے - یعنی اوس کے صحن اور کمرے بے انتہا بڑے بڑے وسیع کر دئے ہین - اس سے یہ ہوگا - کہ گرمی مین دہوپ مکان مین بہت رہیگی - اور لو آئیگی - اور اوس کے رہنے والون کو ایذا ہوگی - اور ایام سرما مین وہان سردی بہت ہوگی - دوسرا عیب یہ ہے کہ تمام بادشاہ مکان دریاؤن کے متصل بنایا کرتے ہین - تاکہ اوس سے اون کے رنج وغم اور تفکرات دور ہون - اور پانیون کو دیکھ دیکھ اون کی نگاہین ٹھنڈی ہون - اور ہوا مرطوب آئے - اور آنکھین روشن رہین - اور تو نے دجلہ کو چھوڑ دیا - اور بیابان مین جاکر گھر بنایا - اور تیسرا عیب یہ ہے کہ عورتون کے حجرے شمال کی طرف تو نے مردون کے مکانات کے قریب بنائے ہین - جہان ہوا سب سے زیادہ چلتی رہتی ہے وہان سے ہوا اون کی آوازون کو اور اون کی خوشبوؤن کو مردون مین لیجائیگی - یہ بات غیرت اور حمیت کے خلاف ہے -

ہرمز نے کہا صحن اور مجلسون کی وسعت کی نسبت جو تو نے اعتراض کیا - سو وہ تیرا اعتراض ٹھیک نہین ہے - کیونکہ مکانات وہی اچھے ہین جن مین نظر دور تک جائے رہی گرمی اور سردی کی شدت سو یہ خیش دکتان کے کپڑے اور لباس اور آگ سے دور ہوتی ہے - اوسکے لیے چھوٹے مکان کی ضرورت نہین ہے - اور پانی کے پاس

ہونے کا جو تو نے ذکر کیا۔ اوس کا یہ جواب ہے۔ کہ مین ایک مرتبہ اپنے باپ کے
پاس تھا۔ اور وہ دجلہ کے کنارہ ایک مکان مین تھا۔ وہان اوس کے نیچے ایک کشتی
غرق ہونے لگی۔ کشتی والون نے میرے باپ سے فریاد کی۔ میرا باپ ہاتھ ملتا
رہ گیا۔ اور جو کشتیان ہمارے مکان کے نیچے تھین اون سے چلا چلا کر میرے باپ
نے مدد کرنے کے لیے کہا۔ لیکن جب تک کہ یہ لوگ وہان ہوپنچے ہی ہوپنچین۔ وہ
سب کے سب ڈوب گیے۔ اس وقت سے مین نے اپنے دل مین یہ قرار دے لیا۔
کہ مین ایسے شخص کے پاس نہین رہونگا جو مجھہ سے زبردست ہے۔ اور مین نے
شمال مین عورتون کے حجرے اس لیے بنائے ہین۔ کہ شمالی ہوا سب سے زیادہ رقیق اور بہت
ہلکی ہوتی ہے اور عورتین جو گھرون مین رہا کرتی ہین۔ اس لیے اون کے واسطے یہ ہوا
بہتر ہے۔ اس جگہہ غیرت کا اعتراض ہی تیرا غلط ہے۔ کیونکہ مرد یہان عورتون کے
پاس نہین جا سکتے ہین اور جو شخص اس مکان مین داخل ہوتا ہے وہ مملوک اور بندہ ہوتا ہے
آنکھہ اوٹھا کر نہین دیکھہ سکتا۔

لیکن تو جو یہ باتین کہتا ہے اس کا سبب بجز میری دشمنی کے اور کوئی نہین ہو سکتا
بتا کہ اس کا سبب کیا ہے اوس شخص نے کہا۔ کہ میرا ایک گانون ہے۔ اور مین
اوس کا مالک ہون۔ جو اوس کا محصول آتا تھا اوس سے مین اپنے بچون کا خرچ
چلایا کرتا تھا۔ مگر اب وہان کے مرزبان نے اوسے مجھہ سے چھین لیا ہے
مین تیرے پاس دو سال سے آیا ہوا ہون۔ اور تجھہ تک میری رسائی نہین ہو سکتی
ہے۔ مین تیرے وزیر کے پاس بھی گیا۔ اور اوس سے فریاد کی۔ اوس نے بھی
میرا انصاف نہ دلایا۔ مین اب بھی سرکاری خراج جو اوس گانون کا مقرر ہے دیا کرتا

ہون - کہ کہین اگر خراج نہ دون تو اوس کی ملکیت سے ہی میرا نام خارج نہ ہوجائے
لیکن یہ ایک اور بہی بڑا ظلم ہے کہ خراج تو مین ادا کرون اور اوس کی آمدنی دوسرا
شخص لے -

پھر ہرمز نے اپنے وزیر سے اس کا حال پوچہا - تو اوس نے اوس شخص کے
بیان کی تصدیق کی - اور کہا مجھے اس امر کا اندیشہ تھا کہ اگر مین تجھے اس امر کی خبر
کرون تو مرزبان سے مجھے کچھہ نقصان نہ پہونچائے - اس پر ہرمز نے حکم دیا کہ جو کچھہ مرزبان
نے اوس سے لیا ہی - اوس کا دوچند وہ اوسے دے اور دو برس تک اوس گانون
والے کی خدمت کرے - گانون والے کو اختیار ہے کہ جو خدمت چاہے اوس
سے لے -

۲۰۳ - ہرمز کا فریادیون کے لیے صندوق بنوانا اور پہر زنجیر اپنے دربار سے باہر تک لٹکوانا -

پہر وزیر کو ہرمز نے موقوف کر دیا - اور اپنے دل
مین کہا - کہ جب وزیر ظالم سے ڈرتا ہے - تو
ضرور ہے کہ اور لوگ بہی اوس سے ڈرتے ہونگے - پہر اوس نے ایک صندوق
بنوایا - اور اوسے قفل لگا کر اپنی مہر کر دی - اور اپنے دروازہ پر رکھوا دیا - اور اوسمین
ایک شگاف رکہا - کہ فریادی لوگ اوسمین سے اپنے عرایض صندوق مین ڈالدیا
کرین - اور ہر ہفتہ مین اوسے کہولتا اور مظالم کی تحقیقات کرتا تہا - پہر اوس نے یہ سوچا
کہ رعیت پر جو ظلم ہوتا ہے اوسکی مجھے ہر ساعت خبر ملنی چاہیئے - اس لیے ایک
زنجیر بنوائی - اور اوس کا ایک سرا اپنے دربار کی چھت مین لگوایا - اور دوسرا سرا ایک
روزن مین سے لیجا کر مکان کے باہر پہونچا دیا اور اوسمین ایک گھنٹہ لگوا دیا جب کوئی
فریادی آتا - تو اوس زنجیر کو ہلاتا - اور اوس سے گھنٹہ بجتا - اور ہرمز وہان خود آکر موجود

ہوجاتا اور مستغیث کی فریاد کی تحقیقات کرتا تہا اور انصاف کرتا تھا۔

کسریٰ پرویز بن ہرمز کی پادشاہی

۴۰۴۔ پرویز کا بہرام سے شکست کہانا اور ہرمز کا اوسے موریق کے پاس جانے کا مشورہ دینا یہ پادشاہ نہایت ہی سخت گیر اور اپنی راے کا بڑا پابند تہا اور اوس کا رعب داب اور تقدیر کی مساعدت اور خزانہ کا جمع کرنا اس درجہ کو پہونچ گیا تہا کہ اس سے پہلے کوئی پادشاہ بہی ایسا نہین ہوا تہا۔ اور اسی واسطے اوسے پرویز کہتے تہے جس کے معنی ہین مظفر و منصور۔ اسکے باپ کے ایام حیات مین ہی بہرام چوبین نے اس کے باپ سے چغلی کہائی تہی کہ وہ اپنے آپ پادشاہ بننا چاہتا ہے۔ جب اسے یہ خبر ہوئی تو یہ آذربائیجان کو چہپ کر چلا گیا۔ اس باب مین مختلف روایتین ہین جن کا بیان اوپر ہو چکا ہے۔ غرض جب یہ وہان پہونچا۔ تو وہان کے عظماے سلطنت اسکے طرفدار ہوگیے اور جو لوگ مدائن مین تہے وہ اس کے باپ سے پہر گیے۔ جب پرویز نے سنا تو نہایت تیزی کے ساتھ مدائن کو چلا کہ کہین بہرام چوبین وہان اوس سے پہلے نہ پہونچ جاے اور وہان اوس سے پہلے آکر تاج سر پر رکہا اور تخت شاہی پر جلوس کیا۔ پہر اپنے باپ کے پاس گیا جس کو اندہا کر دیا گیا تہا۔ اوس سے کہا۔ کہ میری اسمین کوئی خطا نہین ہے مین تو فقط اپنی جان کے خوف سے بہاگ گیا تہا۔ باپ نے اوس کی تصدیق کی۔ اور اوس سے درخواست کی۔ کہ کسی ایسے شخص کو ہر روز میرے پاس بہیجدیا کر جس سے میرا دل بہلے۔ اور جس نے مجہ سے سرکشی کی اور مجہے اندہا کیا ہے اوس سے بدلا لے۔ پرویز نے اوس سے عذر کیا۔ کہ ابہی چونکہ بہرام لشکر لیے چلا آرہا ہے۔ انتقام مین

نہین لے سکتا۔ ہان البتہ جب بہرام پر فتح ہوجایگی تو اوس وقت مین انتقام لونگا۔

پھر بہرام نہروان کی طرف چلا۔ اور پرویز بہی اوس طرف پہونچا۔ اور فریقین کا مقابلہ ہوا مگر پرویز نے دیکھا۔ کہ اوس کے ساتھی لڑائی مین فتور ڈال رہے ہین۔ اس لیے وہ بہاگ گیا۔ اور باپ کے پاس پہونچا۔ اور اوس سے سارا حال بیان کیا۔ اور مشورہ چاہا اوس نے کہا کہ موریق پادشاہ روم کے پاس جا۔

۲۰۵- پرویز کا بہاگنا اور ہرمز کا قتل اور بہرام چوبینا کا پادشاہ ہونا۔ پھر پرویز نے سفر تیاری کی۔ اور چند مخصوصون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا جن مین اوسکے دونو ماموں بندویہ اور بسطام اور کردی بہرام کا بہائی بہی تہا۔ جب یہ لوگ مدائن سے نکلے تو انہین یہ خوف ہوا۔ کہ بہرام آکر کہین ہرمز کو پھر پادشاہ نہ بنا دے۔ اور اوس کے بعد روم کے پادشاہ کو لکہے کہ ہم لوگون کو پکڑ کر بہیجدے۔ اور وہ اوس کی تحریر کے بموجب ہمین پکڑ کر اوس کے حوالہ کردے۔ اس واسطے اونہون نے پرویز سے اوس کے باپ ہرمز کے قتل کی اجازت چاہی۔ اوس نے اس کا کچھ پورا پورا جواب نہ دیا۔ لیکن بندویہ اور بسطام اور چند اور ہمراہی لوٹے۔ اور ہرمز کو گلا گہونٹ کر مار ڈالا۔ پھر پرویز کے پاس جا پہونچے اور پھر بڑی کوشش سے روانہ ہوکر فرات پار ہوگئے۔ اور ایک دیر مین آرام کے لیے اُترے۔ لیکن اوسی جگہہ بہرام کے سوارون نے اوسے آلیا۔ ان مین سب سے آگے ایک شخص بہرام بن سیاوش اون تک پہونچا بندویہ نے پرویز سے کہا۔ کہ تو اپنے بچنے کی کوئی تدبیر کر۔ پرویز نے کہا مین اس وقت کیا کرسکتا ہون۔ بندویہ نے کہا۔ مین تیرے واسطے اپنی جان دیتا ہون۔ تو مجھے اپنے کپڑے دیدے۔ اور اوس کے کپڑے لیکر پہن لیے۔ اور پرویز اور اوس کے ساتھی دیر سے نکل گئے۔ اور پہاڑون مین

جا چھپے۔ پھر بہرام دیرمین آپہونچا دیکھا تو بندویہ دیر پر پرویز کے کپڑے پہنے موجود ہے۔ اوس نے جانا کہ یہ پرویز ہے۔ اور بندویہ نے اوس سے درخواست کی۔ کہ کل صبح تک کی مجھے مہلت دیجے۔ تاکہ مین باطمینان کل خدمت مین حاضر ہوؤن بہرام نے اوسے مہلت دیدی۔ دوسرے روز معلوم ہوا۔ کہ یہ تو فریب تھا۔ اس واسطے بہرام بن سیاوش اوسے پکڑکر بہرام چوبین کے پاس لے گیا۔ اور چوبین نے اوسے قید کردیا۔ پھر بہرام بن سیاوش اور بندویہ نے سازش کی کہ بہرام چوبین کو مار ڈالین۔ لیکن بہرام چوبین کو یہ حال معلوم ہوگیا اوس نے بہرام بن سیاوش کو توقتل کردیا۔ مگر بندویہ نکلکر کسی طرح بھاگ گیا اور آذربائیجان چلا گیا۔

۲۰۶۔ پرویز کا موریق کی مدد سے آکر بادشاہ ہونا اور بہرام چوبین کا قتل۔

ادہر پرویز بھاگ کر انطاکیہ پہونچا۔ اور اپنے آدمیون کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا۔ وہان اوس نے نصرت کا بھی وعدہ کیا اور پرویز کو اپنی بیٹی بھی دی۔ جس کا نام مریم تھا۔ پھر موریق نے بہت بڑا لشکر تیار کیا جس کی تعداد ستر ہزار تھی اوسمین ایک سپاہی تھا جو ہزار آدمی کے برابر گنا جاتا تھا۔ اور پرویز اوتہین درست کرکے آذربائیجان کی طرف لایا۔ اور بندویہ وغیرہ بڑے بڑے لوگ اور سردار چالیس ہزار سوار اصفہان فارس اور خراسان سے لیکر اوس سے آملے۔ پھر وہ مدائن کو چلا۔ اور بہرام چوبین بھی اوسکے مقابلہ کو نکلا دونوں مین سخت لڑائی ہوئی۔ اوس مین وہ سوار رومی مارا گیا جو ہزار آدمی کے برابر شمار ہوتا تھا۔ مگر بہرام چوبین کو شکست ہوئی۔ اور وہ ترکستان کو چلا گیا۔ اور میدان معرکہ سے پرویز بڑہ کر مدائن مین پہونچا اور رومیون کو خوب انعام واکرام دیا۔ جس کی تعداد دو کرور تک پہونچ گئی تھی۔ بعد ازان اونہین اپنے ملک کو بھیجدیا۔ اور بہرام چوبین کی ترکون نے بڑی خاطر کی۔ اس واسطے

پرویز نے ترکون کے پادشاہ کی بی بی کے پاس آدمی بھیجا اور اوسے بہت کثرت
سے جواہر وغیرہ تحفے بین بھیجے - اور اوس سے بہرام کے مارڈالنے کے لیے کہا
وہ راضی ہوگئی - اور کسی آدمی کے ذریعہ سے اوسے قتل ہی کرا دیا - لیکن ترکون
کے پادشاہ کو یہ بہت ہی ناگوار گذرا - اور جب اوسے معلوم ہوا - کہ اوس کی عورت
نے اوسے قتل کرایا ہے تو اوسے طلاق دیدی -

پھر پرویز نے بندویہ کو قتل کرادیا - اور جب بسطام کو قتل کرنا چاہا تو وہ بھاگ گیا
اور طبرستان کی حصانت کی وجہ سے وہان جاکر پناہ لی - مگر وہان بھی پرویز نے کسی کو
بھیجکر اوسے قتل کرادیا -

۲۰۷ - پرویز کا موریق کے بیٹے کی مدد کے لیے فرحان اور شہر بزار کو فوج دیکر روم پر بھیجنا اور ہرقل کی پادشاہی -

اب رومیون کا حال سنئے اونھون نے جس وقت پرویز کو چودہ برس حکومت کرتے ہوگئے تھے اپنے پادشاہ موریق کو معزول کر دیا - اور
پھر مارڈالا - اور ایک بطریق کو جس کا نام فوقاس تھا اپنا پادشاہ بنالیا - اس فوقاس نے
موریق کی ذریت کو خوب قتل و برباد کیا - لیکن اوس کا ایک بیٹا کسریٰ پرویز کے پاس
بھاگ کر آگیا - پرویز نے اوس کو تاج پہنایا اور روم کا پادشاہ بناکر اوسے لشکر دیا - اور اپنے
لشکر کے تین سردار کیے -

ایک کا نام اون مین سے بوران تھا - اوسے لشکر دیکر شام کو بھیجا - اور وہ اوسمین گھستا
ہوا بیت المقدس تک پہونچ گیا - اور وہ صلیب کی لکڑی لے لی - جسے نصاریٰ کہتے
ہین - کہ حضرت مسیح کو اوس پر صلیب دی گئی تھی اور اوسے لیکر کسریٰ پرویز کے پاس بھیجدیا
دوسرا سپہ سالار وہ تھا جس کا نام شاہین تھا - اوسے ایک اور لشکر دیکر مصر کو روانہ کیا

اوس نے اوسے فتح کرکے سکندریہ کی کنجیان پرویز کے پاس بھیجدین۔
تیسرا سپہ سالار جو سب سے بڑا تھا فرخان تھا۔ جس کے مرتبہ کو شہر براز کہتے تھے۔ (یہان کچھہ غلطی ہے کیونکہ آگے چلکر شہر براز ایک جدا ہی شخص معلوم ہوتا ہے) پہر اس فرخان کو باقی دو سپہ سالارون کا بہی افسر کردیا تھا۔ اس کی مان کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوتا وہ نجیب (یعنی سورما) ہی ہوتا تہا۔ اُسے پرویز نے بلایا اور کہا مین چاہتا ہون کہ روم کو لشکر بھیجون۔ اور تیرے کسی بیٹے کو اوس پر سپہ سالار کرون۔ بتا کہ تیرے بچون مین کون اس کام کے لائق ہے۔ اوس نے کہا۔ کہ فلان میرا بیٹا تو لومڑی سے زیادہ چالاک اور باز سے زیادہ محتاط ہے۔ اور فرخان سنان سے بہی زیادہ تیز ہے اور شہر براز لومڑی سے زیادہ حلیم ہے۔ پرویز نے کہا۔ کہ مین حلیم کو پسند کرتا ہون پھر اوسی کو سپہ سالار کردیا۔ وہ روم کی طرف گیا۔ اور او نہین قتل کیا۔ اور اون کے شہرون کو خراب اور برباد کرڈالا۔ اور درختون کو کاٹ کر پہینک دیا اور قسطنطنیہ تک جا پہونچا اور اوس کے پاس خلیج کے کنارہ قیام کیا۔ اور وہان چارون طرف لوٹ مار اور غارت کا بازار گرم کردیا۔ لیکن اس پر بہی موریق کے بیٹے کی طرف کسی نے رجوع نہین کیا۔ اور نہ اوس کی اطاعت کی صرف اتنا ہوا۔ کہ رومیون نے فساد کے سبب سے فوقاس کو مارڈالا۔ اور اوسکے بعد ہرقل کو اپنا پادشاہ کرلیا۔ یہ وہ ہی شخص ہے کہ جس سے مسلمانون نے شام کا ملک لیا ہے۔

۲۰۸۔ ہرقل کا خواب اور اوس کا کسریٰ پر چڑہائی کرکے نصیبین تک چلا آنا۔
جب ہرقل نے دیکہا۔ کہ اوس نے روم مین کیسی لوٹ کہسوٹ اور کشت و خون کی دہوم مچا رکہی ہے۔ اور اون پر کیسی بلا نازل ہوئی ہے تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے نہایت

تضرع کے ساتھ دعا مانگی - پھر اوس نے خواب مین دیکھا - کہ ایک شخص بڑی داڑہی والا
صدر مجلس پر اپنے کپڑے پہنے بیٹھا ہے - پھر ان دونون کے پاس ایک شخص باہر
سے آیا - اور اوس شخص کو مجلس سے گرا دیا - اور ہرقل سے کہا - کہ مین اس شخص کو تیرے
حوالہ کرتا ہون - اسی مین ہرقل کی آنکھ کہل گئی - مگر اوس نے اپنے خواب کو کسی سے
بیان نہین کیا - پہر دوسری رات کو بھی دیکھا - کہ وہی شخص پہر مجلس مین بیٹھا ہے - اور وہ
ہی تیسرا شخص آیا - اور ایک زنجیر ہاتھ مین لے آیا - اور اوس کی گردن مین زنجیر ڈالی
اور ہرقل کو دیدیا - اور کہا کہ مین نے کسریٰ کو بالکل تیرے حوالہ کر دیا - تو اوس پر چڑہائی کر
تو اوس پر غالب رہیگا اور اپنی مرادون کو پہونچیگا - اور دشمن پامال ہو جائینگے - پہر یہ خواب
ہرقل نے اپنے عظماے سلطنت کے روبرو بیان کیا - اون سب نے کسریٰ پر چڑہائی
کرنے کی راے دی - اور ہرقل مستعد ہوا - اور اپنے ایک بیٹے کو قسطنطنیہ پر خلیفہ کیا
اور شہریراز جس راستہ پر تھا اوسکو چھوڑ کر دوسرے راستے سے چلا - اور بلاد ارمینہ مین اندر
گھس آیا - اور جزیرہ کا ارادہ کیا - اور نصیبین مین آموجود ہوا - یہ دیکھکر کسریٰ نے بھی
ایک لشکر بھیجا - اور حکم دیا کہ موصل مین قیام کرے - اور شہریراز کو اپنے پاس بلایا
تاکہ دونون ملکر ہرقل سے لڑائی کرین -

۲۰۵ - شہریراز اور فرخان کی بغاوت کسریٰ سے اس باب مین روایتین مختلف ہین - ایک روایت
یہ ہے کہ شہریراز بلاد روم کو گیا - اور شام کو پامال کرتا ہوا اذرعات تک پہونچا - اور وہان
لشکر روم سے اوس کی لڑائی ہوئی جس مین شہریراز کو فتح ہوئی - اور اوس نے رومیون
کو بھگا کر اونہین خوب لوٹا اور لونڈی غلام بنایا اور اس سے اوس کو بڑی قوت ہوگئی - پہر فرخان
شہریراز کے بھائی نے ایک روز شراب پی - اور کہا - کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے

کہ مین کسریٰ کے سر پر بیٹھا ہوا ہون - یہ خبر کسریٰ کو بھی پہونچی - اوس نے شہر براز اور اوسکے بھائی کو لکھا کہ فرخان کو قتل کر دی - لیکن شہر براز نے کسریٰ کو لکھا - کہ وہ بڑا بہادر ہے اور دشمن پر خوب اوسکا لوہا جما ہوا ہے - کسریٰ نے مکرر اوسکی قتل کیلئے لکھا - پھر شہر براز نے کچھ جواب لکھا - کسریٰ نے تیسری مرتبہ پھر وہی وہی لکھا شہر براز نے اوسکے حکم کی تعمیل نہ کی - اس لیے کسریٰ نے شہر براز کو معزول کیا - اور فرخان کو لشکر کی سرداری دیدی - شہر براز نے اس کی اطاعت کی جب فرخان سپہ سالار ہو گیا - تو قاصد نے اوسے ایک چھوٹا سا کسریٰ کا شقہ لا کر دیا - جس مین لکھا تھا کہ شہر براز کو قتل کر دے - فرخان نے چاہا - کہ شہر براز کو مار ڈالے - شہر براز نے کہا اچھا بہتر ہے - مگر اتنی سی مجھے مہلت دے - کہ مین اپنی وصیت لکھدون - اوس نے اوسے مہلت دی - شہر براز نے ایک ڈبہ منگایا اور اوس مین سے کسریٰ کے تینون خط نکال کر دکھائے - اور اوسے سارا حال بتا دیا - اور کہا مین نے تو تین مرتبہ تیرے باب مین لوٹ پلٹ کیا - اور تجھے قتل نہ کیا - اور تو چاہتا ہے - کہ کسریٰ کی ایک تحریر پر مجھے قتل کر دے اس پر بھائی نے اوس کا عذر مان لیا - اور پھر اوسی کو سپہ سالار کر دیا - اور کسریٰ کے برخلاف دونو کے دونو روم کے پادشاہ کے طرفدار ہو گیے -

۲۱۰ - شہر براز اور ہرقل کا پرویز کے برخلاف اتفاق اور ہرقل کا راز کو قتل کرنا -

پھر شہر براز نے ہرقل کے پاس آدمی بھیجا - اور کہا کہ مجھے آپ سے ملنے کی ضرورت ہے کہ وہ نہ تو قاصدون کی زبانی طے ہو سکتی ہے اور نہ خطوط مین لکھی جا سکتی ہے - آپ پچاس رومی لیجئے اور مین بھی پچاس فارس والے ساتھ لیتا ہون - اور مجھ سے آکر ملاقات کیجئے - پھر قیصر اپنا تمام لشکر لے کر آیا - اور اپنے جاسوسون کو بھیجکر شہر براز کی خبر منگائی - اس اندیشہ سے کہ کہین کچھ دغا کا تو ارادہ نہین ہے - جاسوسون نے

آکر خبر دی کہ وہ صرف پچاس آدمیون کے ہی ساتھہ ہے۔ اس لیے قیصر نے بھی اسی قدر آدمی لیلے۔ اور دونو نے آکر ملاقات کی صرف بیچ مین ایک ترجمان تھا۔ شہر براز نے کہا۔ مین نے اور میرے ساتھی نے تیرا ملک خراب کیا۔ اور جو کچھہ کیا وہ سب تو جانتا ہے۔ اب کسری ہم سے حسد کرنے لگا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ ہمین مار ڈالے اس واسطے ہم اوس سے پہر گئے ہین۔ اور تیرے ساتھہ ہو کر اوس سے لڑنا چاہتے ہین۔ ہرقل اس سے خوش ہو گیا۔ اور دونو نے اتفاق کر لیا۔ اور ترجمان کو مار ڈالا۔ تاکہ وہ افشا سے راز کہین نہ کر دے۔

اب ادہر تو ہرقل لشکر لیکر نصیبین کو چلا۔ اور کسری پرویز کو اس کی خبر پہونچی۔ اسواسطے اوس نے ایک سپہ سالار راہزار نام کو بارہ ہزار فوج سے ہرقل کے دفعیہ کو روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ نینوے مین موصل کے قریب قیام کرے۔ اور دجلہ سے ہرقل کو اُترنے نہ دے۔ اور وہ خود دسکرۃ الملک مین ٹھیرا رہا۔ راہزار نے جاسوس بھیجکر خبر منگائی تو معلوم ہوا۔ کہ ہرقل کے پاس ستر ہزار فوج ہے۔ اوس نے کسری کو اس کی اطلاع دی اور کہلا بھیجا کہ اس قدر بڑی فوج سے مین مقابلہ نہین کر سکتا۔ مگر پرویز نے نہ مانا۔ اوسیطرح حکم دیا۔ کہ ہرقل سے لڑے۔ راہزار نے اوس کے حکم کی تعمیل کی۔ اور لشکر کو آراستہ کیا۔ اور ہرقل بھی کسری کے لشکر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اوس مقام کو جہان راہزار پڑا ہوا تھا چھوڑ کر دوسرے راستہ سے دریا کو عبور کر آیا۔ راہزار اوس کی طرف چلا۔ اور میدان مین آکر اوس سے لڑا۔ اور مارا گیا۔ اور چھہ ہزار آدمی بھی اوس کے مارے گیے۔ باقی بھاگ کر چلدیے۔ اس کی خبر پرویز کو پہونچی۔ وہ اس وقت تک دسکرۃ الملک مین ہی تھا۔ سنکر اوسے نہایت خوف ہوا۔ اور مدائن کو لوٹ آیا اور ہرقل کے مقابلہ کی طاقت

اپنے مین نہ دیکھکر وہان متحصن ہوگیا۔ اور جو سردار کہ بھاگ گیے تھے اونہین تہدید آمیز خطوط لکھے۔ جس سے وہ بھی اوس کے برخلاف ہوگیے۔ چنانچہ اس کا ہم آیندہ ذکر کرتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۱۱ - پرویز کا دہوکے سے ہرقل کے پاس سازشی خط پہونچانا اور اوس کی واپسی عراق سے اور شہر براز کا اوس پر حملہ۔

پھر ہرقل آگے بڑہ کر مداین کے قریب پہونچا اور پھر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ اس کا سبب یہ ہوا۔ کہ جب کسریٰ ہرقل سے عاجز ہوگیا تو ایک فریب بنایا۔ اور شہر براز کو ایک خط لکھا۔ اور اوسمین اوس کا بڑا شکریہ ادا کیا۔ اور نہایت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ جو کچھہ مین نے تجھے حکم دیا تھا۔ کہ ہرقل کو تو ادہر لے آ۔ کے۔ اور یہان وہ ہمارے قابو مین آجائے یہ تو نے بہت ہی اچھا کام کیا۔ اب وہ بہت اندر چلا آیا ہے۔ اور ہمارے داٗون پر پہونچ گیا ہے اب تو تو اوس کے پیچھے سے آ۔ اور مین اوس کے سامنے سے آتا ہون۔ اور ہم تم فلان روز دونو مل جاینگے اوس وقت رومیون مین سے کوئی بھی نہ بچ سکیگا۔ پھر اس خط کو آبنوس کی لکڑی مین رکھا۔ اور مداین کے قریب دیر مین یک راہب رہتا تھا اوسے بلایا۔ اور اوس سے کہا میرا ایک کام ہے۔ اوس نے کہا۔ مین کس لایق ہون۔ کہ بادشاہ کو میری ضرورت پڑی ہے۔ مین تابع ہون جو حکم ہو بجا لاوٗن۔ پرویز نے کہا۔ تجھے معلوم ہے کہ رومی یہان ہمارے قریب آگئے ہین۔ اور اونہون نے راستہ بند کرلیا ہے۔ اور جو لوگ میرے شام کے ملک مین ہین اون سے مجھے کچھہ کہنا ہے۔ اور تو نصرانی ہے۔ جب تو ان رومیون پر ہو کر گذریگا۔ تو اونہین تجھ سے کچھہ اندیشہ نہ ہوگا۔ مین نے ایک خط لکھا ہے۔ اور وہ اس ڈنڈے مین ہے تو اسے شہر براز کے پاس پہونچادے

اور اوس کے صلہ مین اوسے دو سو دینار دئیے۔

جب اوس راہب نے وہ خط لیا۔ تو اوسے کھولکر پڑہا۔ پہر اوسے اوسی مین رکھ لیا اور روانہ ہوا۔ جب وہ رومیون کے لشکر کے قریب پہونچا۔ تو وہان رومیون کو اور راہبون اور ناقوسون کو دیکھا تو اوس کے دل مین رحم آگیا۔ اور دل مین کہا۔ کہ اگر مین نے ان نصرانیون کو مار ڈالا تو مین بہت ہی برا آدمی ہونگا۔ اس لیے وہ ہرقل کے سراپردہ پر آیا۔ اور اپنے حال سے اوسے اطلاع دی۔ اور پرویز کا خط اوسے دیدیا۔ اوس نے اوسے پڑہا۔ اسی مین اوسکے لوگون نے ایک اور شخص کو لاکر حاضر کیا۔ جسے اونہون نے شام کے راستہ سے پکڑا تہا۔ اور جسے کسریٰ نے بہیجا تہا۔ اوس کے پاس ہی ایک خط تہا۔ جسے شہریراز کی طرف سے کسریٰ کے نام لکہا گیا تہا۔ اوس مین لکہا تہا کہ مین نے بادشاہ روم کو بڑے مکر اور دہوکے دے دلا کر اپنی طرف سے مطمین کیا ہے اور وہ ملک مین آپ کے ارشاد کے بموجب اب آپہونچا ہے۔ اب مجھے بادشاہ حکم دے کہ کون سے روز اوس سے لڑائی کی جائے۔ کہ مین پیچہے سے آؤن اور آپ آگے سے اوس پر حملہ کرین۔ تاکہ اون مین سے نہ تو ہرقل اور نہ اوس کی فوج کا ایک آدمی بہی بچ کر نکل سکے۔ اور اوس سے کہا کہ کوئی راستہ سوچکر تجویز کیجیے کہ جس مین ہرقل کو پکڑ لیا جائے۔

جب بادشاہ روم نے یہ دوسرا خط بہی پڑہا۔ تو اوسکو پہر اس معاملہ مین کچھہ شبہ نہ رہا اور منہزم کی طرح پیچہے کو لوٹا۔ تاکہ اپنے ملک مین جلد پہونچ جائے۔ اب یہ خبر شہریراز کو پہونچی۔ کہ رومی لوٹے جاتے ہین۔ اوس نے چاہا کہ رومیون نے جو اوس سے خلاف عہد کیا ہے۔ اوس کا عوض اون سے لیا جائے۔ اس واسطے رومیون کو اوس نے

گھیرا- اور اون کا راستہ روک کر خوب قتل کیا- اور کسریٰ کو لکھا کہ مین نے رومیون کے ساتھ حیلہ کیا تھا کہ جس سے وہ عراق مین آ گئے تھے- اور اسی کے ساتھ کتنے ہی سردار بھی اون کے پکڑ کر اوس کے پاس بھیجے-

۲۱۲- نبی صلعم کی پیشین گوئی رومیون کی فتح کی نسبت اور اوس کا سچ ہونا-

اسی حادثہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے الٓمٓ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ (رومی نصاریٰ اوس سرزمین مین جو جزیرہ عرب سے نزدیک ہے مغلوب ہو گئے ہین- مگر یہ لوگ اس مغلوبیت کے بعد چند سال مین پھر غالب آجائینگے-) یہان اوس سرزمین سے جو نزدیک ہے اذرعات کے مقام سے مراد ہے- اور یہ مقام رومیون کے ملک کا عرب سے نہایت نزدیک ہے یہان رومیون کو ایک لڑائی مین شکست ہو گئی تھی- اور نبی صلعم کو اور نیز سب مسلمانون کو اہل فارس کی فتح رومیون پر اوس وقت بُری معلوم ہوئی تھی- کیونکہ رومی اہل کتاب ہین اور کفار اس سے خوش ہوئے تھے- کیونکہ مجوسی بھی اونہین کی طرح اُمّی تھے- جب یہ آیتین نازل ہوئین تو حضرت ابوبکر الصدیق نے ابی بن خلف سے اس امر کی شرط کی تھی کہ رومیون کو نو برس کے اندر اندر فتح ہو گی- اور شرط مین سَو اونٹ بدے تھے حضرت ابوبکر جیت گئے- اوس وقت شرط بدنا حرام نہین ہوا تھا- جب رومیون کو فتح ہو گئی- تو اوس کی خبر رسول اللہ صلعم کے پاس یوم الحدیبیہ مین آئی تھی-

اون نشانیون کا بیان جو کسریٰ نے رسول اللہ صلعم کی سبب سے دیکھی تھین

۲۱۳- کسریٰ کے محل کا شکستہ ہونا اور

ان نشانیون مین سے یہ نشانیان ہین- کہ کسریٰ

دجلۃ العورا کا ٹوٹنا محمد صلعم کی بعثت کی وجہ سے	نے دجلۃ العورا کا بند باندہا تھا - اور اوس پہ

دولت بیشمار صرف کردی تھی - اور اپنے دربار کے لیے ایک ایسا محل بنوایا تھا کہ دنیا مین اوس کا نظیر نہ تھا - اور کسریٰ کے پاس تین سو ساٹھ کاہن ساحر اور منجم وغیرہ تھے اور ان مین ایک عرب بہی تھا جس کا نام سائب تہا - باذان نے اوسے یمن سے بہیجا تہا - کسریٰ کو جب کوئی ایسا امر پیش آتا کہ جس سے اوسے رنج ہوتا تو وہ اونہین اکٹھا کرتا اور اون سے کہتا دیکھو یہ معاملہ کیسے ہوگا -

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلعم کو مبعوث فرمایا تو کسریٰ نے صبح اُٹھکر دیکھا - دیکھتا کیا ہے کہ دجلۃ العورا کا بند ٹوٹ گیا - اور اوس کا محل بغیر ثقل شکستہ ہوگیا جب اوس نے یہ دیکھا تو اوسے اندیشہ ہوا اور کہا محل شکستہ ہوگیا - اور دجلۃ العورا ٹوٹ گیا - شاہ بشکست یعنی پادشاہ ٹوٹ گیا - پہر اپنے کاہن ساحر اور منجم بُلائے - اور اون مین سائب کو بلایا - اور اون سے کہا - دیکھو یہ کیا بات ہے - جب اونہون نے غور کیا اور اوس کے معاملہ کو سوچا - تو آسمان کے اقطار بند پاے اور زمین مین تاریکی نظر آئی - اس سے جو کچھہ اونہون نے اپنے علم کے پانسہ ڈالے سب خالی گئے اور کچھہ نہ معلوم ہوا - لیکن سائب اسی دہن مین اندہیری رات مین زمین کے ایک ٹیلہ پر سو رہا - دیکھتا کیا ہے - کہ ایک برق حجاز کی طرف سے چمکی اور مشرق تک پہونچ گئی - جب صبح ہوئی تو اپنے قدمون کے تلے ایک سبز باغ نظر آیا - پہر کہا اگر میرا قیافہ سچ ہے - تو میرے نزدیک حجاز سے ایک سلطان نکلیگا - جو مشرق تک پہونچ جائیگا - اور اس کی وجہ سے زمین سرسبز ہو جائیگی - کہ اوس سے بہتر کسی پادشاہ کے زمانہ مین سرسبز نہ ہوئی ہوگی - جب یہ کاہن اور ساحر اور منجم ایکدوسرے

سے ملے اور اُنھون نے جو حال تہا وہ دیکھا۔ اور سائب نے جو دیکھا تہا وہ بہی اُنہین معلوم ہوا۔ تو آپس مین اونہون نے کہا کہ یہ بات جو ہم پر مخفی رہی۔ اور ہمارے علوم کی وہان تک رسائی نہ ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نبی پیدا ہوا ہے۔ یا مبعوث ہونے والا ہے۔ کہ وہ یہان کی بادشاہی چھین لیگا۔ اور یہ سلطنت مٹ جائیگی اگر یہ بات کسریٰ سے ہم کہین کہ اوس کی سلطنت جاتی رہیگی۔ تو وہ ضرور ہمین قتل کر ڈالیگا۔ اس سے سب نے اتفاق کیا کہ اوسے یہ حال نہ بتائین۔

۱۴ا۔ کاہنون کا کسریٰ کو محمد صلعم کی بعثت کا حال بتانا۔

اور سب نے کسریٰ سے کہا۔ کہ ہمنے اپنے علم سے دیکھا تو ہمین معلوم ہوا۔ کہ دجلۃ العورا اور محل شاہی کی بنیاد نحس ساعت مین رکہی گئی تھی۔ جب لیل و نہار کی گردش ہوئی تو اوس نحوست کا وقت آگیا۔ اور جو نحس گھڑی مین بنیاد ڈالی گئی تہی وہ گرگئی۔ اب ہم حساب کرتے ہین اور تجھے بتاتے ہین اوسوقت تو اونکی بنیاد درکہہ وہ پہر نہ گرینگے۔ پہر حساب کر کے اوسے بنیاد ڈالنے کی ساعت بتائی اور اوس نے دجلۃ العورا کو بہت روپیہ خرچ کر کے آٹھ مہینے مین بنوا لیا۔ جب تیار ہوگیا۔ تو کہا مین اس کی دیوار پر بیٹھتا ہون۔ اونہون نے کہا اچھا آپ بیٹھئے۔ پھر کسریٰ اپنے سردارون کو لیکر اوس پر گیا اور وہان بیٹھا دیکھتا کیا ہے کہ دجلہ کی بنیاد تو نیچے سے دہس گئی۔ اور بڑی مشکل سے مرتے مرتے بچا۔

جب لوگون نے اوسے وہان سے نکال لیا۔ تو اوس نے کاہن اور ساحر اور منجم اکٹھے کیے اور اون مین سے کوئی سو کے قریب مار ڈالے۔ اور کہا کہ مین نے تمہین اتنا بڑا اعزاز دیا۔ اور بڑی بڑی تنخواہین تمہاری مقرر کی ہین۔ پھر بہی تم مجھ سے دل لگی کرتے ہو

وہ بولے غریب پرور - جہان پناہ - ہم حساب مین چوک گئے - جیسے اور لوگ ہم سے پہلے چوک چوک گیے ہین - پہر اونہون نے حساب کر کے ایک اور ساعت بتائی - اور وہ عمارت بنائی گئی - اور تیار ہو جانے پر اوسے وہان بیٹہنے کی اونہون نے اجازت دی لیکن کسری کو خوف ہوا - اس لیے وہ گہوڑے پر سوار اوس پر گیا - دیکہتا کیا ہے کہ دجلہ کی بنیاد پہر دہس گئی پہر اوس کی بڑی مشکل سے جان بچی - اور اوس نے پہر اونہین بلا یا - اور کہا مین تمہین سب کو قتل کر دون گا نہین تو سچ سچ کہدو - آخر لاچار اونہون نے سچ سچ بیان کر دیا - کسری نے کہا - افسوس پہلے ماننو پہلے سے تم نے کیون نہ کہا مین اوسے سوچتا - اور اوس مین کوئی بات نکالتا - بولے کہ ہمنے خوف کے سبب سے آپ سے یہ بات نہ کہی تہی - پہر کسری نے اونہین چہوڑ دیا -

۲۱۵ - دجلۃ العورا کے ٹوٹ جانے اور بے مرمت رہنے کی وجہ -

اور جب دیکہا کہ دجلہ قابو مین نہین آتا - تو اوس نے اوس کے بنانے سے کنارہ کیا - اسی سبب سے وہان بطایح یعنی کہار پڑ گیے ہین - اس سے پیشتر وہان نہ تہے - اور زمین سب آباد و مزروعہ تہی - سنہ ۷ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن حذیفۃ السہمی کو کسری کے پاس بہیجا تہا اوس سال فرات اور دجلہ مین اس قدر سیلاب آیا تہا - کہ اوس سے بڑہ کر نہ تو کبہی پہلے آیا اور نہ اب تک بعد مین آیا ہے اس سے بند مین شگاف پڑ گیے - اور بند کی بنیاد دہس گئی کسری نے بہت کوشش کی - کہ بند باندہے مگر پانی کا ایسا زور تہا - کہ کسی طرح اوس کی مرمت نہ ہو سکی - اور پانی بطایح کی طرف پہر گیا - اور کہیتون مین پانی پہیل گیا - اور کتنے ہی ضلع غرق کر دیے - پہر عرب فارس کے ملک مین گیے - اور فارس والون کو اونکی لڑائیون سے فرصت نہ ملی - اور یہ بند کے شگاف بڑہنے لگے - جب حجاج کا زمانہ آیا

تو اور شگاف پیدا ہو گیے۔ حجاج نے اونہین اس لیے مسدود نہ کیا۔ کہ اوس سے دہقانون کو نقصان ہوتا تھا۔ اور اِن دہقانون نے اوس پر ابن الاشعث کی طرفداری کی تہمت لگائی تھی۔ اسواسطے بندمین بہت بڑی خرابی پیدا ہوگئی۔ اور پہر آدمیون کو اوس کا بنانا مشکل ہوگیا۔ اسی وجہ سے وہ اب تک ویسا ہی پڑا ہوا ہے۔

۲۱۶۔ کسریٰ پر فرشتہ کا ہدایت کے لئے جانا اور کسریٰ پر کچھ اثر نہ ہوتا۔

ابو سلمہ ابن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی نے کسریٰ کے پاس ایک فرشتہ کو بہیجا۔ اس وقت وہ اپنے ایوان کے ایک کمرے مین تہا۔ اوس کمرے مین کسی کو رسائی نہین ہوتی تہی۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہ فرشتہ اوسکے سر پر کہڑا ہے۔ اور ہاتھ مین ایک عصا ہے اس وقت دوپہر کی شدت سے گرمی پڑ رہی تہی۔ اور کسریٰ قیلولہ کے لیے لیٹا ہوا تہا۔ اوس نے کسریٰ سے کہا تو مسلمان ہوجا۔ نہین تو مین اس عصا کو توڑ ڈالونگا کسریٰ نے کہا اچھا ذرا ٹہیر وہ لوٹ گیا۔ پہر کسریٰ نے اپنے پہرہ والون اور دربانون کو بلایا۔ اور اون پر سخت ناراض ہوا۔ اور کہا کہ یہ شخص کیسے مکان مین آگیا۔ اونہون نے کہا یہان تو کوئی نہین آیا۔ اور ہم نے کسی کو بہی نہین دیکھا۔ جب دوسرا سال ہوا تو اسی ساعت مین وہ فرشتہ پہر آیا اور کہا یا تو تو مسلمان ہوجا۔ ورنہ اس عصا کو توڑ ڈالونگا کہا ذرا ٹہیر جا۔ اور پہرہ والون اور دربانون پر غصہ کیا۔ جب تیسرا سال ہوا تو فرشتہ پہر آیا اور کہا مسلمان ہوتا ہے تو ہو ورنہ مین عصا کو توڑے ڈالتا ہون۔ کہا ذرا ٹہیر مگر اوس نے عصا توڑ دیا۔ پہر نکلکر چلدیا۔ پہر اوس کا ملک برباد ہوگیا۔ اور اوس کا بیٹا اور فارس والے نکل گیے اور وہ مار ڈالا گیا۔

اور حسن بصری نے بیان کیا ہے۔ کہ رسول اللہ کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ

کسریٰ پر اللہ تعالیٰ کی حجت کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اوس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا تھا۔ اوس نے اوسکے گھر کی دیوار سے ایک انگشت نکالی۔ جس کے نور سے اوجالا ہوگیا۔ جب کسریٰ نے دیکھا تو گھبرایا۔ فرشتہ نے کہا ڈر و مت کسریٰ اللہ تعالیٰ نے ایک رسول بھیجا ہے۔ اور اوس پر کتاب نازل فرمائی ہے اوس کی اطاعت کر۔ اوس سے تیری دنیا اور آخرت اچھی ہو جائیگی۔ کہا اچھا مین دیکھونگا۔

واقعہ ذی قار اور اوس کا سبب

۲۱۷۔ منذر کے بعد کسریٰ کا عدی کی معرفت منذر کے بیٹون کو انتخاب کے لیے بلوانا۔

کہتے ہین۔ کہ جب نبی صلعم نے سنا کہ ربیعہ کو کسریٰ کے لشکر پر فتح ہوئی تو فرمایا کہ یہ پہلا ہی دن ہے جس مین عربون نے عجمیون سے اپنا انصاف لیا ہے۔ اور میرے سبب سے فتح حاصل کی ہے۔ یہ بات لوگون نے حضرت کی یاد کر لی تھی۔ اور یہ بات رسول اللہ نے اوسی روز کہی تھی جس روز یہ واقعہ ہوا تھا۔ ہشام بن محمد نے بیان کیا ہے۔ کہ عدی بن زید التمیمی اور اوس کا بھائی عمار جسے اُبَیّ کہتے تھے اور عمرو جسے سمی کہتے تھے شاہان کسریٰ کے پاس رہا کرتے تھے۔ اور بالکل اونھین کے ہو گئے تھے۔ اور جب منذر ابن المنذر پادشاہ ہوا۔ تو اوس نے اپنے بیٹے نعمان کو عدی بن زید کی گود مین دیدیا تہا۔ اور اوسکے نعمان کے سوا اور بھی گیارہ بیٹے تھے۔ جن کو حسن و جمال کے سبب اشاہب (گورا) کہتے تھے۔

جب منذر ابن منذر مر گیا۔ اور اوس کی اولاد رہ گئی۔ تو کسریٰ بن ہرمز نے چاہا۔ کہ اون مین سے کسی کو پسند کر کے عرب پر پادشاہ کرے۔ اور عدی بن زید کو بلایا۔ اور منذر کی

اولاد کا حال اوس سے پوچھا۔ اوس نے کہا کہ وہ بڑے مرد ہین۔ کسریٰ نے حکم دیا
کہ اونہین بلائے۔ عدی نے اونہین لکھکر بلوایا۔ اور اپنے پاس ٹھیرایا اور لوگون پر
ایسا ظاہر کیا۔ کہ نعمان پر اوسکے بہائیون کو وہ ترجیح دیتا ہے۔ اور نعمان کا پادشاہ ہونا
نہین چاہتا اور سب بہائیون کو الگ الگ بلا کر بات چیت کی۔ اور اون سے کہدیا
کہ جب پادشاہ تم سے پوچہے۔ کہ عربون کا تم بندوبست کر سکتے ہو۔ تو کہنا کہ ہم عربون
کا تو بندوبست کر سکتے ہین۔ مگر نعمان کا نہین کر سکتے۔ اور نعمان سے کہدیا کہ جب
پادشاہ تجھ سے سوال کرے کہ تو اپنے بہائیون کا بندوبست کر سکتا ہے۔ تو کہنا
کہ جب مین بہائیون کا بندوبست نہ کر سکا تو پہر کس کا کر سکون گا۔

۲۱۸۔ کسریٰ کا عدی کی تدبیر سے نعمان کو پادشاہ کرنا اور عدی ابن مرنیا کا رنج عدی ابن زید سے

ایک شخص بنی مرنیا کا تھا اوسکا نام عدی ابن اوس بن مرنیا تہا اور وہ بڑا آگ کا پتلا اور شاعر تہا
اور اسود بن منذر سے کہتا تہا کہ تو جانتا ہے مین تیرا طرفدار ہون اور میری نظر تجھ پر ہے
مین چاہتا ہون کہ تو عدی بن زید کی مخالفت کر۔ کیونکہ وہ کسی طرح تیرا طرفدار نہین ہے
لیکن اسود نے اوس کی بات نہ مانی۔ جب کسریٰ نے عدی بن زید کو حکم دیا تو اوس
نے ایک ایک کرکے کسریٰ کے روبرو اونہین پیش کیا۔ اور کسریٰ نے اون سے
پوچھا تم عربون کا بندوبست کر سکتے ہو۔ اونہون نے کہا ہان مگر نعمان کا نہین کر سکتے
جب نعمان اوس کے پاس حاضر ہوا تو کسریٰ نے دیکہا کہ وہ بدشکل سرخ رنگ چتلا
پست قد ہے۔ کسریٰ نے پوچھا کیا تو اپنے بہائیون کا اور عربون کا بندوبست
کر سکتا ہے۔ اوس نے کہا۔ ہان اگر مجھ سے اپنے بہائیون کا ہی بندوبست
نہ ہو سکا۔ تو پہر اور کس کا مین کر سکون گا۔ کسریٰ نے اوسے پادشاہ کر دیا۔ اور خلعت شاہی

اور تاج ملوکانہ جس کی قیمت ساٹھ ہزار درہم تھی اوسے پہنایا - یہ سنکر عدی ابن مرنیا نے
اسود سے کہا چل دور ہو تو نے میرا کہنا نہ مانا جس سے تجھے یہ نقصان اُٹھانا پڑا -
پھر عدی بن زید نے کھانا تیار کرایا - اور عدی بن مرنیا کو اپنے یہان بلایا - اور اوس
سے کہا مین جانتا ہون تو اسود کو چاہتا تھا - کہ پادشاہ ہوئے - اور میرے آدمی نعمان
کو چاہتا تھا کہ یہ نہ ہو - اس باب مین مجھے ملامت نہ کرنا چاہیئے - مین بہی اسیطرح
چاہتا تھا - کہ میرا آدمی ہو اور تیرا آدمی نہ ہو - اب مین چاہتا ہون - کہ تو مجھ سے رنج نہ رکھے
کیونکہ اس مین جس قدر مجھ کو فائدہ ہوا ہے اوس سے تجھے کچھ کم فائدہ نہین ہوا ہے
اور ابن مرنیا کو قسم دی - کہ تو میری ہجو نہ کرنا - اور نہ کبھی دل مین کینہ رکھکر بدی کرنا - ابن مرنیا
اُٹھ کھڑا ہوا - اور قسم کھائی کہ مین تو ہمیشہ تیری ہجو کرونگا اور جہان تک ہو سکیگا تجھ سے
کینہ رکھون گا -

۲۱۹ - ابن مرنیا کی تدبیر سے نعمان کا عدی ابن زید کو بلا کر قید کرنا

پھر نعمان کسریٰ سے رخصت ہو کر حیرہ چلا آیا اور ابن مرنیا نے اسود سے کہا - تجھے پادشاہی
تو نہ ملی - اب تو عدی سے اپنا بدلہ لے - کیونکہ معد اگر دل آزردہ ہون تو اونہین
پھر نیند نہین آتی ہے - مین نے تجھ سے پہلے کہا تھا - عدی ابن زید کا کہنا نہ ماننا
مگر تو نے میری بات نہ سنی - اب مین چاہتا ہون - کہ جو کوئی چیز تیرے پاس آئے
تو تو اوسے مجھے دکھا دیا کر - چنانچہ اسود نے اوسکے کہنے کی تعمیل کی - ابن مرنیا
بڑا مالدار تھا - نعمان کو ہمیشہ ہدیہ اور تحفے دیتا رہتا تھا اس سے نعمان اس کا نہایت
اکرام کرنے لگا - اور ابن مرنیا کا یہ قاعدہ تھا کہ جب عدی ابن زید کا ذکر آتا تو وہ اوس کی
تعریف کرتا مگر اس قدر کہدیتا کہ وہ بڑا مکار دغاباز ہے - اس طرح اوس نے نعمان کے

آدمیون کو گانٹھ لیا۔ اور سب اوس کے ہوا خواہ ہو گیے۔ اور ابن مرنیا نے اونہین ایسا کر لیا کہ نعمان کے پاس جا کر وہ سنانے لگے۔ کہ عدی ابن زید کہتا ہے نعمان میرا عامل ہے۔ مین نے ہی اوسے پادشاہ بنایا ہے جب یہ خبرین متواتر نعمان کے کان مین ڈالی گیئن۔ تو نعمان اوس کا دشمن ہو گیا۔ اور عدی ابن زید کو لکھا کہ میرے پاس ہو جا۔ عدی نے کسریٰ سے اجازت لی۔ اور جب اوس نے اجازت دیدی۔ تو وہ نعمان کے پاس آیا۔ لیکن نعمان نے اوس کو دربار مین نہ بلایا۔ بلکہ اوسے قید کر دیا۔ اور دربار کے آنے سے اوس کی ممانعت کر دی عدی ابن زید شاعر تھا قید خانہ مین شعر کہا کرتا تھا۔ جب یہ اشعار عدی کے نعمان نے سنے تو اوسے عدی کے قید کرنے سے ندامت ہوئی۔ پھر اوسے یہ بھی خوف ہوا۔ کہ اگر چھوڑ دون تو مجھے کچھ نقصان نہ پہونچا یئے۔

۲۲۰۔ ابی کی سفارش سے کسریٰ کا عدی کے چھوڑنے کے لیے لکھنا اور نعمان کا عدی کو قتل کرنا پھر عدی نے اپنے بہائی اُبیؔ کو کچھ بیتین لکھکر بہیجین۔ اور اپنے حال سے اوسے اطلاع دی۔ جب اوس نے یہ ابیات اور اوس کا خط پڑہا۔ تو کسریٰ سے اوسکی نسبت ذکر کیا۔ کسریٰ نے نعمان کو اوسکی نسبت ایک خط لکھا اور ایک شخص کو بہیجکر اوس سے کہا۔ کہ عدی کو چھوڑ دو عدی کا بہائی بھی ساتھ آیا تھا۔ کسریٰ کا قاصد ابھی نعمان کے پاس گیا ہی نہین کہ یہ خوشی خوشی اپنے بہائی کے پاس قید خانہ مین گیا۔ اور کہا کہ پادشاہ نے تیرے چھوڑ دینے کے لیے نعمان کو لکھا ہے۔ عدی نے کہا۔ تو تو اب میرے پاس سے کہین مت جا۔ اور پادشاہ کا خط مجھے دے۔ کہ مین اوسے نعمان کے پاس بہیجدون۔ کیونکہ اگر تو میرے پاس سے نکلکر باہر جائیگا۔ تو نعمان مجھے مار ڈالیگا

مگر اوس نے نہ مانا۔

اس پر عدی کے دشمن نعمان کے پاس گئے۔ اور اوسے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ اور عدی کے اطلاق سے اوسے ڈرایا۔ نعمان نے اونہین عدی کے پاس بہیجا۔ اور اونہون نے آکر اوس کا گلا گہونٹ کر مار ڈالا۔ اور کہین دفن کر دیا۔ پہر جب قاصد نعمان کے پاس آیا۔ اور خط دیا۔ تو اوس نے کہا بسر و چشم۔ اور قاصد کو چار ہزار مثقال اور ایک لونڈی دی۔ اور کہا۔ صبح کو قید خانہ سے جا کر اوسے لے آنا۔ جب صبح کو قاصد قید خانہ مین گیا۔ تو دیکہتا کیا ہے کہ وہان تو عدی کا پتہ بہی نہین۔ اور پہرے والون نے کہا۔ وہ تو مدت ہوئی مر گیا۔ قاصد نعمان کے پاس لوٹ کر آیا۔ اور کہا مین نے اوسے کل دیکہا۔ اور آج وہ وہان نہین ہے۔ کہا تو جہوٹ کہتا ہے۔ اور اوسے اور رشوت دی۔ اور اوس سے عہد و پیمان لے لیے کہ کسریٰ سے یہ نہ کہے۔ بلکہ اوس سے کہے۔ کہ اوس کے پہونچنے سے پیشتر ہی عدی مر چکا تہا۔ راوی کہتا ہے کہ نعمان کو اوس کے قتل کرنے سے ندامت ہوئی تہی۔ اور عدی کے دشمن نعمان کو کچہہ دہمکیان سی دیتے تہے۔ جس سے نعمان کو سخت خوف ہوا۔

۱۲۲۔ نعمان کی سفارش سے زید بن عدی کا کسریٰ کے پاس نوکر ہونا اور زید کا کسریٰ کے لیے نعمان سے بیٹی لینے کو جانا۔

پہر ایک مرتبہ نعمان شکار کے لیے گیا۔ وہان کہین اوسے عدی کا ایک بیٹا زید بن عدی مل گیا۔ اور اوس سے آکر بات چیت کی نعمان اوس سے بہت ہی خوش ہوا۔ اور اوسکے باپ کی نسبت جو اوس نے کیا تہا اوس سے اوس کا بہت کچہہ عذر کیا۔ اور اوسے کسریٰ کے پاس بہیجا۔ اور اوسکی

سفارش کی۔اور لکہا کہ اوسے اوسکے باپ کی جگہہ مقرر کر لے۔کسریٰ نے زید بن عدی کو عدی کی جگہہ مقرر کر دیا۔زید کا کام کسریٰ کے یہان لکہنے پڑہنے کا تہا خاصکر وہ تحریرات اوس کے ذریعے سے ہوتی تہین جو عربون کو بہیجی جاتی تہین۔کسریٰ نے اوس سے نعمان کا حال پوچہا اوس نے نعمان کی اوس سے بڑی تعریف کی۔اور بادشاہ کے پاس کئی سال تک اپنے باپ کے عہدہ پر مقرر رہا اور کسریٰ کے دربار مین اکثر اوس کا جانا آنا رہتا تہا۔

عجم کے بادشاہون کے یہان عورتون کی کچہہ صفتین لکہی ہوئی تہین۔اور اون اوصاف کی عورتین وہ ملکون سے اپنے واسطے منگایا کرتے تہے۔لیکن عرب کو آدمی نہین بہیجتے تہے۔زید بن عدی نے کسریٰ سے کہا مین جانتا ہون تیرے غلام نعمان کے یہان اوس کی بیٹی اور اوس کے چچون کے بیٹون سے بہی زیادہ اسی صفات کی لڑکیان موجود ہین۔کسریٰ نے کہا۔تو تو اوسے لکہہ۔زید نے کہا۔حضور عربون مین اور خصوصاً نعمان مین سب سے بری بات یہ ہے۔کہ وہ اپنے آپ کو عجمیون سے بڑا اکرم سمجہتے ہین۔اس لیے مین یہ پسند نہین کرتا کہ وہ انہین کہین چہپا دے۔ہان البتہ اگر مین خود گیا۔تو پہر اوسکی مجال نہین کہ وہ اونہین چہپا سکے۔اس لیے آپ مجہے بہیجدیجئے۔اور میرے ساتھ کسی ایسے شخص کو بہی بہیجئے۔کہ وہ عربی سمجہتا ہو اس واسطے کسریٰ نے اوسے نعمان کے پاس بہیجا۔اور ایک اور تیز آدمی بہی اوس کے ساتھ کیا۔

۲۲۲۔زید کا نعمان کے جواب کا ترجمہ کر کے کسریٰ کو نعمان کا دشمن بنانا۔	پہر یہ دونو روانہ ہوئے۔اور حیرہ پہونچے اور نعمان کے دربار مین گیے۔اور اوس سے کہا بادشاہ

کو اپنے واسطے اور زید نے اپنے بیٹون کے واسطے لڑکیون کی ضرورت ہے۔ اور وہ
چاہتا ہے کہ تجھے اپنے خسر ہونے کا اعزاز بخشے اس واسطے مجھے اوس نے
تیرے پاس بھیجا ہے۔ کہا کیسی لڑکیان چاہئین۔ زید نے اون کی صفات بیان کین
اور وہ صفات یہ تھین۔ کہ منذر نے نوشیروان کو ایک لڑکی بھیجی تھی۔ جو اوسے حارث
بن ابی شمر الغسانی کی لوٹ مین سے ملی تھی۔ اور نوشیروان کو لکھا تھا۔ کہ اس لڑکی مین
یہ یہ صفات ہین (اون صفات کا ترجمہ یہان ہم نے چھوڑ دیا ہے) کسریٰ نے
اوس لونڈی کو قبول کر لیا۔ اور حکم دیا۔ کہ یہ صفات لکھ لیے جائین یہی صفات کسریٰ
بن ہرمز کے زمانہ تک۔ دفتر مین لکھی ہوئی موجود تھین۔ زید نے یہ سب صفتین پڑھکر
نعمان کو سنائین۔ نعمان کو بیٹی کا دینا سخت ناگوار گزرا۔ اور زید سے قاصد کے
روبرو کہا۔ ما فی عین السَّوَاد وفارس ما تبغون حاجتکم (کیا سواد اور فارس کے رہنے
والون مین ایسی لڑکیان نہین جن سے آپ لوگون کی حاجت پوری ہو سکے۔ یا کیا سواد اور فارس
کے گایون سے تمہاری حاجت رفع نہین ہو سکتی) قاصد نے زید سے پوچھا کہ عین کے
کیا معنی ہین اوس نے جواب دیا گایون کے جو نعمان کا مقصد تھا اوس سے
کہا گائے اور نعمان نے اونہین دو روز ٹھیرایا۔ اور کسریٰ کو لکھا۔ کہ جیسی لڑکی آپ کو
مطلوب ہے ایسی میرے پاس نہین ہے اور زید سے کہا میری طرف سے بادشاہ
کی خدمت مین عذر کر دینا۔ جب زید کسریٰ کے پاس لوٹ کر گیا تو اوس نے زید
سے کہا۔ تو تو کہتا تھا۔ کہ وہان بہت اچھی اچھی لڑکیان ہین۔ وہان تو کوئی بھی نہین نکلی
زید نے کہا مین نے جو بادشاہ سے عرض کیا تھا وہ تو صحیح تھا۔ مین نے پہلے ہی
کہدیا تھا کہ عرب لوگ اپنی لڑکیان اورون کو نہین دیتے ہین۔ یہ اون کی بڑی بدبختی کی

بات ہے۔ اور سمجھ کے خلاف ہے۔ اس قاصد سے حضور پوچھین کہ نعمان نے کیا کہا تھا۔ کیونکہ مین تو وہ بات حضور کے روبرو نہین کہہ سکتا پادشاہ کی شان کے خلاف ہے۔ کسریٰ نے قاصد سے پوچھا۔ تو اوس نے کہا۔ نعمان نے جواب دیا ہے کیا سواد کی گائین پادشاہ کے لیے کافی نہین جو ہم سے عورتین مانگتا ہے اس سے پادشاہ کے دل پر چوٹ لگی۔ اور چہرے کا رنگ غصہ کے مارے متغیر ہوگیا۔ اور بولا۔ بہت غلامون نے اس سے بھی بڑھ بڑھ کے ارادے کر لیے ہین۔ اب سے نعمان کی حالت خطرناک ہوگئی۔

۲۲۳۔ کسریٰ کے خوف سے نعمان کا بہاگنا اور اپنے اہل وعیال ہانی کے سپرد کرکے کسریٰ کے پاس جاکر قید ہوتا اور مرنا۔

پہر یہ بات جو کسریٰ نے کہی اوس کی خبر نعمان کو بھی پہونچی۔ اسکے بعد کسریٰ کتنے دنون تک تو خاموش رہا۔ اور نعمان بھی ادہر تیاری کرتا رہا کہ اسی مین کسریٰ کا حکم آیا۔ اور نعمان کو اوس نے اپنے پاس بلایا۔ جب یہ حکم آیا تو نعمان نے اپنے ہتیار وغیرہ جو چیزین قابو کی تھین لین۔ اور کوہستان بنی طے مین چلا گیا۔ جہان اوس کی سسرال تھی اور اون سے اپنے اعانت کی درخواست کی۔ مگر کسریٰ کے خوف سے اونھون نے پناہ دینے سے انکار کیا۔ پہر وہ ادہر اُدہر سب جگہہ پہرتا رہا۔ لیکن کسی نے پناہ دینا قبول نہ کیا۔ آخر لاچار مخفی طور پر بنی شیبان کے پاس ذی قار مین آیا۔ اور ہانی بن مسعود بن عمرو الشیبانی سے ملاقات کی۔ یہ شخص ایک بڑا زبردست سردار تھا۔ اور ربیعہ مین سے آل ذی الجدین کی حکومت قیس بن مسعود بن قیس بن خالد بن ذی الجدین کے ہاتھ مین تھی۔ کسریٰ نے اوسے اُبلہ دینے کا لالچ دیا تھا۔ اس واسطے نعمان یہ نہ چاہتا تھا۔ کہ اپنے اہل وعیال کو اوس کے

حوالہ کردے۔ مگر نعمان کو یہ معلوم تہا۔ کہ ہانی اوسکے اہل وعیال کی ایسی ہی حفاظت وحمایت کریگا جیسی کہ اپنے بچون کی کریگا۔ اسواسطے نعمان نے اپنے اہل وعیال اور ہال ومنال جو کچھ تہا جس میں چارسو زرہین اور ایک قول کے بموجب آٹھہ سو زرہین بھی تہین ہانی کے حوالہ کین۔ اور پہر کسری کی طرف روانہ ہوا۔ پہر زید بن عدی نعمان سے ساباط کے پل پر ملا۔ اور اوس سے ازراہ حقارت بولا ارے نعیم بچ سکتے ہو تو بچ جاؤ نعمان نے کہا زید یہ سب تیرے ہی کرتب ہین۔ اگر مین بچ گیا تو تیرے ساتہہ وہی کرونگا جو مین نے تیرے باپ کے ساتہہ کیا تہا۔ زید نے کہا چلے جاؤ بچہ نعیم۔ مین نے ایسا دہنگنا بنایا ہے۔ کہ اوسے طراتہ بچہ ابہی نہین توڑ سکتا ہے۔

غرض جب نعمان کسری کی دروازہ پر پہونچا۔ تو کسری نے اوسے قید کرکے خانقین مین بہجوا دیا۔ اور وہ وہان طاعون مین مرگیا۔ مگر کچھہ لوگ اعشی کی اس بیت کی سبب سے کہا کرتے ہین کہ وہ ساباط مین مرا ہے ۵

فذالک وما ینجی من الموت ربہٗ	بساباط حتی مات وھو محرزق

تجھ پر فدا اوسے تو ساباط مین اوسکا پروردگار بہی (نعوذ باللہ) موت سے نہ بچا سکا۔ کہ جس سے وہ تنگی اور قید مین پڑا پڑا مر گیا

اس کی موت اسلام سے پہلے ہوئی ہے۔

۲۲۴۔ کسری کا عرب پر ایاس کو عامل کرنا اور ایاس کا ہانی سے نعمان کا متروکہ مانگنا اور اون کا لڑنے کو تیار ہونا۔

جب نعمان مرگیا تو کسری نے حیرہ اور اوسکے علاقہ پر جو نعمان کے قبضہ مین تہا ایاس بن قبیصۃ الطائی کو عامل مقرر کردیا کسری جسوقت روم کو جاتا تہا تو اوس کا گزر اس ایاس پر ہوا تہا۔ اس نے اوسے تحفے تحائف دئے تہے اور کسری اوس کا بڑا مشکور ہوا تہا۔ اب کسری نے اوسے بلایا اور عامل کرکے حکم دیا۔ کہ نعمان جو جو کچھہ ترکہ چھوڑ مرا ہے وہ سب جمع کرے اور میرے پاس بہیجدے ایاس نے ہانی بن مسعود الشیبانی کے پاس آدمی بہیجکر حکم دیا کہ نعمان کی دولت جو تیرے

پاس ہے وہ میرے پاس بہیجدے۔ ہانی نے اوسکے دینے سے انکار کیا جب ہانی نے انکار کیا۔ تو کسریٰ کو غصہ آیا۔ اس وقت نعمان بن زرعہ التغلبی اوس کے پاس موجود تہا۔ اور بکر بن وایل کی ہلاکت کی دعائین مانگتا تہا۔ اوس نے کسریٰ سے کہا۔ ابہی ان سے کچہہ نہ کہے۔ جب گرمی کا زمانہ آئے گا۔ تو یہ لوگ ذی قارین آئینگے۔ اس طرح جیسے پتنگے آگ مین آگرا کرتے ہین۔ اوس وقت آپ انہین جیسے چاہینگے پکڑ لینگے پہر جو چاہے کیجئے۔ اس واسطے کسریٰ خاموش ہو رہا۔

پہر جب وہ ذی قارین آئے۔ اوس وقت کسریٰ نے اون کے پاس نعمان بن زرعہ کو بہیجکر حکم دیا۔ کہ تین باتون مین سے ایک بات ماننا چاہیئے۔ یا تو بے شرط قید ہو جاؤ یا اپنا ملک چہوڑ کر نکل جاؤ۔ یا لڑلو۔ ان لوگون نے اپنے جواب کا دارومدار حنظلہ بن ثعلبۃ العجلی کی رائے پر رکہا۔ اوس نے لڑائی کی رائے دی۔ اس واسطے اون لوگون نے بادشاہ سے لڑائی کے لیے کہا۔

۲۲۵۔ اہل فارس کی چڑہائی بنی بکر پر اور شیبانیون کی فتح ذی قارین۔

پہر کسریٰ نے ایاس بن قبیصۃ الطائی کو امیر الجیش کیا۔ اور فارس کے مرزبان اور ہامرز تنسوی اور عربون مین سے تغلب اور ایاد اور قیس بن مسعود بن قیس بن ذی الجدین کو اوس کے ساتہ کیا اس وقت وہ سفوان کے کنارے تہا۔ پہر اوس نے ہاتہی منگائے۔ رسول اللہ صلعم اس وقت مبعوث ہو چکے تہے۔

اور ہانی بن مسعود نے بہی نعمان کی زرہین اور ہتیار اپنے لوگون مین تقسیم کر دئے۔ جب اہل فارس بنی شیبان کے قریب پہونچے۔ تو ہانی ابن مسعود نے کہا یا معشر بکر تم لوگون کو کسریٰ سے لڑنے کی طاقت نہین ہے۔ بیابان کی طرف چلکر پناہ گیر ہونا چاہئے

اس واسطے لوگ اوس طرف کو چلنے کے لیے جھپٹے - لیکن حنظلہ بن ثعلبہ عجلی اٹھا
اور کہا ہاں یہ کیا کرتا ہے تو تو چاہتا ہے کہ ہمیں بچا لے - مگر ہلاکت میں ڈالے دیتا ہو
اور بنی شیبان کو اُدہر سے لوٹایا - اور ہودون کے دوال جو کجاوون کے تنگ
کہنا چاہتیں (جس سے مراد غالباً سینہ بند ہین) کاٹ دئے - اس لیے اس کا لقب
مقطع الوضن ہو گیا - اور اپنے واسطے ایک قبہ کھڑا کرایا - اور قسم کہائی کہ جب تک
قبہ نہ بہاگیگا مین بہی نہ بہاگونگا اس واسطے لوگ لوٹے - اور نصف مہینے تک
پانی لیتے رہے -

پھر عجمی آئے - اور شیبانی اون کے لشکر وان سے ... کے خوف سے
کنوؤن کی طرف بہاگے - اور بکر اور عجل نے اون کا تعاقب کیا عجمی اون کے مقابلہ
کو صفین باندہ کر کھڑے ہو گئے - مگر اونہون نے خوب صبر کیا اور اچھی طرح سے میدان
مین جمے رہے - کہ لوگ کہنے لگے - عجل آج ہلاک ہو گئے - پہر بکر نے حملہ کیا - دیکہتے
کیا ہین کہ عجل تو ابہی تک لڑ رہے ہین - اور ایک عورت اون مین سے یہ کہہ رہی
ہے ؎

إِنْ تَظْفَرُوا نُحَزِّزْ وَاقِيْنَا الْغُرْلُ	إِيهًا فِدًا لَكُمْ بَنِي عِجْلُ
اگر تم لوگ ظفریاب ہو جاؤ تو تم ہماری نسبت غزل گوئی سے احتراز کرنا	اے بنی عجل شاد و شاد ہو ہم تم پر فدا ہین

پہر وہ برابر تمام دن لڑتے رہے اور پیاس کے خوف سے عجمی ذی قار کی کہاٹی کی
طرف کو ٹہلکے - یہ ذی قار ایک مقام کوفہ اور واسطے کے درمیان یا کوفہ اور بصرہ کے
درمیان ہے -

پہر ایاد نے جو فارس والون کے ساتہ تہے بکر سے کہلا بہیجا - اگر تم کہو تو ہم اب رات میں

ہی مارے جائین - اور اگر تم بہاگے ہو - تو ابہی ٹہیرے رہین - اور اوسوقت بہاگیو جسوقت لڑائی کے
واسطے مقابلہ ہو بکر نے کہلا بہیجا - کہ ابہی ٹہیرے رہو اوسی وقت بہاگنا جسوقت فریقین لڑائی کو لیے
ایکدوسرے کے مقابل ہون - ادہر یزید بن حسان السکونی نے جو بنی شیبان کا حلیف تہا کہا -
میرا کہا مانو - اور کمین مین چہپکر بیٹھہ جاؤ - چنانچہ وہ بیٹھہ گیے - پہر لڑائی ہوئی - اور باہم ایک دوسرے
نے ایک دوسرے کو لڑائی کے لیے بہڑکایا چنانچہ قرین الشیبانی کی بیٹی کہتی ہے ؎

اِیہًا بنی شیبان صفًا بعد صف	اِن تھزموا تُقَنّبو اٰتینا القُلَف

خاموش بنی شیبان صف بصف اپنی جگہہ پر رہو - اگر تم بہاگ گیے - تو تم ہم مین نامختونون (یعنی بچیان) کو ضائع کر دوگے (یعنی ہم دشمنون کے ہاتہہ مین چلے جائینگے اور تمہارے بچے ہمارے پیٹ سے پیدا نہ ہونگے)

اس وقت بنی شیبان کے سات سو آدمیون نے اپنی آستین کندہون سے پہاڑ پہاڑ کر
پہینک دی تہین - تاکہ اون کے ہاتہ تلوار مارنے کے واسطے ہلکے ہو جائین - اونہون
نے خوب خوب دلاوریان کین - اور ہامرز میدان مبارزت مین نکلا - اوس کے مقابلہ
کو ادہر سے برد بن حارثہ الیشکری باہر آیا - اور برد نے ہامرز کو مار ڈالا - پہر بکر کے میسرہ اور
میمنہ نے حملہ کیا - اور کمین والے لوگ بہی نکل پڑے - اور اہل فارس کے قلب لشکر پر
جہپٹے - جن مین ایاس بن قبیصۃ الطائی تہا - اُدہر ایاد اپنے وعدہ کے بموجب بہاگ
آئے - اس وجہ سے آخر فارس کے لشکر کو شکست ہوئی - اور بکر نے اون کا تعاقب
کیا - اور مال غنیمت اور ہتہیارون وغیرہ کی لوٹ کو چہوڑ کر اونہین خوب قتل کیا - اس لڑائی
کا حال شعرا نے بہت کچہہ لکہا ہے - اور کثرت سے اس باب مین اشعار کہے ہین -

عمرو بن ہند کے بعد حیرہ کے بادشاہ

۲۲۶ - آل نصر کے بقیہ بادشاہ اور حیرہ کی بادشاہی کا خاتمہ عمرو بن ہند کے مرنے کے وقت تک تو ہم آل نصر کے بعض

کے پادشاہون کا ذکر کر چکے ہین - جب عمرو مرگیا - تو اوسکے بجاے اوس کا بہائی قابوس بن المنذر چار سال پادشاہ رہا ان مین سے نوشیروان کے زمانہ مین آٹھ مہینے اور ہرمز کے زمانہ مین تین سال چار مہینے - پہر قابوس کے بعد سہراب ہوا - پہر اوسکے بعد منذر بن النعمان چار سال پادشاہ رہا - پہر نعمان ابن المنذر ابوقابوس بائیس برس پادشاہ رہا - اس مین سے ہرمز کے زمانے مین سات برس آٹھ مہینے - اور اوس کے بعد پرویز کے زمانہ مین چودہ برس چار مہینے پہر ایاس بن قبیصۃ الطائی پادشاہ ہوا - اور اوس کے ساتھ نخیرخان بہی تہا - یہ کسریٰ بن ہرمز کے زمانہ مین تہا اوس نے چودہ[۱۴] برس حکومت کی ہے - اس کی حکومت کے آٹھوین مہینے مین رسول اللہ صلعم مبعوث ہوئے ہین - پہر اسکے بعد آزادبہ ابن ماہیان الہمدانی سترہ[۱۷] برس پادشاہ رہا - کسریٰ ابن ہرمز کے زمانہ مین چودہ برس آٹھ مہینے - اور شیرویہ ابن کسریٰ کے زمانہ مین آٹھ مہینے - اور اردشیر بن شیرویہ کے زمانہ مین ایک سال سات مہینے اور بوران دخت کسریٰ کے زمانہ مین ایک مہینا -

پہر اسکے بعد منذر (ابن النعمان) ابن المنذر پادشاہ ہوا - جسے عرب لوگ معرور کہا کرتے ہین - اور جو بحرین مین جنگ جواثی کے روز مارا گیا - جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسکے پاس پہونچے ہین - تو اوس وقت اوس کی حکومت کو آٹھ مہینے ہوئے تہے یہ آل نصر کا آخری پادشاہ تہا - اسکے بعد جب فارس کی حکومت منقرض ہوگئی - تو اس خاندان کی حکومت بہی جاتی رہی -

ہشام کے قول کے بموجب آل نصر کے سب بیس[۲۰] پادشاہ ہوئے - اور پانچ سو بائیس[۲۲] برس آٹھ مہینے پادشاہی کی -

مروزان اور ہرمز کی طرف سے اوسکی یمن پر حکومت

۲۲۷- مروزان اور خرخسرہ اور باذان یمن کے والی ہشام نے بیان کیا ہے کہ کسریٰ نے جب زرین کو یمن سے معزول کیا تو اوسکے بعد یمن کا حاکم مروزان کو کیا - یہ وہان ایک مدت تک رہا - کہ اوس کی اولاد بھی وہان پیدا ہوئی - پھر ایک پہاڑ کے رہنے والون نے جس کا نام مصانع ہے خراج دینا موقوف کر دیا - مروزان اون پر چڑھ کر گیا - وہان دیکھتا کیا ہے کہ اون کا پہاڑ تو ایک بڑا مضبوط مقام ہے - اوس پر جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے - اور وہ راستہ ایسا ہے کہ اوسکی حفاظت کیلئے صرف ایک ہی آدمی کافی ہے -

لیکن اس پہاڑ کے مقابلہ مین ایک اور پہاڑ تھا - اور اس پہاڑ کے قریب ہی تھا مروزان گھوڑے پر سوار اوس پر چڑھ گیا اور اس گھاٹی سے پار ہو گیا - جب حمیرون نے دیکھا کہ گھاٹی سے پار ہو گیا - تو بولے کہ یہ تو شیطان ہے - پھر مروزان نے اون کا قلعہ لے لیا - اور اونھون نے خراج دیا بعد ازان اوس نے کسریٰ کو یہ سارا حال لکھا - کسریٰ نے اوسے اپنے پاس بلایا - اسواسطے اوس نے یمن پر اپنے بیٹے خرخسرہ کو اپنا نائب کیا - اور فارس کو روانہ ہوا - مگر راستہ مین ہی مر گیا - اس کے بعد کسریٰ نے خرخسرہ کو یمن سے معزول کر دیا - اور باذان کو والی کر کے بھیجا - یہ فارس والون کا یمن پر آخری حاکم تھا - اسکے بعد فارس سے پھر کوئی والی نہین آیا

کسریٰ پرویز کا قتل

۲۲۸- پرویز کا غرور اور مخلوق کی اوس سے ناراضی کسریٰ پرویز کے پاس مال بہت کثرت سے تھا - اور دشمن کا ملک اوس نے بہت فتح کیا تھا - اوس کی تقدیر یاور تھی - اور لوگون کا

مال چہین لیا کرتا تہا۔ اس ہے مخلوق کے دل اوس سے بدل گیے ستے۔ کہتے ہین کہ اوس کی بارہ ہزار اور ایک روایت مین ہے تین ہزار عورتین تہین۔ کہ اون سے وہ مباشرت کیا کرتا تہا۔ ان کے علاوہ ہزارون لونڈیان ہی تہین۔ اور اوسکے پاس پچاس ہزار جانور ستے۔ جواہر اور ظروف وغیرہ کا اوسے بڑا شوق تھا۔ یہ بہی کہتے ہین۔ کہ اپنے جلوس کے اٹھارہوین سال اوس نے اپنے ملک کے خراج کا حساب کرایا تہا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک ارب بیس کرور مثقال چاندی آئی تہی وہ سب آدمیون کو حقیر و ذلیل سمجہتا تہا۔ اوس نے ایک شخص راذان کو حکم دیا تہا کہ جس قدر قیدخانون مین قیدی ہین اونہین جا کر مار ڈالے۔ مگر راذان نے اونہین قتل نہ کیا اس سے وہ قیدی پرویز کے دشمن ہوگیے۔ اور یہ بہی اوس نے حکم دیا تہا کہ جو لوگ روم سے بہاگ کر آئے ہین اونہین ہی قتل کر دیا جائے۔ وہ بہی اوسکے دشمن ہوگیے۔ ادہر ایک شخص کو اوس نے مقرر کیا۔ کہ جو خراج رعایا پر باقی رہ گیا ہے اوسے وصول کرے۔ لیکن رعایا نے جب خراج نہ دیا۔ تو اوس حاکم نے رعایا پر ظلم کیا۔ اس سے رعایا بہی اوس سے برہم ہوگئی۔

۲۲۹۔ پرویز کا قتل اور شیرویہ کا بادشاہ ہونا پہر عظماے سلطنت بابل کو گیے۔ اور اوسکے بیٹے شیرویہ ابن پرویز کو وہان سے نکالا۔ کسریٰ نے اپنی اولاد وہان بہیجدی تہی۔ اور اونہین سلطنت کے کامون سے منع کر دیا تھا اور مودب اون کے پاس مقرر کر دیے ستے۔ وہ اونہین تعلیم دیتے رہتے ستے۔ شیرویہ رات مین چہپ کر بہرشہر مین آیا۔ اور وہان جو قیدی ستے اونہین آزاد کر دیا۔ اور پہر وہ لوگ بہی اوس کے ساتہہ آکر فراہم ہوگیے۔ جنہین کسریٰ پرویز نے قتل کے لیے حکم دیا تہا۔ ان سب نے

ملک منادی کر دی - کہ قباد پادشاہ ہے - اور جب صبح ہوئی تو یہ لوگ رحبہ کسریٰ کی طرف چلے - پرویز کے پہرہ والے اونہین دیکھکر بہاگ گیے - اور پرویز محل سرا سے نکلکر ایک بستان مین بہاگ کر چلا گیا - جو اوسکے قصر کے قریب مین تہا - مگر قید ہوکر پکڑا آیا - اور مخلوق نے بیٹے کو پادشاہ کر دیا پہر اوس نے اپنے باپ کے پاس لوگون کو بہیجا - کہ جو جو حرکات اوس نے خلاف انصاف کی ہین اون کا اوس سے جواب پوچہے - مگر کچہہ فائدہ نہ ہوا - پہر فارس والون نے اوسے قتل کر دیا - اور بیٹے نے بہی اون کی مساعدت کی پرویز نے اڑتیس برس پادشاہی کی اوس کی حکومت کے بتیس برس پانچ مہینے اور پندرہ روز بعد نبی صلعم مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے تشریف لے گیے تہے -

۲۳۰ - پرویز کا اپنے بیٹون کو عورت کے پاس جانے سے منع کرنا اور یزدگرد کی پیدایش

کہتے ہین کسریٰ پرویز کے اٹھارہ بیٹے تہے اور سب مین بڑا شہریار تہا - اور شیرین نے اوسے متبنیٰ کیا تہا - منجمون نے کہین کسریٰ سے کہا تہا - تیرے ایک بیٹے کے ایک لڑکا پیدا ہوگا - جس کے وقت مین یہ حکومت خراب ہوجائیگی - اور تیرے خاندان سے پادشاہی جاتی رہیگی - اور اوس کی علامت یہ ہوگی - کہ اوسکے بدن کے کسی عضو مین کچہہ نقص ہوگا - اس واسطے پرویز نے اپنے بیٹون کو حکم دیدیا تہا کہ کسی عورت کے نزدیک نہ جائین - مجبور ہوکر شہریار نے شیرین سے اس کی شکایت کی شیرین نے اوسکے پاس ایک لونڈی بہیجی - جو اوسکے بال صاف کیا کرتی تہی - اور شیرین یہ خیال کرتی تہی - کہ اوس کے اولاد نہ ہوسکیگی - لیکن جب شہریار نے اوس سے مباشرت کی - تو اوس کو حمل رہ گیا - اور یزدگرد پیدا ہوا - پانچ سال تک وہ چہپائے

رہی۔ لیکن جب پرویز بوڑھا ہو گیا۔ تو اوس کی طبیعت بچون کے لیے چاہنے لگی۔ اوس وقت شیرین نے اوس سے کہا۔ کیا آپ اپنے بیٹون کے بچے دیکھنے سے خوش ہونگے۔ کہا ہان۔ اس پر اوس نے لاکر یزدگرد کو سامنے حاضر کیا پرویز نے اوسے پیار کیا۔ اور اپنے پاس رکھ لیا۔ ایک روز دیکھتا کیا ہے۔ کہ جو لوگون نے ذکر کیا تھا وہی علامت لوگ اوسمین بیان کرتے ہین۔ اسواسطے اوس نے یزدگرد کے کپڑے اُتروائے۔ دیکھے تو اوسکے ایک جنگاسے مین کچھ نقص ہے اس پر اوس نے چاہا۔ کہ اوسے قتل کرڈالے مگر شیرین نے منع کیا۔ اور کہا کہ اگر یہ پادشاہی جانے والی ہے تو اس کا روکنے والا کون ہے۔ پھر شیرین نے اوسے سیستان بھجوا دیا۔ بعض کہتے ہین کہ سواد کے ایک گانون حمانیہ مین چھڑوا دیا۔ پھر جب پرویز مارا گیا۔ تو اوس کا بیٹا شیرویہ پادشاہ ہوا۔

شیرویہ ابن پرویز ابن ہرمز ابن نوشیروان کی پادشاہی

۱۴۳۔ شیرویہ کا پرویز کو قید کرنا اور اوس سے چند باتون کا جواب طلب کرنا۔

جب شیرویہ ابن پرویز پادشاہ ہوا۔ جس کی مان مریم موریق پادشاہ روم کی بیٹی تھی اور جس کا نام قباد تھا تو اوس کے پاس عظماے سلطنت اور اشراف مملکت حاضر ہوے اور بولے کہ دو پادشاہ پادشاہی نہین کیا کرتے۔ تجھے چاہیے کہ پرویز کو قتل کر دے اوس وقت ہم تیری اطاعت کرینگے اور اگر تو اوسے نہین مارتا۔ تو ہم تجھے چھوڑتے ہین اور اوسی کو پادشاہ کرتے ہین۔ اس سے شیرویہ بڑا پریشان ہوا اور باپ کو دار الملک سے دوسرے مقام مین بھیجکر قید کر دیا۔ پھر عظماے سلطنت کو جمع کیا

اور اون سے کہا ہماری رائے مین یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرویز کے پاس کسی کو بھیجین اور اوس نے جو برائیان کی ہین اون سے اوسے مطلع کرکے اون کا جواب مانگین دیکھین کہ وہ کیا جواب دیتا ہے۔ پھر ایک شخص کو پرویز کے پاس بھیجا جس کا نام اسباد خشنش تہا اور جو مملکت کے کام اوس کے زمانہ مین کیا کرتا تھا۔ اور اوس سے کہا کہ میرے باپ بادشاہ سے جاکر کہہ کہ ہمنے تجھے قاصد کرکے بھیجا ہے۔ اور جو جو تونے برائیان کی ہین اون کا جواب مانگا ہے۔ اور وہ برائیان جو تونے کی ہین وہ یہ ہین۔ پہلے تونے اپنے باپ پر جرأت کی۔ اور اوس کی آنکھون مین سلائیان پھیر دین اور اوسے قتل کردیا۔ پھر تونے ہم سب کے ساتھہ جو تیرے بیٹے ہین یہ برائی کی کہ لوگون سے ملنا جلنا ہمارا بند کردیا۔ اور ہمارے آرام و راحت کی چیزون کو ہم سے چھڑا دیا۔ پھر یہ برائی کی کہ تونے مخلوق کو قید خانہ مین ڈالدیا۔ پھر تونے یہ خراب کام کیا کہ عورتین اپنے واسطے بہت جمع کین اور اونکو مہربانی سے نہ رکھا۔ اور اون سے اونہین الگ کردیا جو اون سے مباشرت کرتے اور اون سے اون کی اولاد پیدا ہوتی اور ایک یہ خرابی کی۔ کہ رعیت کے ساتھہ بڑی سختی اور بدمزاجی اور بے رحمی سے پیش آیا اور مخلوق کو جن کے پاس مال و دولت تہا تنگ کرکے تونے اون کا مال و دولت لیکر جمع کیا۔ اور روم وغیرہ کی سرحد پر تونے لشکرون کو مقیم کردیا۔ اور اون کے اہل و عیال سے اونہین جدا کردیا۔ اور موریق روم کے بادشاہ کے ساتھہ تونے غدر و فریب کیا۔ حالانکہ اوس نے تیرے ساتھہ احسان کیا تہا۔ اور تجھے اپنی بیٹی دی تہی۔ اور تونے اوسے صلیب کی لکڑی نہ دی۔ جس کی نہ تو تجھے اور نہ تیرے ملک والون کو کچھہ حاجت تہی۔ اگر ان خطاؤن کا تیرے پاس کوئی جواب ہو تو جواب دے

اور اگر تیرے پاس کچھ جواب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر۔ جو اوسکی مرضی ہوگی وہ کریگا۔

۲۴۲۔ پرویز کا شیرویہ کو جواب دینا اور اوسے نصیحتین کرنا۔

جب یہ قاصد کسریٰ پرویز کے پاس گیا اور اوس نے پیغام اوسے پہونچایا۔ تو اوس نے کہا۔ کہ شیرویہ ست جسکی عمر بہت تھوڑی ہے جا کر کہدے۔ کہ بڑے بڑے جرم تو درکنار ہے جن کا تو نے ذکر کیا ہے اور بہت کثرت سے بیان کئے ہین کسی کو چھوٹے سے جرم سے بہی توبہ اوس وقت تک کرنا زیبا نہین ہے جب تک کہ اوسکا یقین نہ ہو جائے اور جاہل تو اتنا ہی نہین سمجھہ سکتا کہ ہماری نسبت ایسے بڑے بڑے جرایم کی خبرین مشتہر کرتا ہے۔ جس سے ہمارا قتل لازم آتا ہے۔ اس مین تو تجھہ پر بڑے بڑے عیوب لگتے ہین۔ کیونکہ جس مذہب کا تو پیرو ہے۔ اوسکے قاضی تو اوس بیٹے کو خارج الملت کر دیتے ہین جس کا باپ مستوجب القتل ہو۔ اور اخیار اپنی مجالس ہین اوسے نہین آنے دیتے چہ جائے کہ اوسے پادشاہ بنائین۔ حالانکہ ہم نے اپنے نفس کی اور نیز اپنے بیٹون کی اور رعیت کی ایسی اصلاح کی تہی کہ اوسمین کسی تقصیر کی گنجایش ہی نہین ہے۔ خیر جو تو نے الزامات ہم پر لگائے۔ اب ہم اون کا جواب دیتے ہین۔ تاکہ جہالت رفع ہو اور تجھے حقیقت حال معلوم ہو جائے۔

ہمارے باپ کسریٰ ہرمز کو چند بدمعاشون نے ہماری طرف سے بہکایا تہا۔ جب سے اوس نے ہمین متہم کیا اور ہمنے دیکھا کہ اوس کی راے ہمارے برخلاف ہے۔ اس سے ہمین خوف ہوا۔ ہم اوسکے دروازہ کو چھوڑ کر آذربائیجان کو چلے گئے۔ یہ بات علی العموم مشہور ہے۔ پہر جب جو ذلت وخرابی اوس کی ہونا تہی وہ ہو گئی۔ تو ہم پہر اوسکی دروازہ پر آ گئے۔ وہان بہرام منافق نے ہم پر ہجوم کیا۔ اور ہمین مملکت سے نکالدیا۔ پہر

ہم روم کو چلے گیے اور وہان سے لوٹ کر آئے اور پادشاہ ہو گیے۔ اور ہماری حکومت جم گیٔ۔ تو ہم نے اون لوگون سے جنہون نے ہمارے باپ کو قتل کیا اور اوس کے خون مین شریک تھے انتقام لیا۔

ہمارے بیٹون کی نسبت جو تو نے ذکر کیا۔ بے شک ہمنے تمہارے اوپر نگران مقرر کیٔے تھے۔ تاکہ تم ایسے کامون مین نہ پڑ جاؤ۔ جن کے سبب سے تم سے رعیت اور ملک کو ایذا پہونچے۔ ہمنے تمہارے لیے بڑی بڑی تنخواہین مقرر کر دی تھین اور جو تمہاری ضروریات تھین اون کا بخوبی بندوبست کر دیا تھا۔ اور خاصکر تو تیرا یہ حال ہی کہ ہم سے تیرے پیدا ہونے پر منجمین نے کہا تھا۔ کہ تو ہم کو دہمکیان دیگا۔ اور تیرے سبب سے ہم پر یہ باتین ہونگی۔ اور ہند کے پادشاہ نے تجھے ایک خط لکھا تھا۔ اور تیرے لیے تحفے بہیجے تھے۔ وہ خط ہمنے پڑہا تھا۔ اوسمین تجھے بشارت دی گئی تھی کہ ہماری اڑتیسوین سال جلوسی مین تو پادشاہ ہوگا۔ اوس خط پر اور نیز تیرے جنم پترہ پر ہمنے مُہر کر دی تھی۔ وہ دونو شیرین کے پاس موجود ہین اگر تو چاہے تو اونہین دیکھہ سکتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے بہی ہم نے تیرے ساتھہ نیکی اور احسان مین ذرا بہی تجاوز نہ کیا چہ جاے کہ تجھے قتل کر دین۔

اون لوگون کی نسبت جو تو نے اعتراض کیا ہے۔ جنہین ہمنے قید کر دیا تھا۔ اوس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہمنے اونہین لوگون کو قید کیا ہے جو قابل قتل تھے۔ یا ہاتھہ پیر کاٹ ڈالنے کے لایق تھے۔ اون کے موکل اور ہمارے وزیر ہم کو اون کے بچکر نکل جانے سے پہلے بتاتے تھے کہ فلان فلان لوگ قابل قتل ہین۔ چونکہ ہم چاہتے تھے کہ کسی کو قتل کرین۔ اور خونریزی ہم کو بُری معلوم ہوتی تھی اس لیے ہم توقف کرتے اور اون کو

اللہ کے سپرد کر دیتے تھے - اب اگر تو نے اونہیں قیدخانہ سے نکال دیا تو تو نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا ہے - اور تجھے اوس کا بُرا ثمرہ ملیگا -

یہ تیرا کہنا کہ ہمنے مال جمع کیا تھا - اور انواع و اقسام کے جواہر اور امتعۂ نفیسہ زبردستی اکٹھے کیے تھے اور اوس پر بڑی توجہ کی تھی - سو اے جاہل نادان سن - کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بعد ملک مال اور لشکر سے قایم رہا کرتا ہے - خاصکر فارس کا ملک جسکے چارون طرف دشمن موجود ہین - اور تو اون کی روک تھام بجز لشکر اور ہتھیارون اور ساز و سامان کے اور کسی طرح نہین کرسکتا ہے - اور یہ چیزین اوس وقت تک نہین ملسکتین جب تک کہ مال نہ ہو - ہمارے اسلاف نے مال اور سلاح ذخیرہ جمع کیا کرتے تھے وہ سب بہرام منافق نے لوٹ لیا - کچھ تھوڑا ہی باقی بچ رہا - جب ہم اپنی حکومت پر پھر لوٹ کر آئے - اور رعیت کی اطاعت کا کامل یقین ہوگیا تو ہمنے چارون طرف سپہدار و نکو بھیجا کہ وہ دشمنون سے ملک کی حفاظت کرین - اور اونکے ملکون پر تاخت و تاراج کرین - اس واسطے دشمنون کے ملک سے اصناف اصناف کے ساز و سامان مال دولت غنیمت مین آئے کہ اوس کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے - ہمنے سنا ہے کہ تو چاہتا ہے کہ اس مال و دولت کو اون بدمعاشون کی رائے کے موافق پراگندہ کردے جو قتل کے مستوجب ہین - اس واسطے ہم تجھہ سے کہتے ہین - کہ یہ دولت بڑی محنت و مشقت اور جانفشانی کے بعد جمع ہوئی ہے - ایسا نہ کرنا - کیونکہ اسی سے تیرے ملک کی حفاظت ہوگی - اور دشمنون پر تجھے اسی سے قوت ہوگی -

۳۳۲ - شیرویہ کا مجبوراً اپنے باپ پرویز کو قتل کرانا -

جب اسفاد خشنش یہ باتین سنکر شیرویہ کے پاس گیا تو اوس نے اوسکے باپ کے تمام جوابات بیان کیے

پہر عظماے فارس شیرویہ کے پاس لوٹ کر آئے۔ اور کہا یا تو تو اپنے باپ کے مار ڈالنے کا حکم دے۔ ورنہ ہم اوس کے مطیع ہوئے جاتے ہین۔ اور تجھے چہوڑے دیتے ہین۔ اس لئے لاچار کراہیت کے ساتہہ شیرویہ نے باپ کے قتل کا حکم دیا۔ اور جنکے کسی آدمی کو پرویز نے مارا تہا اونہین تلاش کرایا۔ تو ایک جوان مہرہرمز نام نکلا جس کے باپ مروان شاہ کو نیمروز کی طرف اوس نے مروا دیا تہا جب اس نے جاکر پرویز کو قتل کر دیا تو شیرویہ نے رنج کے مارے اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے۔ اور بہت رویا اور اپنا موہنہ پیٹ پیٹ لیا۔ اور جب جنازہ اُٹھایا گیا۔ تو عظماے سلطنت اور اشراف مملکت اوس کے ساتہہ ساتہہ گیے۔ جب وہ دفن ہو گیا۔ تو شیرویہ نے مہرہرمز اپنے باپ کے قاتل کو بہی قتل کرا دیا پرویز کی پادشاہی اڑتیس سال رہی۔

۲۳۴۔ شیرویہ کا بہائیون کو قتل کرنا اور خود بہی مرنا پہر شیرویہ نے اپنے وزیر فیروز کے مشورے سے اپنے سترہ بہائیون کو جو بڑی شجاعت اور ادب والے تہے قتل کیا۔ اور شیرویہ امراض متعددہ مین مبتلا ہو گیا۔ اور دنیا کی اوسے کچہہ لذت حاصل نہ ہوئی۔ اور دسکرۃ الملک مین مر گیا۔ جب اوس نے اپنے بہائیون کو قتل کیا تو بہت ہی رنج کیا۔ کہتے ہین کہ جس روز اوس نے اپنے بہائیون کو قتل کیا ہے اوس کے دوسرے روز اوس کی دو بہنین بوران اور آزرمی اوسکے پاس آئین۔ اور اوسے بہت بُرا بہلا کہا۔ کہ تو نے پادشاہی کی خاطر اپنے باپ اور بہائیون کو قتل کر ڈالا یہ سلطنت تجھے سزاوار نہ ہوگی۔ جب اوس نے بہنون کی یہ باتین سنین۔ تو بہت رویا۔ اور تاج سر پر سے اُتار کر پہینک دیا اور بعد ازان ہمیشہ مہموم و مغموم رہا۔ کہتے ہین کہ اس نے اپنے اہل بیت جس قدر مل سکے تہے سب کو نیست و نابود کر دیا تہا اسی کے زمانہ مین طاعون پہیلا۔ اور فارس والون مین سے اکثر لوگ

مر گئے ۔ پھر وہ بھی مر گیا ۔ اوس کی حکومت صرف آٹھ مہینے رہی ۔

اردشیر کی پادشاہی

۲۳۵ ۔ اردشیر کی پادشاہی اور شہر براز کا طیسفون پر محاصرہ کرکے اردشیر کو قتل کر ڈالنا ۔

جب شیرویہ مرا تو فارس والون نے اوس کے بیٹے اردشیر کو اپنا پادشاہ بنایا جس کی عمر صرف سات برس کی تھی ۔ اوس کی پرورش کا ایک شخص بہادر خشنش کفیل ہوا ۔ جو خوان سالار تہا ۔ اوس نے بہت اچھی طرح ملک کا انتظام کیا ۔ اور باوجود اردشیر کے بچپن کے بہادر خشنش کے احکام نے اوس کی نوعمری کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیا ۔ اس وقت شہر براز روم کی سرحد پر تہا ۔ اور کسریٰ پرویز نے اوسے وہان لشکر دیکر متعین کیا تہا کیونکہ جن معاملات کا ہمنے ذکر کیا ہے اون کے بعد رومیون نے پرویز سے صلح کر لی تھی ۔ اور پرویز اوسے خلعت اور تحفے بہیجا کرتا تھا ۔ اور پرویز اور شیرویہ اوسے تحریرین بہیجتے اور اوس سے امورات سلطنت مین مشورہ لیا کرتے تہے ۔

پہر جب امرائے فارس نے اردشیر کے پادشاہ کرنے مین اوس سے مشورہ نہ لیا ۔ تو اوس نے اس امر کو سرکشی کا ذریعہ قرار دیا ۔ اور کشت وخون کے لیے آمادہ ہوا ۔ اور خود پادشاہ بننے کے واسطے یہ ایک معقول عذر ٹہرایا ۔ اور اردشیر کی کم عمری کے سبب اوسے حقیر سمجہا ۔ اور لشکر لیکر مدائن کو آیا ۔ اسواسطے اردشیر اور بہادر خشنش اور جو لوگ کہ شاہی نسل سے باقی رہے تہے طیسفون کو چلے گئے لیکن شہر براز نے وہان جاکر محاصرہ کیا ۔ اور منجنیق نصب کر دئے ۔ مگر اوسے فتح نہ ہوئی اس واسطے اوس نے فریب کیا ۔ اور قلعہ دار کو اور نیمروز کے سپہبد کو گانٹھا جس سے

اونہون نے دہوکہ مین آکر دروازہ کہول دیا۔ اور شہریراز نے وہان داخل ہوکر بڑے بڑے سردارون کو قتل کرڈالا۔ اور اون کی دولت لوٹ لی۔ اور اردشیر کو شہریراز کے حکم سے خسروشاہ قباد کے ایوان مین اوس کے بعض اصحاب نے مارڈالا۔ اسکی حکومت ایک برس چہہ مہینے رہی۔

شہریراز کی پادشاہی

۲۴۶۔ شہریراز کی پادشاہی اور پہرہ والون کے ہاتھ سے مارا جانا۔ شہریراز شاہی خاندان سے نہ تھا۔ جب اردشیر مارا گیا تو شہریراز جس کا نام فرخان تھا تخت سلطنت پر بیٹھ گیا۔ جس وقت یہ تخت پر بیٹھا ہے تو اوسے دست آنے لگے۔ اور بہت کثرت سے دست آئے۔ مگر پہر آرام ہوگیا۔

اصطخر کے رہنے والے تین بہائی تہے۔ اونہین اردشیر کا قتل کرنا بہت ناگوار گزرا۔ اوس ہی سے اونہون نے سازش کی۔ اور شہریراز کے قتل کا مشورہ کیا۔ یہ لوگ پہرہ والون مین سے تہے۔ پہرہ والون کا قاعدہ تہا۔ کہ جب پادشاہ کہین کو سوار ہوتا تو یہ لوگ دو قطارین باندہ کر اور ہتیار لگاکر کہڑے ہوتے۔ اور ہاتہون مین تلوارین اور تبر لیے ہوتے تہے جس وقت پادشاہ اون کے محاذی آتا تو یہ لوگ اپنی پیشانی ڈہال پر اس طرح رکہتے کہ جیسے کوئی سجدہ کرتا ہے۔

ایک روز شہریراز سوار ہوا۔ یہ تینون بہائی ایک دوسرے کے قریب کہڑے ہوگئے جب وہ ان کے مقابلہ پر آیا۔ تو انہون نے اوسکے برچہے مارے۔ جس سے وہ مرکر گہوڑے پر سے گرپڑا۔ پہر اوسکے پیر مین رسی باندہی اور گہسیٹتے پہرے۔ اور امراے سلطنت

مین سے بعض لوگون نے اون کی تائید کی ۔ اور جنہون نے اردشیر کو قتل کیا تہا اون کے قتل مین مساعدت اور معاونت کی ۔ شہریار صرف چالیس روز پادشاہ رہا ۔

بوران دختر پرویز بن ہرمز بن نوشیروان

۲۳۷ ۔ بوران اور خشنشبندہ کی پادشاہی جب شہریار مارا گیا ۔ تو اوس کے بعد اہل فارس نے بوران کو اپنا پادشاہ بنایا ۔ کیونکہ خاندان شاہی سے کوئی مرد پادشاہی کے قابل نہین رہا تہا ۔ جب یہ پادشاہ ہوئی تو اوس نے رعایا کے ساتہہ اچہا برتاؤ کیا ۔ اور اونپر منصفانہ حکومت کی ۔ پل بنوائے ۔ اور جو خراج باقی رہ گیا تہا ۔ اوسے معاف کر دیا اور صلیب کی لکڑی رومیون کو دیدی ۔ اس نے ایک برس چار مہینے پادشاہی کی ۔ پہر اوس کے بعد ایک شخص خشنشبندہ پادشاہ ہوا ۔ جو پرویز کا کہین دور کا چچیرا بہائی تہا یہ شخص ایک مہینے سے بہی کم پادشاہ رہا ۔ لشکریون نے اوس کے مزاج کو پسند نہ کیا ۔ اور مار ڈالا ۔

آرزمی دخت دختر پرویز کی پادشاہی

۲۳۸ ۔ آرزمی دخت کی پادشاہی اور رستم کا اوسے قتل کرنا جب خشنشبندہ مارا گیا ۔ تو اہل فارس نے آرزمی دخت دختر پرویز کو پادشاہ بنایا ۔ یہ عورت نہایت حسین و شکیل تہی ۔ اس وقت فارس مین بڑا امیر فرخ ہرمز خراسان کا سپہبد تہا ۔ اوس نے آرزمی دخت سے نکاح کا پیغام کیا ۔ آرزمی دخت نے کہا ۔ کہ ملکہ سے نکاح کرنا تو جایز نہین ہے ۔ مگر تیرا جو مطلب ہے وہ اپنی حاجت پوری کرتا ہے ۔ اس لئے تو میرے

پاس فلان وقت مین آ - تیرا کام ہو جائیگا - اس واسطے فرخ ہرمز ارزمی دخت کے پاس
چلا - اور شب معینہ مین اوس کے پاس آیا - آرزمی دخت نے پہرہ والون سے کہدیا تہا
جب وہ آیا تو اونہون نے اوسے قتل کر دیا - اور دارالسلطنت کے میدان مین ڈالدیا
صبح کو لوگون نے اوسے مرا ہوا پایا - اور کہین چہپا ڈالا - اسکے بیٹے کا نام رستم تہا - اور وہ
باپ کی طرف سے خراسان مین خلیفہ تہا - یہی شخص ہے جو مسلمانون سے قادسیہ
مین لڑا تہا - یہ باپ کے قتل کا حال سنکر بڑا جوش مین آیا - اور لشکر لیکر چلا - اور
مدائن مین آیا - اور آرزمی دخت کو اندہا کر کے مار ڈالا - اور ایک روایت مین ہے -
کہ اوس نے زہر کہا لیا - اوس کی حکومت چہہ مہینے رہی -

۲۳۹ - کسری ابن مہر خشنش اور فیروز کی بادشاہی - کہتے ہین - کہ اس کے بعد ایک شخص
کسری ابن مہر خشنش آیا - جو اردشیر ابن بابک کی نسل مین تہا اور اہواز مین رہا کرتا تہا
اوس کو امرائے سلطنت نے تاج پہنایا - یہ بہی چند روز کے بعد مارا گیا - اور ایک
روایت مین ہے - کہ آرزمی دخت کے بعد خرزاد خسرو بادشاہ ہوا - جو پرویز کا بیٹا تہا -
اور اوسکی مان کردی تہی - اور بسطام کی بہن تہی - کہتے ہین - کہ یہ حصن الحجارہ مین ملا تہا
جو نصیبین کے قریب ہے - یہ چند روز بادشاہ رہا - پہر اوسے معزول کر کے لوگون
نے مار ڈالا - اس نے بہی چہہ مہینے بادشاہی کی -

جن لوگون کا قول ہے - کہ آرزمی دخت کے بعد کسری ابن مہر خشنش بادشاہ ہوا وہ کہتے
ہین - کہ جب وہ مارا گیا تو امرائے سلطنت نے جستجو کی کہ کوئی شخص شاہی خاندان کا ملے
اگر کوئی عورت ہی ہو تو اوسے ہی بادشاہ بنا دیا جائے -

اس مین میسان کا رہنے والا ایک شخص آیا - جس کا نام فیروز ابن مہران خشنش تہا - اور

جسے خشنشبندہ بہی کہتے تہے اس کی ماں صہار بخت یزدان زان ابن نوشیروان کی بیٹی تہی۔ اوسے لوگون نے پادشاہ بنایا۔ اس کا سر بہت بڑا تھا جب سر پر تاج پہنا۔ تو کہا کیسا تنگ تاج ہے۔ لوگون نے جب یہ لفظ سنا تو اسے بدشگنی سمجہا۔ اور اوسی وقت مار ڈالا۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ کچہہ دنون کے بعد مارا تہا۔

یزدگرد ابن شہریار بن پرویز کی پادشاہی

۲۴۰ — یزدگرد ساسانیون کا آخری پادشاہ اور سلطنت فارس کا ضعف۔

پہر اہل فارس کے معاملات بگڑ گیے۔ اور مسلمان اون کے ملک مین داخل ہوئے اس وقت فارسیون نے کسی ایسے شخص کو پادشاہ بنانے کے لیے تلاش کیا جو خاندان شاہی سے ہو۔ اور جس کے ساتہہ ہو کر وہ مسلمانون سے لڑین۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کرین اس وقت اصطخر مین اونہین یزدگرد ابن شہریار ابن پرویز مل گیا۔ اوسے لیکر وہ مدائن کو گیے۔ اور اوسے پادشاہ بنایا۔ اور اوس کی پادشاہی جم گئی۔ مگر خاندان شاہی مین اوس کی پادشاہی ایک خواب وخیال کی ہی طرح پر رہی کیونکہ اوس کے بچپن کے سبب سے امرا نے سلطنت ہی سلطنت کے کامون کی دیکہہ بہال کرتے تہے اس سے فارس کی سلطنت ضعیف ہو گئی۔ اور دشمنون کو اون کے ملک پر حملہ کرنے کی جرأت ہوئی۔ اور اون کے ملکون مین تاخت وتاراج مچا دی۔ اور دو برس کے بعد عرب اوس کے ملک پر چڑہ گئے جس وقت یہ مارا گیا ہے۔ تو اوس کی عمر صرف اٹھارہ برس کی تہی۔ اس کے

حالات ہم یہان نہین لکہتے ۔ اپنے موقع پر جب مسلمانون کی فوج کے حالات لکہین گے
تو وہان اوس کے حالات بہی بیان کرینگے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فارس کے بادشاہون مین یہ آخری بادشاہ تہا۔ اب یہان سے آیندہ ہم سنین
ہجری کے موافق تواریخ اسلامیہ درج کرینگے ۔ لیکن اس سے پہلے ہم وہ ایام مشہورہ
تحریر کرتے ہین جو زمانہ جاہلیت مین گزرے ہین ۔ اوسکے بعد پہر حوادث اسلامیہ
بیان کرینگے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمت بالخیر